تشحیذ الاذہان

مسرور نمبر

Monthly

TASH-HEEZ-UL-AZHAN

C. Nagar

Editor:
SAJID MAHMOOD BUTTER

September, October 2008

Regd. CPL# FD9/FR

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صرف احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر

ستمبر، اکتوبر 2008ء
تبوک، اخاء 1387ہش

جلد نمبر: 52
شمارہ نمبر: 10-9

مدیر
ساجد محمود بٹر

مجلس ادارت
اسرار احمد ۔ عبدالشافی [illegible] ۔ وقار احمد
شمشاد احمد ۔ عامر عثمان

کمپوزنگ: مقصود اظہر گوندل **پبلشر**: قمر احمد محمود **مینیجر**: عزیز احمد **پرنٹر**: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ) **مقام اشاعت**: دار الصدر جنوبی
قیمت پرچہ ھذا: -/100 روپے

مبارک PONGEZI FELICITATIONS FELICITACIONES

مبروک PONGEZI

GLUCKWUNSCH CONGRATULATIONS

”مبارک سو مبارک“

FELICITATIONS مبارک باد CONGRATULATIONS

AUGURI مبارک باد

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

مبروک PONGEZI

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۱۹۰۸-۲۰۰۸

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔

مبارک

FELICITACIONES مبارک GLUCKWUNSCH AUGURI مبارک باد

PONGEZI CONGRATULATIONS

تمام قارئین تشحیذ الاذہان کو

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

مبارک ہو!

FELICITATIONS مبارک باد GLUCKWUNSCH

ہر گام ترے ساتھ فرشتوں کا ہو لشکر   ہر صبح و مسا شام و سحر لب پہ دعا ہے

ہر قربانی کے لیے تیار رہیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خصوصی نمبر کے لیے ازراہ شفقت درج ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات پر نماز جنازہ سے قبل احباب جماعت کو تشہد وتعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیاری جماعت! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے دل غمگین ہیں، آنکھیں اشکبار ہیں، ایک انتہائی پیار کرنے والی شخصیت ہم سے جدا ہو چکی ہے لیکن ہم اس خدائی فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں کہ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ جماعتی ترقی کے جو نظارے ہم نے خلافت رابعہ میں دیکھے وہ کسی وضاحت کے محتاج نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جانے والے کو الوداع کہنے اور آنے والے کا استقبال کرنے کا جو طریق ہمیں سمجھایا اُس کے مطابق ہی آج میں یہاں کھڑے ہو کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اَے جانے والے! تو نے جس تیزی سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھایا، ہم ہمیشہ اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ہر قربانی، ہر قسم کی قربانی دیتے رہیں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو نے اس کا حق ادا کر دیا۔ تیری روح پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں اور پھر اب آنے والے کا استقبال اس طرح کریں کہ ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امن اور سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لیے اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لیے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار رہیں گے اور اس کے لیے ہمیشہ دعاؤں سے بھی تیری مدد کرتے رہیں گے۔

ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امن اور سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لیے اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لیے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار رہیں گے اور اس کے لیے ہمیشہ دعاؤں سے بھی تیری مدد کرتے رہیں گے۔

یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے وہ نظارے جو جماعت کو ہمیشہ دکھاتا رہا پہلے سے بڑھ کر دکھائے۔ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرمائے۔ ہماری پردہ پوشی فرمائے۔ اپنی رحمت کا ہاتھ کبھی ہم سے نہ اُٹھائے۔ کبھی ہم سے نہ اُٹھائے۔ کبھی ہم سے نہ اُٹھائے۔ آمین۔ یارب العالمین

اس کے بعد اب بیعت ہوگی۔ اس کے لیے تیاری کر لیں۔ اس کے بعد نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

یہ وحدت، یہ یک رنگی اور یہ محبتیں اُس آسمانی نظام کی بدولت ہیں جسے نظام خلافت کہتے ہیں

ہم اپنے عہد نبھائیں گے (انشاءاللہ)

(مکرم و محترم فرید احمد نوید صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ہمارے دل خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا سے لبریز ہیں کہ اُس نے ہمیں ایک ایسی جماعت کا حصہ بنایا جو حقیقی معنوں میں جماعت کی تمام خوبیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ ہم سب جو اس پیاری جماعت کا حصہ ہیں ایک وجود کے مختلف اعضاء کی طرح اکٹھے ہیں۔ ایک مضبوط سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہمارے دل ایک دوسرے کے ساتھ پیوست اور جڑے ہوئے ہیں۔ ایک فرد کا دکھ تمام قوم کو دکھی کر دیتا ہے اور ایک کی خوشی تمام افراد کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیتی ہے۔ ہم ایک آواز پر اٹھتے ہیں اور ایک آواز پر بیٹھتے ہیں۔ اور ہم سب یقین کی حد تک اس بات سے آگاہ ہیں کہ یہ وحدت، یہ یک رنگی اور یہ محبتیں اُس آسمانی نظام کی بدولت ہیں جسے نظام خلافت کہتے ہیں۔ ہماری تمام ترقی، تمام قوت اور تمام طاقت کا سرچشمہ وہ پاک وجود ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا رکھنے کے لئے عطا کیا گیا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ

ہماری تمام ترقی، تمام قوت اور تمام طاقت کا سرچشمہ وہ پاک وجود ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا رکھنے کے لئے عطا کیا گیا ہے۔

بنصرہ العزیز جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچویں جانشین اور خلیفہ ہیں روحانی ترقیات کے اس عظیم الشان سفر میں ہمارے امام اور سالار ہیں۔ جماعت کا ہر فرد اپنی جان سے زیادہ آپ سے محبت کرتا ہے۔ ہم سب اپنے اس عہد پر قائم ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں گے اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہیں گے۔

ہم جانتے ہیں کہ آج دنیا کا امن اور انسانیت کو وحدت کی لڑی میں پرونے کا خیال صرف خلافت احمدیہ کے ساتھ جڑے رہنے سے پورا ہو سکتا ہے اور اسی سے دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی سے دنیا کے مصائب اور آلام کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ آج دنیا کا امن اور انسانیت کو وحدت کی لڑی میں پرونے کا خیال صرف خلافت احمدیہ کے ساتھ جڑے رہنے سے پورا ہو سکتا ہے اور اسی سے دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی سے دنیا کے مصائب اور آلام کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

ہمارے پیارے امام اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے ہمیں جن راہوں کی طرف بلا رہے ہیں ہم میں سے ہر ایک کو تیزی کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے ان راہوں میں اپنے امام کی اتباع اور پیروی کرنی چاہئے۔ آپ کی سیرت کے خوبصورت واقعات پڑھتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم اپنے پیارے امام کے عاجز غلام ہمیشہ وفاداری اور محبت کی ان راہوں پر قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں گے اور دینی، قومی اور ملّی مفاد کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کیلئے ہر دم تیار رہیں گے۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

اداریہ

خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری

پیارے بچو! ہمارے پیارے آقا و مولا، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر بھیجا۔ آپ اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شب و روز محنت اور مسلسل جدو جہد اور دعاؤں سے دنیا میں ''جماعت احمدیہ'' جیسی عظیم جماعت قائم کر کے گئے۔ مئی 1908ء میں آپ کی وفات پر آپ کی پیش خبریوں کے مطابق عالمگیر جماعت احمدیہ میں خلافت جیسے عظیم الشان آسمانی نظام کی بنیاد پڑی۔ مئی 2008ء میں اس آفاقی اور فقید المثال نظام الٰہی پر سَو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

اس سو سالہ دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ پر مخالفت کی تند و تیز ہوائیں بھی چلیں اور فتنوں کے ہولناک اور بھیانک طوفان بھی۔ ابتلاؤں کی آندھیاں بھی آئیں اور حوادث کے زلازل بھی۔

جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے ایسی خوفناک تحریکوں نے جنم لیا جن کی پشت پناہی مضبوط ترین حکومتیں کر رہی تھیں۔ ان پُر خطر تحریکوں میں ہر آنکھ ہمارے خلاف شعلۂ نفرت بن گئی اور ہر زبان زہر اُگلنے لگی اور سطحی نظر والے دنیا داروں نے سمجھا کہ جماعت اب ختم ہو جائے گی۔

آج سَو سال بعد ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ باوجود ہر مخالفت کے، باوجود ہر مخالف تحریک کے، جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے 191 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ مخالفت کی ہر روک گراتے ہوئے اور دشمنی کی ہر رکاوٹ کو پھلانگتے ہوئے آج جماعت احمدیہ کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف اُٹھنے والا ہر فتنہ اپنی موت آپ مرگیا۔ ہر

تحریک دم توڑ گئی اور ہر کوشش ناکام و نامراد ہوئی۔ آج جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سورج غروب نہیں ہوتا۔

پیارے بچو! کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ یہ عظیم الشان کامیابیاں اور عدیم النظیر فتوحات جماعت احمدیہ کو کیسے ملیں۔ دنیا کی کروڑوں سعید روحوں نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی غلامی کا طوق کیسے پہن لیا۔ پوری دنیا میں ہمارا مضبوط نظام کیسے قائم ہو گیا۔ ان سب فتوحات، کامیابیوں اور کامرانیوں کی اصل وجہ خلافت احمدیہ کا عظیم الشان نظام ہے۔

خلافت احمدیہ کے ساتھ ہماری تمام ترقیات اور برکتیں وابستہ ہیں۔ یہی قدرت ثانیہ ہے جو ہمیں ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال کا کام دیتی ہے۔

خلافت سے کوئی بھی ٹکر جو لے گا
وہ ذلت کی گہرائی میں جا گرے گا
خدا کی یہ سنت ازل سے ہے جاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

سو سالہ دور میں خلافت احمدیہ کی عظیم الشان مسند پر 5 وجود متمکن ہوئے اور ان عظیم ہستیوں کی زیر قیادت اور راہنمائی جماعت احمدیہ نے یہ فلاح و کامیابی حاصل کی۔ ان کی سیرت و سوانح ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر ان پانچ عظیم وجودوں پر مختلف جماعتی رسائل 5 خاص شمارے شائع کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ماہنامہ تشحیذ الاذہان قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق خاص نمبر نکالنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیرت و سوانح کے بعض واقعات اس نمبر میں اس امید کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم سب ان کا مطالعہ کریں اور آپ کی زندگی کے ایمان افروز اور روح پرور حالات و واقعات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو گزارنے والے بنیں۔

اس نمبر کی تیاری میں بہت سے احباب کی

محنت، لگن، کوشش اور دعائیں شامل ہیں، مختلف مراحل میں جن دوستوں نے غیر معمولی تعاون فرمایا ان کے نام بغرض دعا تحریر ہیں۔

سب سے پہلے تو مکرم و محترم سید محمود احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ہیں جن کے دور میں اس نمبر کے لئے ایک جامع سکیم تیار کی گئی اور آپ کی منظوری اور راہنمائی سے اس کام کا آغاز کیا گیا۔ خاکسار آپ کا تہ دل سے ممنون ہے۔

مکرم و محترم فرید احمد نوید صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی راہنمائی اور نگرانی قدم قدم پر میسر رہی اور ہر مشکل مرحلہ پر ان کی ہدایات ہمارے لئے راہنمائی مہیا کرتی رہیں۔ خاکسار آپ کا بے حد ممنون اور شکر گذار ہے۔ پھر مکرم اسفند یار منیب صاحب نائب صدر دوم و صدر اشاعت کمیٹی ہمارے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جن کی ذاتی دلچسپی اور غیر معمولی محنت اور کوشش ہر مرحلہ پر ہماری راہنمائی کرتی رہی۔ پھر مکرم حافظ محمد ظفر اللہ کھوکھر صاحب مہتمم اشاعت نے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا۔ علاوہ ازیں خاکسار کے ساتھ ایک ٹیم نے مختلف مراحل میں غیر معمولی محنت، لگن اور محبت و اخلاص کے ساتھ کام کیا۔ جن میں مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب، مکرم اطہر الزماں فاروقی صاحب، مکرم محمد عارف باجوہ صاحب، مکرم سیف اللہ ناصر صاحب، مکرم سیف اللہ مانگٹ صاحب، مکرم جاوید یوسف صاحب، مکرم عارف شہزاد صاحب، مکرم عبدالشافی بھروانہ صاحب، مکرم اسرار احمد صاحب، مکرم شمشاد احمد قیصر صاحب، مکرم عامر عثمان ظفر صاحب، مکرم وقار احمد بھٹی صاحب، مکرم محمد اظہر منگلا صاحب اور مکرم مرزا فرحان احمد صاحب شامل ہیں۔

مکرم مقصود اظہر گوندل صاحب نے بہت محبت اور محنت سے کمپوزنگ کی۔ خاکسار ان سب کا تہ دل سے ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کی خدمت قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔

ان کے علاوہ ایسے تمام دوست جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس نمبر کی تیاری میں حصہ لیا چاہے وہ مضامین کی تیاری ہو یا تصاویر مہیا کرنا وغیرہ خاکسار ان سب کا تہ دل سے شکر گذار ہے۔

فجزاهم الله احسن الجزاء

بہت دعائیں کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 اپریل 2003ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد بیت الفضل لندن میں اپنے خطاب میں فرمایا:۔

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین''

(الفضل انٹرنیشنل 25 اپریل تا یکم مئی 2003ء)

امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں

(سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام محبت بھرا خصوصی پیغام۔ یہ پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 11 مئی 2003ء کو دیا تھا)

جان سے پیارے احباب جماعت!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچانک وصال پر ایک زلزلہ تھا جس نے سب احباب جماعت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہماری آنکھیں اشکبار اور دل غمگین اور محزون ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہی ہے۔ ہم سب خدا کی امانتیں ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔

ہمارا ربّ کتنا پیارا ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''سوائے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا

دے۔ سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305، 306)

یہ خدا تعالیٰ کا بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جو خوف کی حالت پیدا ہوئی اس کو امن میں بدل دیا اور اپنے ہاتھ سے قدرت ثانیہ کو جاری فرما دیا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرتِ ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ

نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا"۔

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(لندن۔ 11 مئی 2003ء)

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

حضور ایدہ اللہ بحیثیت ایک عظیم شوہر

(حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

الٰہی نوشتوں کے مطابق قائم ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر میں جاری ایک پائیدار نظام خلافت کو سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اب خلافت خامسہ کا عظیم الشان دور ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے میرے رفیق حیات حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) کو پانچویں مظہر کے طور پر منصب خلافت پر متمکن فرمایا ہے۔

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے تحریر فرمایا ہے کہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر ادارہ تشحیذ الاذہان ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نمبر'' شائع کر رہا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ میں ایک مضمون بعنوان ''حضور بحیثیت ایک عظیم شوہر'' نیز حضور انور کی سیرت سے متعلقہ واقعات اور یادداشتیں قبل از خلافت لکھ کر بھجواؤں۔ چنانچہ اس وقت جو باتیں میرے ذہن میں ہیں ان میں سے چند ایک تحریر کر رہی ہوں۔

گھریلو امور میں بھرپور تعاون

حضور انور کی زندگی خلافت سے پہلے بھی خدمت دین کے لئے وقف تھی اور آپ کے شب و روز بھرپور دینی مصروفیات میں گزرتے۔ لیکن آپ اپنے دفتری معمولات کے ساتھ ساتھ گھر کے امور میں بھی پوری دلچسپی لیتے اور بھرپور تعاون فرماتے۔ 1977ء میں نصرت جہاں سکیم کے تحت بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول تقرری

ہوئی جب ہم گھانا گئے اس وقت گھانا شدید Economic Crisis (اقتصادی بحران) میں سے گزر رہا تھا۔ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے شدید قحط سالی تھی۔ ملکی حالات بے حد خراب تھے۔ سب سے پہلی چیز جس نے حضور کے لئے میرے دل میں قدر پیدا کی وہ یہ کہ کسی معاملہ میں بھی حضور نے کبھی selfishness (خودغرضی) نہیں دکھائی۔ ہمیشہ ہی باوجود اپنی دینی مصروفیات کے میرا اور بچوں کا اپنی طاقت کے مطابق خیال رکھا۔ یہ درست ہے کہ ایک واقف زندگی کو اپنے دینی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے بیوی کی قربانی اور بھرپور تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصاً گھریلو اخراجات کے لئے جو رقم جماعت ایک واقف زندگی کو بطور احسان دیتی ہے اگر شوہر کا تعاون نہ ہو تو اس محدود رقم سے بیوی کے لئے گھر کا خرچ چلانا ایک مستقل Tension (فکر) ہوتی ہے۔ میں بعض گھروں میں جب دیکھتی تھی کہ مردوں کے لئے ان کا حسب پسند الگ سالن اور گرم پھلکا بنتا اور خاص اہتمام ہوتا اور بیوی بچے بعد میں بچا ہوا کھانا کھاتے۔ جبکہ حضور انور کی طرف سے کبھی بھی اس قسم کا کوئی اظہار نہ ہوا اور نہ ہی ایسی خواہش یا مطالبہ۔ تو ایک طرف تو حضور کے لئے میرے دل میں قدرومنزلت میں اضافہ ہوتا تو دوسری طرف مجھے بڑی حیرت اس بات پر ہوتی کہ زندگی وقف تو مرد نے کی ہے مگر خود تو گھریلو زندگی میں قربانی نہیں کرتے بلکہ الٹا بیوی بچوں سے قربانی مانگتے ہیں۔

> **آپ اپنے دفتری معمولات کے ساتھ ساتھ گھر کے امور میں بھی پوری دلچسپی لیتے اور بھرپور تعاون فرماتے تھے۔**

احمدیہ زرعی فارم ٹمالے شمالی غانا میں آپ مینیجر تھے جہاں آپ نے پہلی بار گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔ ہم دو سال ٹمالے میں Agricultural Farming کے سلسلہ

میں رہے۔ ٹمالے نارتھ کا ریجنل ہیڈکواٹر ہے۔ بعض اوقات Planting (بوائی) اور Harvesting Season (کٹائی) میں حضور نے دو تین راتیں گاؤں میں لوکل لوگوں کے جھونپڑے میں رہ کر گزاریں اس دوران ہر تکلیف بخوشی برداشت کی بلکہ گھر کے کاموں میں میری ہر طرح مدد کی۔ پانی وغیرہ بھی آپ باہر سے بھر کر لاتے۔

گھانا میں ہمیشہ پانی کی قلت رہی۔ ہم نے باہر ٹینک رکھا ہوا تھا جس میں ٹینکر آ کر پانی ڈالتا تھا۔ اندر کچن اور غسلخانہ میں پلاسٹک کے بڑے ڈرم تھے۔ حضور صبح نماز کے بعد بالٹیوں سے پانی بھرتے۔ جتنا بھی ضروری کام ہوتا، کبھی مجھے یہ نہیں کہا کہ آج میں مصروف ہوں تم خود ہی بھرلو۔ جب کبھی میں بیمار ہوئی تو کھانا پکانے کی ذمہ داری خود سنبھالتے اور بچوں کو قرآن پاک پڑھانے میں بھی میری پوری مدد فرماتے۔

توکل علی اللہ

جب ہم نئے نئے ٹمالے (شمالی غانا) گئے تھے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔ ان دنوں ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ہڑتال تھی۔ صرف نو بجے سے پانچ بجے تک ڈاکٹر آتے تھے۔ اس کے علاوہ باقی اوقات میں اور ہفتہ اتوار کو کوئی میڈیکل سٹاف موجود نہ ہوتا تھا۔ عزیزم وقاص سَلَّمَہُ اللّٰہُ ابھی صرف دو دن کا تھا کہ اسے شدید قسم کا ڈائیریا ہوگیا۔ نئی جگہ اور ہسپتالوں کا ناقص انتظام، ڈاکٹروں کی ہڑتال گویا عجیب پریشانی کا عالم تھا۔ اتنے چھوٹے بچے کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی تھی۔ عزیزہ فرح سَلَّمَہَا اللّٰہُ بھی اس وقت چھوٹی ہی تھی۔ اس کے لئے میں پاکستان سے ایک دوائی لائی ہوئی تھی جو کافی Strong (سخت) ہوتی ہے جسے ڈاکٹرز اتنے چھوٹے بچے کے لئے کبھی بھی Recommend (تجویز) نہیں

چند منٹ میں عزیزم وقاص کی طبیعت سنبھل گئی اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمادی۔

کرتے۔ مگر اس وقت ہم بہت پریشان اور فکرمند تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے دعا کر کے اپنے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی بھر کر دو دفعہ وہی دوائی عزیزم وقاص کو جو اس وقت ڈائیریا سے نڈھال، دودھ وغیرہ بالکل نہیں پی رہا تھا یہ کہہ کر چٹائی کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کیا ہے، ہم نہیں جانتے مگر یہ افسوس تو نہیں ہوگا کہ علاج نہیں کیا۔ چند منٹ میں طبیعت سنبھل گئی اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں اسے شفا عطا فرمادی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ.

بچوں کی بیماری کے دوران حضور ایدہ اللہ نے ہر طرح میری مدد فرمائی۔ میٹنگز کے دوران مردوں کے رش کی وجہ سے فیڈرز وغیرہ خود ہی دھو کر دیتے کیونکہ کچن جانے کے لئے اکثر مردوں میں سے گزرنا پڑتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی آپ سے شفقت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر بے حد اعتماد تھا اور آپؒ کا ان (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ساتھ بہت ہی شفقت و محبت اور حسن و احسان کا سلوک تھا۔ جب ہم گھانا میں تھے تو حضور کے امی جان اور ابا جان (حضرت مرزا منصور احمد صاحب اور حضرت سیدہ آپا ناصرہ بیگم صاحبہ) اپنے بڑے بیٹے مکرم مرزا مغفور احمد صاحب (حضور کے بڑے بھائی) کے پاس امریکہ گئے ہوئے تھے۔ ان دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط ملا جس میں حضورؒ کے اپنے دست مبارک سے یہ نوٹ تحریر تھا کہ "بھائی جان اور باجی جان تو امریکہ کی سیر کر رہے ہیں نہ جانے ان کو میرے واقف زندگی مجاہد بیٹے کی بھی کچھ خبر ہے کہ نہیں، پتہ نہیں اس کی یاد بھی آتی ہوگی یا نہیں جو کہ افریقہ کے جنگلوں میں خدمت دین میں مصروف ہے جبکہ مجھے تو اپنا یہ مجاہد بیٹا بہت ہی پیارا ہے"۔ حضور رحمہ اللہ کے ان الفاظ میں بے پایاں محبت اور پیار کی جھلک نظر آتی ہے۔

توحید کا عظیم سبق

غانا میں جب بچے سکول میں داخل ہوئے تو

یہ Protestant عیسائی فرقہ کا سکول تھا۔ جہاں عیسائیوں کی تعلیم دی جاتی تھی تو حضور نے بچوں سے کہا کہ اگر حضرت عیسیٰ کے بارے میں کوئی بھی نظم پڑھائی جائے جس میں ان کا خدا کا بیٹا ہونا یا کسی بھی رنگ میں شرک کا کوئی پہلو ہو تو تم لوگوں نے ہرگز ایسی نظم نہیں پڑھنی۔ اسمبلی میں نظم (hymns) پڑھی جاتی تھی۔ پہلے دن بچے ڈنڈے کھا کر گھر آئے کہ نظم نہ پڑھنے کی سزا ملی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو تسلی دی اور سمجھایا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے ایسی نظم نہیں پڑھنی۔ تین دن یہ مار کھانے کا سلسلہ جاری رہا۔ چوتھے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خود سکول گئے اور ہیڈ ٹیچر سے کہا کہ ہم (مومن) ہیں اور ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں اور ہم حضرت عیسیٰ کو نبی تو مانتے ہیں مگر خدا کا بیٹا نہیں۔ اس لئے میرے بچے سکول میں یہ نظم نہیں پڑھیں گے۔ بچوں کے کورس میں بائبل بطور Subject (مضمون) کے تھی ہیڈ ٹیچر نے کہا کہ یہ لازمی مضمون ہے۔ تمہارے بچے فیل ہو جائیں گے۔ اس پر حضور نے جواب دیا کہ میرے بچے جب بھی یہ ذکر آئے گا تو یوں لکھیں گے کہ عیسائی مذہب کا point of view (نکتۂ نظر) یہ ہے۔ اس پر ہیڈ ٹیچر نے بچوں کو نظم نہ پڑھنے کی اجازت دے دی۔ حضور ایدہ اللہ نے بہت حکمت اور تدبر سے اس مسئلہ کو حل کیا اور یہ توحید کا پہلا سبق تھا جو حضور نے اپنے بچوں کو دیا۔

شریعت کی پابندی

گھانا کی بات ہے۔ ہمارے ہمسائے میں ایک کرنل رہتا تھا۔ اس نے ایک دن شراب کی بوتل بھیجی کہ فرج میں رکھ لو۔ حضور نے انکار کر دیا۔ اس پر وہ غصہ سے بھرا ہوا آیا اور زور دار طریقہ سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نے دروازہ کھولا اور اس کو اندر لا کر بٹھایا۔ ناراضگی کی وجہ پوچھی۔ اس پر اس نے کہا بند بوتل فریج میں رکھنے میں کیا حرج ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ شراب پینے والا، پلانے والا، کشید کرنے والا، رکھنے والا اور بیچنے والا سب جہنمی ہیں۔ اب تم خود فیصلہ کرو کہ کیا میں جہنمی بننا پسند کروں گا؟ ہرگز نہیں۔ اس پر اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور وہ معذرت کر کے چلا گیا۔

ہر بات کو خاموشی سے judge (بھانپنا) کرنا اور پھر firm (مضبوط) ہو کر فیصلہ کرنا حضور کا خاص طریقہ کار ہے۔ اسی پر ایک ٹیچر نے تبصرہ کیا تھا کہ آپ بظاہر خاموش مگر ہر چیز کو بڑی گہرائی سے دیکھنے والے ہیں۔ حضور میں اظہار کی عادت بالکل نہیں مگر ہر رشتہ کا بڑی گہرائی اور خاموشی سے خیال رکھا اور رکھتے ہیں۔

جب کبھی بعض تکلیفوں کی وجہ سے میں گھبرا جاتی تو ہمیشہ مجھے کہا کہ صبر کرو اور دعا کرو۔ تم خود دیکھو گی کہ خدا تعالیٰ تمہیں کتنے بڑے فضلوں سے نوازے گا۔ جب بھی کبھی مجھے کوئی تکلیف پہنچتی تو ہمیشہ میری دلجوئی فرمائی۔ کبھی مجھے یہ نہیں کہا کہ تم غلط ہو نہ ہی کبھی کسی سے موڈ بگاڑا۔ جب آپ کو خود کسی سے تکلیف پہنچتی تو ہمیشہ یہ مصرع پڑھا کرتے:۔

"کیا تیرے ساتھ لگا کر دل میں خود بھی کمینہ بن جاؤں"

اطاعت خلافت

خلفاء کے ساتھ اطاعت آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور ہمیشہ اشارہ سمجھ کر اطاعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ محبت و عقیدت ایک والہانہ فدائیت کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ اسی طرح حضور رحمہ اللہ بھی آپ کے ساتھ خاص محبت اور اپنائیت کا سلوک فرماتے اور آپ کا بہت احساس کیا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو علم تھا کہ حضور بچپن میں پراٹھے کے بہت شوقین تھے اگرچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت میں یہ بات ہے کہ آپ جیسے بھی حالات ہوں بتانا پسند نہیں فرماتے۔ مگر گھانا کے ملکی اور معاشی حالات کا سب کو خبروں سے علم ہوتا رہتا تھا۔ اسی ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بڑے پیار

سے تحریر فرمایا کہ ''خدا جانے مسرور کو پراٹھوں کے لئے تیل بھی ملتا ہو گا یا نہیں'' حضور نے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو لکھا کہ ہمیں انناس، کیلا، ٹینجرین کھانے کو ملتے ہیں اس پر حضور رحمہ اللہ کا جواب آیا کہ تم لوگ خوش نصیب ہو۔ یہاں تو انناس بہت مہنگا ہے۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے یہ دریافت فرمانے پر کہ ''آپ کو کھانا میں کیا ملتا ہے؟''

آپ نے کیسا جامع جواب دیا کہ ''اللہ تعالیٰ کا فضل''۔ جب عزیزہ فرح سَلَّمَهَا اللّٰهُ کے پتہ کا اپریشن تھا۔ ہم نے دونوں بچوں کو سنبھالا۔ عزیزم منصور کو بہلانے کے لئے حضور کئی کئی گھنٹے ٹہلتے رہتے۔

سفر قادیان

1991ء میں ہمارا قادیان جانے کا پروگرام بنا تو میرے امی ابا کے علاوہ خالہ امتہ النصیر صاحبہ (خالہ چھیرو) اور میری دادی مسز فرخندہ شاہ صاحبہ بھی ساتھ تھیں۔ عزیزم قاسم بھی ساتھ تھا۔ اس نے خالہ چھیرو اور دادی صاحبہ کی ذمہ داری سنبھالی ہوئی تھی۔ باقی ہم سب کی سفر کی ساری تیاری، سارا سامان پیک کرنا، بستر بند کسنا اور ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھنا۔ یہ سب کام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت ہمت سے سنبھالے اور سفر وحضر میں میرے ساتھ سب بزرگوں کا بھی خوب خیال رکھا۔

خلیفۃ المسیح کا ادب واحترام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے والہانہ عقیدت کرتے اور تہ دل سے آپ کا احترام کرتے۔ ایک بار آپ سے فون پر بات کرتے ہوئے بے اختیار ہو کر ادب سے جھک گئے۔ کسی نے دریافت کیا کہ کس کا فون تھا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ حضور رحمہ اللہ کا فون تھا۔

خلیفۃ المسیح کی مکمل اطاعت

آپ ہر معاملے میں حضور رحمہ اللہ کے ہر حکم کی پوری تعمیل کرتے۔ انیس بیس کا فرق بھی نہ ہونے دیتے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

رحمہ اللہ بیمار ہوئے تو آپ نے منع فرمایا تھا کہ کسی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن طبیعت کمزور تھی اور فکر مندی والی صورت تھی۔ جماعت بھی پریشان اور فکر مند تھی۔ انتہائی گرتی ہوئی حالت دیکھ کر میاں سیفی (مرزا سفیر احمد صاحب) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فون کر دیا اور صورت حال بتا کر کہا کہ اگر آپ آ جائیں تو اچھا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملاقات کے لئے گئے تو حضور رحمہ اللہ نے دریافت فرمایا'' کیسے آئے ہو۔'' آپ نے جواب دیا کہ آپ کی طبیعت کی وجہ سے جماعت فکرمند ہے اس لئے پوچھنے کے لئے آیا ہوں تو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حالات ایسے ہیں کہ فوراً واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے کہا کہ بہت بہتر۔ میں فوراً واپسی کی سیٹ بک کروا لیتا ہوں۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے میاں سیفی سے پوچھا کہ اس (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ) میں تو اتنی اطاعت ہے کہ یہ میرے کہے بغیر آ ہی نہیں سکتے۔ یہ آیا کیسے؟ تب میاں سیفی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو بتایا کہ ان کو تو میں نے فون پر آنے کو کہا تھا اس لئے آئے ہیں۔

اس پر حضور رحمہ اللہ کو اطمینان ہوا کہ ان کی توقعات کے مطابق ان کے مجاہد بیٹے کی اطاعت اعلیٰ ترین معیار پر ہی تھی۔ حضور کی طبیعت میں بہت نفاست مگر سادگی ہے۔ سادہ گھریلو طرز زندگی جو خلافت سے پہلے تھا اب بھی وہی ہے۔ اپنی روٹین میں فرق نہیں آنے دیا۔ آپ کھانے میں کبھی نقص نہیں نکالتے۔ رزق کا ضیاع بالکل پسند نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کے خلیفہ بننے کے بعد کی بات

> ایک ٹیچر نے آپ کے متعلق تبصرہ کیا تھا کہ آپ بظاہر خاموش مگر ہر چیز کو بڑی گہرائی سے دیکھنے والے ہیں

ہے کہ ایک بار میری طبیعت بہت خراب تھی ۔ سردرد کا شدید دورہ ہوا تھا تو حضور نے پہلے میرے لئے ناشتہ تیار کر کے مجھے دیا۔ پھر اپنا ناشتہ تیار کرنے کے بعد دفتر گئے۔ اب بھی باوجود بے انتہا مصروف زندگی کے گلدانوں میں پھول لگانا، پودوں کی کانٹ چھانٹ کرنا، ایسے کام کر لیتے ہیں۔ مختصراً جتنا ذہن میں تھا لکھ دیا۔ اس دعا کے ساتھ ختم کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کا وفا دار رکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا کرنے کے لیے ہمیشہ یہ خلیفہ وقت کے دستِ راست بنے رہیں۔ حضور انور کی عمر وصحت میں بے انداز برکت عطا کرے اور جماعت احمدیہ آپ کی عظیم زیرِ قیادت ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام "اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ" آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد کے لئے تا قیامت پورا ہوتا رہے۔ آمین

نیکیوں میں آگے بڑھو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''پس نئے احمدی ہوں یا پرانے، بوڑھے ہوں یا نوجوان، یاد رکھیں کہ کامل مومن صرف مان لینے سے نہیں بن جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر بھی عمل کرنا ہوگا کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ ....

پس یہ نیکیوں میں آگے بڑھنا ہی ہے جو ایمان میں مضبوطی پیدا کرتا ہے اور جب ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے تو پھر ایک مومن مال اور جان کی قربانی میں بھی دریغ نہیں کرتا۔ اور یہ طاقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل اس کا عبد بننے سے ہی حاصل ہوتا ہے، اس کا بندہ بننے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔''

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 550)

قاصر ہے ستائش سے تری میری عبارت

(مکرم سید محمود احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خاکسار اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فون آیا اور پوچھا کہ تمہیں اطلاع مل گئی ہے۔ خاکسار نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. تم ابھی ہسپتال چلے جاؤ۔ آپ نے اتنے آرام اور حوصلہ کے ساتھ مجھے میری والدہ کی وفات کی خبر سنائی اور آپ کا انداز اتنا تسلی بخش تھا کہ مجھے بھی صبر آ گیا اور کسی قسم کی بے چینی نہ ہوئی۔

ہماری والدہ اور والد کا آپ نے اتنا خیال رکھا کہ دنیا میں کسی داماد نے اتنا خیال نہ رکھا ہوگا بالکل اپنے والدین کی طرح ان کے کام آتے۔ اپنے سسرال کا بہت خیال رکھا۔ ہر خوشی غمی میں آپ نے بھرپور ساتھ دیا۔ بقول غالب

زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچھا کہیے

آپ کے ساتھ کام کرنے والوں پر اس چھاؤں چھاؤں شخص کے اتنے احسانات ہیں کہ بحیثیت حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ بھی یہ سب لوگ آپ پر جان قربان کرنے کو تیار ہیں۔ یہ وہ وجود ہے جو خلافت کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے جو خاموشی سے لمبی دعائیں کرنے والا ہے جو بے انتہا محبت کرنے والا اور ہمدرد انسان ہے جو اتنا بے غرض ہے کہ انسان حیرت میں ڈوب جائے کہ بغیر کسی مفاد کے اس قدر خدمت اور محبت کر رہے ہیں اور اخلاص و وفا کے نئے نئے ابواب رقم کر رہے ہیں۔

ایک مرتبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ جماعت میں ابھی ایسے لوگ موجود ہیں جن کی خاطر خدا تعالیٰ ایک دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔ یقیناً آپ بھی وہ شخص ہیں جن کی خاطر خدا تعالیٰ دنیا کو ہلاک کر سکتا تھا اور آج وقت نے یہ ثابت کیا کہ ایسا ہی تھا اور ایسا ہی ہے۔

آپ میں اتنا حوصلہ صبر اور قوت برداشت

ہے کہ انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جائے۔

آپ 1997ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ لندن گئے۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے حضرت میاں منصور احمد صاحب سے کہا کہ میاں صاحب آپ کا تو بہت مقام ہے رعب ہے مگر اب چھوٹی چھوٹی عمر کے لڑکے ناظر بن گئے ہیں ان کا وہ رُعب نہیں جو آپ کا ہے۔ وہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو سنا رہا تھا۔ آپ نے خاموشی سے ساری بات سنی اور ایک لفظ بھی نہ بولے۔ ایسی باتیں کرنے والوں کو اندازہ نہیں کہ بزرگی وقت ثابت کرتا ہے اور خدا بہتر جانتا ہے کہ کون کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا تھا کہ سفر سے واپسی پر حضرت صاحب ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی بن گئے۔

آپ بہت عمدہ انتظامی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ آپ کو اپنی بات منوانا بخوبی آتی ہے۔ ایک دفعہ مکرم سہیل مبارک شرما صاحب ایک بجے دوپہر خاکسار کے پاس آئے کہ حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) نے فرمایا ہے کہ میرا نکاح بیت المبارک میں تم پڑھاؤ۔ خاکسار کی طبیعت کچھ ٹھیک نہ تھی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں حضور سے عرض کرنا کہ کسی اور سے پڑھوا دیں۔ شرما صاحب گئے تو حضور نے فرمایا کہ اسے میرا پیغام دو کہ نکاح تم نے ہی پڑھانا ہے خواہ ایک ماہ بعد پڑھاؤ۔ یہ سنتے ہی میں نے کہا چلو اب بیماری میں ہی پڑھا دیتا ہوں۔

1999ء میں جب آپ گرفتار ہوئے تو سب ملنے کے لیے گئے۔ خاکسار نہ جاسکا اور یہ چند شعر آپ کی گرفتاری کے حوالے سے لکھے اور واپسی پر حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) کو پیش کیے۔

یہ دور سعادت کیا کہئے جو مانگے ملتا جائے ہے
وہ مولا دیتا جائے گا تم دامن جب پھیلاؤ گے
یہ قید و بند کا حصہ تو اب چار دنوں کا قصہ ہے
چندروز میں ہم بھی دیکھیں گے تم شان سے واپس آؤ گے

جس دن (19 راپریل 2003ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ہوئی خاکسار

ربوہ سے باہر تھا۔ ہم واپس آئے اور دفتر تحریک جدید پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضورؒ کی وفات ہوگئی ہے۔ جب حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) میٹنگ کے بعد صدر انجمن جانے کے لیے نکلے تو راستے میں فرمایا کہ حضور رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آرہا ہے۔ بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔

آپ دفتر میں چند منٹ بیٹھے، اپنا بریف کیس لیا اور جیپ میں بیٹھ کر گھر تشریف لے گئے اور لنڈن جانے کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ رات جب لاہور کے لیے روانہ ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ میں خدام الاحمدیہ کی کار میں جاؤں گا۔ چنانچہ آپ کی کار تبدیل کردی گئی۔ قافلہ روانہ ہونے والا تھا کہ اچانک آپ نے کاغذ منگوایا اور سرائے فضل عمر کے دروازے کے سامنے اس پر کچھ لکھا اور فرمایا کہ یہ درخواست مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب (جو اس وقت صدر صدر انجمن احمدیہ تھے) کو دینی ہے۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ خاکسار لنڈن جارہا ہے اجازت اور دعا کی درخواست ہے۔

عاشقِ خلافت

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے کامل عشق تھا۔ بحیثیت عہدیدار بھی جب کبھی حضورؒ کی طرف سے کوئی ارشاد آیا اس کو من وعن تسلیم کیا اور اس پر عمل بھی کیا۔ اور کبھی آپ کے چہرے سے یہ ظاہر نہ ہوا کہ حضورؒ کے اس حکم پر یا اس فیصلہ پر آپ کو تکلیف ہوئی ہے۔ اور یہ لگتا بھی کیسے کیونکہ آپ کو اطاعت کے معنی بخوبی معلوم تھے آپ تو عشق ووفا کے کھیت کے باغبان تھے اور جانتے تھے جو خلیفہ وقت نے فرمادیا وہی راستہ سیدھا ہے اور اسی میں برکت ہے۔

آپ میں ایک بہت بڑی خوبی یہ محسوس کی کہ آپ کسی کام کے اچھے ہونے پر سارا کریڈٹ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو دیتے اور اگر کبھی غلطی ہوجائے یا کام میں کوئی سقم رہ جائے تو ہمیشہ غلطی کو خود تسلیم کرتے، اپنے ذمہ لیتے کہ یہ میری غلطی ہے۔ کئی مواقع پر ایسا ہوا کہ غلطی

آپ کے ماتحتوں سے ہوئی اور جب رپورٹ حضور کو گئی تو یہ لکھا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ لیکن اچھے کام کا اعزاز ہمیشہ اپنے ساتھ والوں کو دیتے۔

سفر

آپ اکثر سندھ کے دورے پر جاتے۔ آپ لمبے سفر کے باوجود کبھی نہ تھکتے اور منزل پر پہنچتے ہی کام شروع کر دیا کرتے۔ سفر میں اپنے ساتھیوں کا غیر معمولی خیال رکھتے۔ اتنی زیادہ خاطر مدارت کرتے کہ آپ کے ساتھ سفر کرنے کا اپنا ہی مزا ہوتا۔ سندھ کے سفر میں کئی مرتبہ اپنے ہاتھ سے نہایت لذیذ کھانا پکایا۔

ایک دفعہ کار میں سندھ جا رہے تھے۔ رات ڈیرہ غازی خان رُکنا تھا۔ وہاں مقامی احباب نے آپ کی کار کے پیچھے ڈیوٹی کے لیے کار بھجوائی۔ اس کار نے پیچھے سے آپ کی کار کو ٹکر ماردی۔ نمبر پلیٹ وغیرہ ٹوٹ گئی۔ میرا خیال تھا کہ آپ ضرور کچھ کہیں گے مگر آپ مسکراتے ہوئے نکلے اور کار کو دیکھا اور واپس اپنی کار میں بیٹھ گئے۔

سفر کے دوران بہت سے لوگ ملنے آتے اور مختلف باتیں کرتے رہتے مگر آپ ان کی باتیں سن کے کبھی غصہ میں نہ آتے بلکہ خاموشی سے سنتے رہتے ہاں اگر نظام جماعت کے خلاف کوئی بات کرتا تو فوراً اسے رد کر دیتے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ سندھ میں بعض لوگوں نے نظام جماعت کے خلاف باتیں کیں۔ آپ نے سختی سے ان احباب کو ڈانٹ دیا اور اتنی سختی کی کہ سب لوگ کانپ کے رہ گئے اور شام کو سب نے آکر معافی مانگی۔

آپ کو اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رہتا کہ عام آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ سفر میں ہمیشہ آپ خیال رکھتے کہ دیر نہ ہو جائے، وقت پر منزل پر پہنچیں۔

تزئین ربوہ میں خدمات

1993ء میں جرمنی کے سفر کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے حضور سے فرمایا کہ دیکھو یہ ملک کتنے سرسبز ہیں۔

ربوہ کیوں نہیں سرسبز ہوتا۔ اس پر حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) نے فرمایا کہ آپ ہمیں ایک ٹریکٹر اور ٹینکر لے دیں۔ ہم ربوہ کو سرسبز بنائیں گے انشاء اللہ۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ پاکستان جاتے ہی لے لینا۔ اس طرح تزئین ربوہ کمیٹی کو پہلا ٹریکٹر اور ٹینکر ملا اور حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) نے ربوہ کی سرسبزی کے لئے پہلے سے بڑھ کر کام شروع کیا اور آج الحمدللہ حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) نے جو وعدہ کیا تھا کہ ربوہ کو سرسبز بنائیں گے بڑی حد تک پورا ہوتا نظر آرہا ہے۔

گلشن احمد نرسری

1994ء میں حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے صدر تزئین ربوہ کمیٹی مقرر کیا۔ حضور انور کو نرسری سے چونکہ بہت لگاؤ ہے۔ اس لیے آپ کی خواہش تھی کہ ربوہ کی نرسری ترقی کرے۔ اس وقت گلشن احمد نرسری میں تین افراد کا عملہ تھا اور چھ کنال پر یہ نرسری سوئمنگ پول کے ساتھ موجود تھی اور 5 اقسام کے چند ہزار پودے نرسری میں تھے اور نرسری کی سالانہ سیل بھی چند ہزار تھی۔ حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) نے نرسری کو بہتر بنانے کے لیے بہت سارے اقدامات کیے۔ الحمدللہ

آج گلشن احمد نرسری میں لاکھوں پودے موجود ہیں۔ تقریباً 10 ایکڑ پر مشتمل جگہ نرسری کے زیر استعمال ہے اور 60 افراد کا عملہ کام کر رہا ہے۔ اس نرسری کا ہر ذرّہ اپنے محسن اور اپنے

آج گلشن احمد نرسری میں لاکھوں پودے موجود ہیں۔ تقریباً 10 ایکڑ پر مشتمل جگہ نرسری کے زیر استعمال ہے اور 60 افراد کا عملہ کام کر رہا ہے۔

پیارے کے لیے دعا گو ہے کہ

اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد اکثر ناظران اور وکلاء لنڈن چلے گئے تھے۔ پاکستان میں چند ایک ناظران رہ گئے تھے۔ خلافت کے انتخاب کے بعد بیعت فارم پُر کروانے کا کام تھا کہ یہ کیسے ہو۔ خاکسار نے صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ سے عرض کی اس پر کچھ ہونا چاہیے۔ وہ کوئی حتمی فیصلہ نہ کر پائے۔ اس پر خاکسار نے لندن فون کیا اور حضرت صاحب سے عرض کی کہ بیعت فارم تو اسی دن پُر ہونے چاہئیں۔ اگر اجازت ہو تو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان بیعت فارم چھپوا لے اور سکیم کے تحت ہم پورے پاکستان سے بیعت فارم پُر کروا لیں۔ حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) نے ایک لمحے میں اس کی اجازت عطا فرما دی۔ خاکسار نے پھر یہ تجویز صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بتا کے اس پر عمل درآمد شروع کروا دیا۔ جونہی خلافت خامسہ کا انتخاب ہوا، الحمدللہ وہ فارم اسی دن تمام پاکستان میں پہنچ گئے اور ایک بڑی تعداد بیعت فارمز کی واپس مرکز بھی آ گئی۔ اس بات کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) کو جو قوت فیصلہ دی ہے وہ قابل رشک ہے۔

ایک دفعہ حضور انور (حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ) نوابشاہ سے اپنی بیٹی عزیزہ فرح کو لے کر آ رہے تھے۔ آپ کی بیگم صاحبہ سلمہا اللہ، عزیزہ فرح بھی ساتھ تھے۔ عزیزہ فرح کے ہاں بچے کی ولادت متوقع تھی۔ جب جہاز میں بیٹھے تو تھوڑی دیر کے بعد جہاز نے ہچکولے لینے شروع کر دیے اور فلائیٹ بہت زیادہ ناہموار ہو گئی۔ سارے جہاز میں خاموشی اور خوف تھا۔ حضور انور اور آپ کی بیگم صاحبہ خاموشی سے دعاؤں میں مصروف تھے۔ عزیزہ فرح بیماری کی وجہ سے تکلیف میں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل

فرمایا اور پھر سارا جہاز بحفاظت لاہور ائرپورٹ پر اتر گیا۔ الحمدللہ۔

بعض لوگوں نے آپ کی ذات کو بہت دکھ دیے مگر آپ نے کبھی ان کا گلہ نہیں کیا۔ آپ کو یقیناً دکھ تو ہوتا ہوگا مگر کبھی شکوہ نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کبھی کسی پر یہ ظاہر کیا کہ تمہاری باتوں نے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔ آج خدا کی قدرت نے آپ کو خلیفۃ المسیح کے منصب پر فائز فرمایا ہے جہاں آپ کی خاطر کروڑوں احمدی اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہانے کو تیار بیٹھے ہیں۔ سچ ہے کہ

"جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے"

خلافت کے بعد کے بے شمار واقعات ہیں جنہیں لکھنے کے لیے بھی ایک کتاب چاہیے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایسے نظارے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ خلافت خامسہ کا دور وہ دورِ باسعادت ہے جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی برکات اور فضل تیز بارش کی طرح برستے دیکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کی جوتیوں میں جگہ دیے رکھے۔ آمین۔

خلافت کا منصب سنبھالنے کے بعد بھی آپ نے اپنے ساتھ کام کرنے والے ہر شخص کا خاص طور پر خیال رکھا۔ ساری دنیا کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے باوجود ہمیشہ ہر اس شخص کا خیال رکھا ہے جس سے خلافت سے پہلے بھی آپ کا تعلق تھا اور وہ لوگ جو آپ کے خادم تھے ان سب سے تو آپ کا حسن سلوک پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ آپ نے ہر شخص کو نام کے ساتھ یاد رکھا اور ان کی تمام ضرورتوں کا خیال رکھا ہے۔

ہمارے پیارے امام نے اپنے ہر رشتہ کو خوب نبھایا۔ آپ ہمیشہ ہی اپنے والد اور والدہ کا بہت خیال رکھتے رہے ہیں۔ اَب لندن سے بھی آپ کو اپنی والدہ کی پسند اور آرام کا ہر لمحہ خیال رہتا ہے۔ آپ اپنی اولاد سے بھی بہت پیار اور شفقت کا سلوک فرماتے ہیں۔ اپنے نواسے عزیزم منصور اور عزیزہ یسریٰ سے بہت پیار کرتے ہیں اور اس قدر مصروفیات کے باوجود ان کو ضرور وقت دیتے ہیں۔

کسی ایک شخص میں اتنی خوبیوں کا جمع ہونا محال ہوتا ہے کہ وہ ایک اچھا بیٹا بھی ہو، ایک اچھا باپ بھی ہو، بہت خیال رکھنے والا اور عزت کرنے والا شوہر بھی ہو، جو رحمی رشتوں کا بھی خیال کرتا ہو اور نسبتی رشتوں کی ذمہ داریاں بھی عمدہ طور پر نبھاتا ہو، جو ماتحتوں سے حسن سلوک کرنے والا ہو اور افسروں کی اطاعت کرنے والا ہو، جو عظیم انسان ہو اور وفا کا پیکر ہو، جو ہر وقت مسکراتے ہوئے ہر رنج و غم کو اپنے سینہ میں چھپانے والا ہو، جو خلافت کا سچا عاشق ہو اور خاموشی سے دعاؤں میں لگا رہنے والا ہو آپ کو دیکھ کے تو یہی خیال آتا ہے کہ:

تم اس قدر شاداب ہو تم کون ہو

آپ خلافت کے منصب پر فائز ہونے سے پہلے ربوہ میں مغرب کی نماز کے بعد واک کیا کرتے۔ آپ کے لندن جانے کے بعد وہ گلیاں بھی اور ربوہ کے باسی بھی بزبان حال یہ کہنے لگے۔

مجھے چھوڑ کے گئے ہو میرا صبر آزمانے
تو سنو کہ اب نہیں ہے مجھے ضبط غم کا یارا

اور آپ کا پیارا شہر اپنے پیارے کو بہت یاد کرتا ہے اور ہر طرف سے یہ صدا آرہی ہے۔

آجایئے کہ سکھیاں یہ مل مل کے گائیں گیت
موسم گئے ہیں کتنے بدل آپ کے لئے

آپ بہت مہمان نواز ہیں۔ خلافت سے پہلے بھی بہت خاطر مدارت کرتے۔ اگر کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا، اس کے آرام کا خیال رکھنا، دوائی دینا اور جب تک وہ صحت مند نہ ہو جائے اس کا خیال رکھنا آپ کے مزاج کا حصہ ہے۔

ایک مرتبہ سندھ کے سفر میں خاکسار بیمار تھا۔ آپ نے مسلسل دوائیاں دیں اور کھانے پینے کا خیال رکھا۔ آپ بہت سلیقہ مند ہیں۔ ایک دفعہ خاکسار گندے کپڑے اسی طرح بیگ میں ڈال رہا تھا کہ آپ نے دیکھ لیا اور فرمایا کہ تمہیں کپڑے بھی رکھنے نہیں آتے اِدھر آؤ میں سکھاتا ہوں۔ گندے کپڑوں کو بھی تہ کر کے رکھا کرو۔ آپ ہمیشہ کپڑے تہ کر کے رکھتے۔

خاکسار ایک مرتبہ پنڈی گیسٹ ہاؤس میں آپ کے ساتھ ٹھہرا تھا۔ رات اسلام آباد میں دیر ہو گئی واپسی پر میں بیت الذکر میں لیٹ گیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب ناشتہ کریں گے تو میں کمرے میں چلا جاؤں گا۔ خاکسار جب کمرے میں گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو رات بھر دروازہ بھی بند نہیں کیا اور تمہارا انتظار کرتا رہا۔ یہ وہ خوبی ہے جو کسی عام انسان میں نہیں ہو سکتی۔ جسے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کا اس قدر خیال ہو کہ وہ اپنا آرام بھی قربان کر دے۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ہمیشہ آپ کی ممنون رہے گی۔ ربوہ میں قیام کے دوران جب کبھی آپ کو کسی پروگرام کے لیے دعوت دی گئی آپ نے اسے قبول کیا اور ربوہ کے اکثر پروگرامز میں تشریف لائے۔ اس طرح ربوہ کے ہر خادم اور طفل سے آپ کا ذاتی تعلق اور رابطہ قائم ہوا۔ آج ہر خادم جس نے آپ سے انعام وصول کیا وہ ان تصاویر کو دیکھ کے فخر کے ساتھ لوگوں کو بتاتا ہے کہ دیکھو میں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ سے انعام لیا۔

ہم اپنے پیارے امام کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت خامسہ کے اس پیارے مظہر، ہمارے پیارے امام سیدنا مسرور کو جن کے لئے خدا نے بھی فرمادیا کہ:

انی معک یا مسرور

لمبی عمر اور صحت و سلامتی والی زندگی دے اور آپ کا دور خلافت ایک عظیم دور خلافت کے طور پر تاریخ احمدیت میں ہمیشہ نمایاں حیثیت سے یاد رکھا جائے۔ آمین

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اللھم ایّد اِمامنا بروح القدس وکُن معہٗ حیث ما کان۔ وانصرہ نصراً عزیزاً

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ۔ ایک تعارف

(مکرم محمد محمود طاہر صاحب۔ ربوہ)

خاندانی پس منظر

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو مبشر اولاد عطا فرمائی ان میں سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی شامل تھے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے نواسے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ یوں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے ہیں۔ یہ وہ مقدس خاندان ہے جس کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی پہنچ گیا تو فارسی نسل کا ایک آدمی یا فارسی نسل کے لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کے افراد کو ''ابنائے فارس'' کے نام سے یاد کیا ہے کہ اے فارس کے بیٹو! توحید کو مضبوطی سے پکڑو یعنی توحید کا قیام ابنائے فارس کے ذریعہ ہوگا۔

نیک والدین

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے نیک والدین کا تعارف یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تھے جو 13 مارچ 1911ء کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے

گھر پیدا ہوئے۔ آپ ایک لمبا عرصہ تک امیر مقامی ربوہ بھی رہے۔ آپ نے 10 دسمبر 1997ء کو وفات پائی۔ حضور ایدہ اللہ کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اَطَالَ اللّٰہُ عُمْرَھَا ہیں جو ستمبر 1911ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاں پیدا ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آپ کے والدین کی شادی 26 اگست 1934ء کو ہوئی جب کہ حضرت مصلح موعود نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ نے ان کے نکاح کا اعلان 2 جولائی 1934ء کو فرمایا تھا۔

پیدائش، تعلیم و تربیت

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب مورخہ 15 ستمبر 1950ء کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب اور حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے۔ عمر میں آپ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔ آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سایہ خلافت، نیک والدین اور پاکیزہ ماحول میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی تعلیم سے لے کر بی۔ اے تک کی تعلیم ربوہ سے حاصل کی۔ آپ نے میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا پھر ایم ایس سی کے لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ لیا۔ اور 1976ء میں اسی یونیورسٹی سے ایگریکلچرل اکنامکس میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔

شادی اور اولاد

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی شادی حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ اَطَالَ اللّٰہُ عُمْرَھَا بنت محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب و محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ مرحومہ کے ساتھ مورخہ 31 جنوری 1977ء کو ہوئی۔ 2 فروری 1977ء کو دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی مکرمہ امۃ الوارث فاتح صاحبہ اہلیہ مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب انچارج انڈیا ڈیسک لندن اور ایک بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب مقیم لندن سے نوازا ہے۔

وقف زندگی اور افریقہ روانگی

آپ نے 1977ء میں وقف کیا۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت آپ کی تقرری غانا، مغربی افریقہ میں ہوئی۔ اگست 1977ء میں آپ غانا تشریف لے گئے۔ 1977ء سے 1985ء تک آپ غانا میں خدمات بجالاتے رہے۔ پہلے دو سال بطور ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا، اگلے تین سال 5 ماہ بطور ہیڈ ماسٹر اکمفی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر اور پھر تقریباً دو سال احمدیہ زرعی فارم ٹمالے میں بطور مینیجر خدمات بجالاتے رہے۔ زراعتی خدمات کرتے ہوئے آپ نے غانا میں پہلی بار گندم اُگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔

پاکستان واپسی اور خدمات

1985ء میں آپ غانا مغربی افریقہ سے پاکستان واپس تشریف لائے۔ 17 مارچ 1985ء سے آپ نے نائب وکیل المال ثانی کی حیثیت سے تحریک جدید میں خدمات کا آغاز کیا اور نو سال تک اس عہدہ پر کام کیا۔ 18 جون 1994ء کو آپ کا تقرر بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ہوا اور آپ کو شعبہ تعلیم میں غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی۔ 1994ء سے 1997ء تک آپ ناصر فاؤنڈیشن ربوہ کے چیئرمین رہے۔ اسی عرصہ میں آپ تزئین کمیٹی ربوہ کے صدر بھی تھے۔ اسی حوالہ سے آپ نے گلشن احمد نرسری ربوہ کی توسیع اور ربوہ کو خوبصورت بنانے کیلئے ذاتی کوشش اور نگرانی کی۔ آپ 1988ء سے 1995ء تک ممبر قضا بورڈ ربوہ رہے۔ یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ''ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے'' ظاہری طور پر بھی آپ کی ذات میں پورا ہوا۔ اگست 1998ء میں آپ صدر مجلس کارپرداز مقرر ہوئے۔

ناظر اعلیٰ و امیر مقامی

آپ اپنے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے بعد 10 دسمبر 1997ء کو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور امیر مقامی ربوہ مقرر ہوئے اور تا انتخاب خلافت اس منصب پر فائز رہے۔

ذیلی تنظیموں میں خدمات

حضور انور ایدہ اللہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و پاکستان اور مجلس انصار اللہ پاکستان میں بھی مختلف شعبوں میں خدمات بجالاتے رہے۔ سال 1976-77ء میں آپ مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے۔ 1984-85ء میں مہتمم تجنید، 1985-86ء تا 1988-89ء مہتمم مجالس بیرون رہے اور سال 1989-90ء میں آپ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ مجلس انصار اللہ پاکستان میں 1995ء میں قائد ذہانت وصحت جسمانی اور پھر 1997ء تک قائد تعلیم القرآن کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔

اسیر راہ مولیٰ کا اعزاز

آپ کو ایک جھوٹے مقدمہ میں 30 اپریل 1999ء کو گرفتار کیا گیا اور جھنگ جیل میں اسیر کر دیا گیا۔ 10 مئی 1999ء کو آپ کی رہائی ہوئی۔ یوں آپ نے اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

انتخاب خلافت

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 19 اپریل 2003ء کو لندن میں انتقال فرما گئے۔ 22 اپریل 2003ء کو بیت الفضل لندن میں انتخاب خلافت ہوا۔ لندن وقت کے مطابق 11:40 بجے رات حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا بطور خلیفۃ المسیح الخامس اعلان ہوا اور آپ قافلہ احمدیت کے سالار مقرر ہوئے۔ اب آپ کی قیادت میں احمدیت کا یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے اور اشاعت دین کے کاموں میں روح القدس کی تائید سے نوازے اور ہم سب کو آپ کا سچا فرمانبردار رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

نغمہ ٔ وفا

(مکرم جمیل الرحمن صاحب۔ ہالینڈ)

اے مسیحا نفس! اے مہ دلبراں
تخت مہدی کے وارث امام الزماں!
سیّدی! مشفقی! مرشدی! مہرباں!
ہم نے بہرِ خدا تیری بیعت جو کی
تو ہمارا ہوا، ہم ترے ہوگئے

برق روحانیت کی عجب رو چلی
شب گزیدوں کو پھر روشنی مل گئی
قرمزی شب ہوئی، دن ہرے ہوگئے
سیّدی! مشفقی! مرشدی! مہرباں!
تو ہمارا ہوا، ہم ترے ہوگئے

تیری مسکان کی پھوار دل پر گری
گلشنِ جاں میں بادِ صبا چل پڑی
پیار میں تیرے من بانورے ہوگئے
سیّدی! مشفقی! مرشدی! مہرباں!
تو ہمارا ہوا، ہم ترے ہوگئے

زندگی تیرے دم سے بدلنے لگی
عشق تازہ ہوا، جاں سنبھلنے لگی
کھوٹے سکے تھے لیکن کھرے ہوگئے

سیّدی! مشفقی! مرشدی! مہرباں!
تو ہمارا ہوا، ہم ترے ہوگئے

لفظ سب ہیں پُرانے، کہانی نئی
آنکھ کے پانیوں کی روانی نئی
روح کے رنگ ہی دوسرے ہوگئے
سیّدی! مشفقی! مرشدی! مہرباں!
تو ہمارا ہوا، ہم ترے ہوگئے

☆......☆......☆

خدا تمہارے ساتھ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس اے احمدی نوجوانو! اُٹھو! اور اپنے سر کو عجز و انکسار اور متانت و وقار کے ساتھ اُٹھا کر چلو کہ خدا کے پیار کے ہاتھ تمہارا ہاتھ تھامنے کو منتظر ہیں۔ دنیا کی قومیں تمہیں اپنا قائد و معلم بنانے کے لیے تمہارے انتظار میں ہیں۔ تم راتوں کے راہب بنو اور دن کو بنی نوع انسان کے خدمت کرنے والے میدانوں کے شیر بنو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو"۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 117)

قربان مال وآبرو تجھ پر ہزار بار

(مکرم سیّد قاسم احمد شاہ صاحب۔ ناظر امور خارجہ و ناظر زراعت۔ ربوہ)

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیمار تھے تو بعض احباب آ کر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو مشورہ دیتے کہ ان ایام میں آپ کو لندن ہونا چاہیے۔ حضرت میاں صاحب ایسے لوگوں کو آخر تک یہی جواب دیتے رہے کہ ان کے بارے میں حضرت صاحب کا منشاء مبارک ربوہ ہی ٹھہرنے کا ہے اس لئے تعمیل میں ہی برکت ہے۔ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور خلیفہ وقت کی طرف سے کئے گئے فیصلہ جات میں ہی لازماً برکت ہوتی ہے۔ خلیفہ وقت کے ملنے والے حکم کی سو فیصد اطاعت ہم پر واجب ہے ہم اسی طرح اطاعت کریں گے تو ہمیں برکت ملے گی ورنہ نہیں۔

عظیم رؤیا اور اس کی تکمیل

حضرت میاں مسرور احمد صاحب فیصل آباد میں M.S.C. میں پڑھتے تھے۔ آپ کو فائنل امتحان کے وقت طبعاً فکر تھی۔ ایک دن خاکسار کو فرمانے لگے کہ رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ (تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنھیں ہم آسمان سے وحی کریں گے) میں نے یہ خواب سن کر بے تکلفی سے عرض کی کہ یہ امتحان کون سی بڑی بات ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ لوگوں کو الہام کرے۔ کوئی اور تعبیر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس امتحان میں اے گریڈ میں پاس ہو گئے۔

اس کے کم و بیش 30 سال بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے عہدہ پر فائز فرمایا تو خاکسار کو یہ رؤیا یاد آئی۔ عرض کی کہ خاکسار کی رائے میں اب اس خواب کے

پورا ہونے کا وقت آیا ہے اور یہی اصل تعبیر معلوم ہوتی ہے۔ سن کر فرمایا کہ وہ بھی ہوگی اور یہ بھی ہو سکتی ہے۔

خاکسار سوچتا ہے تو یہ احساس ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایم ایس سی کے امتحانات کے وقت یہ تسلّی دی تھی کہ فکر کی کیا بات ہے میں تو تیری مدد کے لیے لوگوں کو آسمان سے وحی کرتا رہوں گا اور آج دنیا اس بات کی گواہ ہے کہ کس کس طرح خدا کا وعدہ آپ کے ساتھ پورا ہوتا رہا اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔ اور کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو خدا سے وحی پا کر اس مقدس ''مسرور'' کی مدد پر کمر بستہ ہیں۔ کیونکہ خدا آج ''مسرور'' کے ساتھ ہے۔ جو اس ''مسرور'' کے ساتھ ہوا وہ فیض پا گیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت میں ایسے رجال بکثرت پیدا کرتا رہے۔ خاکسار یہ بھی سمجھتا ہے کہ اس رؤیا میں خلافت کے عظیم منصب پر فائز ہونے کی پیشگوئی بھی تھی اور حقیقتاً جس طرح آپ کی خلافت کے متعلق لوگوں کو خوابیں آئی ہیں اور رؤیا وکشوف ہوئے ہیں انتہائی حیران کن امر ہے۔ مختلف ممالک کے لوگ جن میں سے بعض آپ کو جانتے تک نہیں تھے یا جنھوں نے آپ کو دیکھا تک نہیں ان کو خدا تعالیٰ رؤیا وکشوف کے ذریعے آپ کے خلیفہ بننے کی خبر دے رہا ہے۔

افریقہ میں غیر معمولی قربانی کی کیفیت

حضرت میاں صاحب نے افریقہ میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں جو زندگی بسر کی وہ نہایت شاندار ہے۔ اس قسم کے نمونے آپ کو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں ہی ملیں گے۔ نہایت سختی، تنگی ترشی میں آپ نے وہاں گزارہ کیا ہے اور کوئی ایسی بات نہیں کی جو وقار کے خلاف ہو۔

بعض اوقات کافی دور سے پانی لا رہے ہیں تو کبھی سکول کا سامان اکٹھا کرنے کیلئے کئی سو کلومیٹر کا سفر طے کر رہے ہیں۔ گاڑیاں جو میسر تھیں وہ بذات خود ایک مسئلہ ہوتی تھیں۔ تعمیر ہو رہی ہے تو سامان ناپید۔ اس کے لیے مشقتیں برداشت کر رہے ہیں۔ بجلی کے بغیر بیوی بچوں کے ساتھ مچھروں والے علاقوں میں گزر بسر بھی کوئی آسان کام نہیں تھا۔ مناسب غذاؤں کا نہ ملنا ایک

علیحدہ مسئلہ تھا اور دستیابی کی صورت میں انتہائی درجہ کی مہنگائی بھی راہ میں حائل تھی۔ خاکسار یہ تمام مسائل بیان نہیں کر سکتا ڈرتا ہوں کہ کہیں حضور اقدس کو ناگوار نہ گزرے۔ البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ اس کوہِ وقار کے سامنے جب اپنے آپ کو دیکھتا تو شرمندگی ضرور ہوتی۔

حضور ایدہ اللہ نے سکولوں میں بھی کام کیا اور احمدیہ زرعی فارم بھی establish (قائم) فرمایا۔ ہر دو شعبوں کے اپنے اپنے مسائل تھے مگر انتہائی بشاشت، صبر اور تحمل کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔

جس گھر سے خدمت دین کے لیے نکلے اور جس میدان عمل میں پہنچے دونوں جگہوں کا ماحول انتہائی مختلف تھا۔ زمیندار گھرانہ ہونے کی وجہ سے کھانے پینے کی جو عادت ربوہ میں تھی، غانا میں مکمل طور پر بدلنا پڑی۔ نتیجۃً صحت پر بھی اثر پڑا مگر مجال ہے کہ کبھی زبان پر کوئی ہلکا سا ذکر بھی آجائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خلیفہ بننے سے قبل آپ کے نام ایک خط میں بھی اس بات کا اظہار کیا تھا کہ مجھے اندازہ ہے کہ آپ کس قدر تکلیف کے ساتھ وہاں رہ رہے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ گھر میں آپ کے کیا کیا شوق تھے۔

حضرت میاں صاحب کے گھر کا ناشتہ خالصتاً دیسی قسم کا ہوا کرتا۔ یعنی لسی، دہی، پراٹھے اور مکھن وغیرہ۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان ہی باتوں کا اُس خط میں ذکر فرمایا تھا۔

بہر حال حضرت میاں صاحب افریقہ میں باوجود اس کے کہ کٹھن زندگی تھی بڑے پرسکون طریق سے رہے ہیں۔ گھر میں مرغیاں رکھ لیں۔ گوشت اور انڈوں کی ضرورت ان سے ایک حد تک پوری کر لی۔ سبزیاں لگالیں اور وقتاً فوقتاً ان موسمی سبزیوں سے گزر اوقات کر لی۔ گویا آپ ہم واقفین زندگی اور مربیان کے لئے وہاں ایک مثال اور نہایت اعلیٰ نمونہ تھے۔ ہمیں تو ایسے لگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے لئے نمونہ بنانے کے لئے غانا لے کر آیا ہے کہ اِس طرح کے حالات میں کس طرح کفایت شعاری سے پُرسکون زندگی گزارنی ہے اور خدا کی رضا پر راضی رہنا ہے۔

جرأت و بہادری

جب حضور ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے تو آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ ایک جھوٹے بے بنیاد مقدمہ میں آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور آپ 10 دن تک جھنگ جیل میں رہے۔ چنیوٹ کے ایڈیشنل سیشن جج نے جب عبوری ضمانت کینسل کی اور گرفتاری کا لمحہ آیا تو خاکسار نے مشاہدہ کیا کہ آپ نے کسی قسم کی کوئی پریشانی اور گھبراہٹ محسوس نہیں کی۔ جیل کے دوران بھی اُسی طرح ہشاش بشاش رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور 10 مئی کو رہائی کے سامان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیارا بندہ عید کی سی خوشیاں بکھیرتا واپس ربوہ آگیا۔ مولویوں نے پھر شور ڈالا کہ ربوہ کے مجسٹریٹ نے رہائی کے لئے جو روبکار ایشو کی ہے اس کا حق اس مجسٹریٹ کو نہیں تھا۔ اس بنا پر ہائی کورٹ نے دوبارہ آرڈر دے دیا کہ اس امر کو دوبارہ دیکھا جائے۔ کیس جس جج کے پاس جانا تھا بعض واقعات سے اس کا متعصب ہونا ظاہر ہوتا تھا۔ ایک ہمدرد پولیس افسر نے کھل کر بتا دیا تھا کہ اس نے فیصلہ آپ کے خلاف ہی کرنا ہے اس لئے انتظار کرنا مناسب ہوگا۔ اس کی عدالت میں مقدمہ نہ ہی پیش کیا جائے تو بہتر ہے۔ کیس کی فائل اسی افسر نے عدالت میں پیش کرنی تھی۔

اسی افسر نے کچھ عرصہ کے بعد بتایا کہ جج چھٹی پر جا رہا ہے اور اس کی جگہ پر جو صاحب آ رہے ہیں وہ غیر متعصب ہیں اور اس کیس میں سمجھتے ہیں کہ آپ سے زیادتی ہو رہی ہے۔ اس لئے اگر اجازت ہو تو یہ معاملہ اس کی عدالت میں لگوایا جائے۔ چنانچہ مشورہ کے بعد کیس اُس نئے جج کی عدالت میں پیش کرنے کا فیصلہ ہوگیا۔ جس دن معاملہ عدالت میں پیش ہونا تھا، اس سے ایک دن پہلے مغرب کی نماز کے بعد ہم بیت المبارک میں بیٹھے تھے۔ میاں خورشید احمد صاحب ان دنوں قائم مقام ناظر امور عامہ تھے۔ مجھے طبعاً گھبراہٹ بھی تھی کہ کہیں دوبارہ قید نہ کر لیں۔ چنانچہ میں

نے آہستہ آواز میں میاں خورشید صاحب کو کہا کہ میاں صاحب دعا کریں مجھے تو خوف محسوس ہو رہا ہے۔ حضرت میاں مسرور احمد صاحب نے مجھے دیکھ لیا اور میاں خورشید صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ قاسم کیا کہہ رہا ہے۔ خوف کس بات کا؟ زیادہ سے زیادہ قید ہی کرلیں گے۔ اور کیا کریں گے؟ تو کرلیں قید۔ کوئی بات نہیں۔ آپ کے چہرہ پر اور لب و لہجہ میں کسی قسم کی گھبراہٹ کے کوئی آثار نہیں تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی زیادہ دلیری انسان اُس وقت تک نہیں دکھا سکتا جب تک وہ کامل توحید پر قائم نہ ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اگلے دن یہ مسئلہ بطریق احسن حل ہو گیا اور مخالفین کو کانوں کان خبر نہ ہوئی کہ اس کے خلاف اپیل کریں۔ جب حضور انور ایدہ اللہ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو مولویوں نے کیس کو دوبارہ اُٹھانے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ وقت گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسے تمام لوگوں کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے جو ایسے تکلیف دہ حالات میں جماعت کی مدد کے لئے جرأت رکھتے ہیں۔

خاکسار کی رائے میں حضور کی شخصیت بالکل بند اور مخفی تھی۔ جوں جوں ذمہ داریاں پڑتی گئیں کھلتے چلے گئے اور ہمیں پتہ چلتا گیا کہ کتنے عظیم جوہر اور خوبیاں ہیں جو آپ کی شخصیت میں پنہاں ہیں۔ رعب کے ساتھ ساتھ سادگی اور انکساری بھی کمال کی ہے۔ ہمدردی اور حوصلہ افزائی کے اوصاف بھی بہت نمایاں ہیں۔ خود اعتمادی اور قوت فیصلہ بھی خدا تعالیٰ نے خوب ودیعت کی ہے۔

کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ اردگرد کا کوئی سیاستدان آیا ہے تو مجھے حضرت میاں صاحب کی محفل سے اٹھ کر کہنے لگتا کہ آئیں علیحدہ بات کرنی ہے۔ میاں صاحب کے سامنے تو ہم سے بات ہی نہیں ہو پاتی۔

کارکنان کی قدر

سفارش کے متعلق اصول تھا کہ اگر جائز سفارش ہوتی اور آدمی میرٹ پر پورا اترتا تو قبول

فرماتے اور بعض اوقات ایسے آدمیوں کی سفارش خود بھی کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک نوجوان کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس آدمی کو رکھ لو اور ساتھ وجہ بیان کی کہ اگرچہ اس کے والد صاحب سندھ کی زمینوں کے منشی رہے ہیں لیکن اس نوجوان کے والد نے کوئی زمین نہیں بنائی اور نہ ہی اس نے زمین بنائی ہے۔ چنانچہ اس طرح آپ کارکنان سے محبت کا سلوک فرماتے۔ اور کام کرنے والوں کی ہمیشہ قدر کیا کرتے۔

سخاوت

سخاوت کے میدان میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ اپنی پرواہ نہیں کرتے۔ چنانچہ ہمارے ایک کارکن کی بیٹی کی شادی تھی۔ وہ پندرہ ہزار قرض لینا چاہتے تھے اور مجھے سفارش کے لئے کہہ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ کو انھوں نے دعا کے لئے خط لکھا تو حضور انور نے پچاس ہزار روپے اخراجات کے لئے بھیج دیے۔ ایسی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ اس موقعہ پر خاکسار کو حضور انور ایدہ اللہ کے والد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ ایک دوست نے بتایا کہ وہ گندم خریدنے کے لئے حضرت میاں صاحب کے پاس گئے اور عرض کی کہ پیسے چند ماہ بعد دوں گا۔ چنانچہ چند ماہ بعد جب وہ رقم لے کر گئے تو حضرت میاں صاحب نے ان کو دونوں کاندھوں سے پکڑا اور رُخ دوسری طرف کر کے بغیر رقم لئے فرمایا کہ چلے جاؤ۔ درویشی اور سخاوت اس گھرانے کو خدا تعالیٰ نے خوب ودیعت فرمائی تھی اور ہے۔

بہترین منتظم

خاکسار کی رائے میں بہترین منتظم کی ایک خوبی یہ ہے کہ اُس کے ساتھی اُس کا ساتھ دے رہے ہوں اور وہ بھی اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر چلے۔ چنانچہ یہ وصف حضور انور میں بہت نمایاں ہے۔ حضور کے ساتھی دیوانہ وار حضور کا ساتھ دیتے اور حضور بھی انہیں ساتھ لے کر چلتے رہے۔

مشقت اور سخت جانی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بہت سخت جان ہیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ دو دفعہ ہم ایک ہی

سائیکل پر ربوہ سے فیصل آباد گئے تھے اور سائیکل کا پیچھے بیٹھنے والا کیریئر بھی نہیں تھا۔ آگے جو بیٹھتا تھا اس کی ٹانگ بار بار سو جاتی تھی۔ باری باری سائیکل چلاتے تھے۔ ایک دفعہ تو ہم شوقیہ فیصل آباد گئے تھے اور ایک دفعہ ضروری کام کی غرض سے۔ حضور ناظر اعلیٰ بننے سے پہلے صبح سویرے پیدل احمد نگر کی زمینوں پر جایا کرتے اور پیدل واپس آتے۔ چلنے کی رفتار بہت تیز ہوتی۔

> مجھے یاد ہے کہ دو دفعہ ہم ایک ہی سائیکل پر ربوہ سے فیصل آباد گئے تھے اور سائیکل کا پیچھے بیٹھنے والا کیریئر بھی نہیں تھا۔

دینی غیرت۔ جلالی پہلو

میں نے حضرت میاں صاحب کو غصہ میں بہت ہی کم دیکھا ہے۔ غالباً دو دفعہ سے زیادہ غصہ میں نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ ایک ڈاکہ کی واردات میں چند احمدی لڑکے بھی ملوث تھے۔ چنانچہ انہیں پولیس کو پکڑوا دیا گیا۔ ان کے عزیز و اقارب نے کوشش کی کہ وہ کسی طرح رہا ہو جائیں۔ لیکن رہائی نہ ہو سکی۔ وہ لوگ آپ کے پاس نظارت علیا کے دفتر آ گئے اور آ کر کہا کہ آپ ہمارے لڑکوں کو پولیس سے چھڑوا دیں اور بے شک اخراج از نظام جماعت کی سزا دے دیں۔ اس بات پر آپ شدید ناراض ہوئے اور بڑے غصہ سے فرمایا کہ اخراج از نظام کو تم نے پولیس کی نسبت معمولی سزا سمجھا ہوا ہے۔ اگر ہم اخراج کی سزا دیں تو اس صورت میں ہمارا اور تمہارا پھر تعلق کیا ہوا۔

اسی طرح ایک دفعہ جب جماعت کے ووٹ بنے تو ایک صاحب آپ کے پاس نظارت علیا کے دفتر آئے اور آ کر کہا کہ اب ووٹ بن گئے ہیں، اس لئے آپ نے پہلے کی طرح نہیں کرنا۔ کیونکہ پہلے بھی ہم کافی نقصان اُٹھا چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اسے سخت لہجے میں شدید ڈانٹا اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ گویا یہ کہہ رہا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان ایام میں غلط فیصلہ جات کئے تھے اب تم

ویسے فیصلے نہ کرنا۔ آپ نے غصہ میں اسے کہا کہ جاؤ اس قسم کی باتوں کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے۔

نرمی، برداشت، وسعت حوصلہ بھی کمال کا ہے۔ اگر کسی بات پر خفا ہوئے بھی تو اگلے کو اس کا احساس دلانے کے لئے سخت الفاظ استعمال نہیں فرماتے بلکہ چہرے کے تاثرات اور لب و لہجہ کے زیر و بم سے مخاطب کو احساس دلا دیتے ہیں۔ آواز میں سختی آنے سے مخاطب سمجھ جاتا ہے کہ آپ نے اس امر کو ناپسند فرمایا ہے۔

سچائی کا اتنا نمایاں وصف ہے کہ خلاف واقعہ بات کی اشارۃً بھی گنجائش نہیں۔

ایک یہ بھی نمایاں وصف ہے کہ اپنی تعریف کسی کی زبان سے سننا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ اور اس معاملے میں اس قدر محتاط ہیں کہ اگر واقعی وہ خوبی آپ میں پائی بھی جاتی ہے تو پھر بھی اُس خوبی کو سننا ناپسند فرماتے ہیں۔

حوصلہ افزائی

حوصلہ افزائی کا انتہائی پیارا طریق ہے۔ آدمی کو نیچے سے اُٹھا کر اوپر لے آنے میں ماہر ہیں۔ مثلاً اگر کسی کو شکار کرنا سکھایا ہے اور نشانہ کی مشق کروائی تو بعد میں کئی دفعہ کہہ دیا کہ اب یہ تو مجھ سے بھی بہتر نشانہ بازی کر لیتا ہے۔

اپنے ساتھ اور ماتحت کام کرنے والوں کی بہت ہی حوصلہ افزائی فرماتے۔ اس قدر کہ انسان شرمندہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھ جیسے نہ جانے کتنے خدمت گزار ہوں گے جو محض آپ کی حوصلہ افزائی اور درگزر کی وجہ سے اپنے اندر کام کرنے کی ہمت پاتے ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ باوجود ایم ایس سی ایگریکلچر کرنے کے اصل زمینداری میں نے آپ ہی سے سیکھی ہے اور آج تک اس سے فائدہ اُٹھا رہا ہوں۔ ورنہ محض کتابی علم تو کسی بھی کام کا نہ تھا۔

مشغلہ

شکار بہت اچھا مشغلہ تھا۔ چنانچہ آپ کو جب بھی موقعہ ملتا شکار کیا کرتے۔ اس کے علاوہ کشتی رانی بھی کبھی کبھی کیا کرتے۔

۞ ۞ ۞

ہر باغ سے پھول چنے تم نے ہر دل کو لالہ زار کیا

(مکرم مرزا عبدالصمد صاحب۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اطاعت خلافت

حضور انور جب ناظر اعلیٰ تھے تو آپ کو حضرت صاحب کی طرف سے جو بھی حکم آتا اس کی فوری تعمیل کرتے۔ خیال رکھتے کہ جو بھی مسئلہ آیا ہے اس کی فوری رپورٹ جانی چاہئے۔ جب ہماری طرف سے کوئی معاملہ لیٹ ہو جاتا تو پوچھتے تھے کہ کیا وجہ ہے؟ دفتری معاملات میں تو میں نے خاص طور پر دیکھا ہے کہ حکم کی فوری تعمیل کرتے جس طرح بھی ممکن ہو دیر نہ کرتے۔

عبادت

جہاں تک عبادات کا تعلق ہے انسان ظاہری نمازوں پر ہی نظر رکھ سکتا ہے۔ نماز کا خاص خیال رکھتے۔ کئی بار دیکھا کہ بیت مبارک کے کونے میں نماز ادا کر رہے ہیں اگر بیت میں کوئی پروگرام وغیرہ ہو رہا ہوتا تو گھر جا کر سب سے پہلے سنتیں وغیرہ ادا کرتے۔ اور اس کے بعد اگر کوئی گھر آیا ہوتا تو اس کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے۔ فرائض کی ادائیگی کی طرف بڑی توجہ دیتے۔ میں کئی دفعہ ان کے گھر گیا تو باہر سے آتے تو فرماتے میں سنتیں ادا کر آؤں پھر آتا ہوں۔ خاص طور پر میں نے دیکھا ہے کہ تسبیحات کی طرف آپ کی بڑی توجہ رہتی۔ میرا اپنا مشاہدہ یہ ہے کہ نمازیں بہت انہماک سے ادا کرتے پانچ وقت نمازوں کی باجماعت ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ آپ ناظر اعلیٰ تھے تو دفتر میں زیادہ دیر کام کرنا ہوتا تو نماز باجماعت پڑھنے کا مکمل انتظام کرتے۔

تمہارے ساتھ جرمنی میں ملاقات ہوگی

2003ء میں جب میں لندن جلسہ پر گیا تو میں نے جرمنی جلسے پر بھی جانا تھا۔ میرے پاس جرمنی کا ویزہ نہیں تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ کام ہو جائے گا۔ اس وقت صورت

حال یہ تھی کہ جرمنی نے ویزا بند کر دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ یہاں لندن سے آپ کو جرمنی کا ویزا نہیں ملے گا بلکہ پاکستان سے ویزہ لے کر آئیں۔ جماعت جرمنی کوشش کر رہی تھی۔ قافلہ جب چلنے لگا تو میں بھی حضور انور ایدہ اللہ کو الوداع کرنے کی غرض سے ساتھ تھا۔ میرا ابھی ویزا لگا نہیں تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ انشاء اللہ تمہارے ساتھ جرمنی میں ملاقات ہوگی۔ اس وقت ویزے کا کوئی امکان نہ تھا۔ حضرت صاحب کے اسی فقرے سے کہ'' انشاء اللہ جرمنی میں ملاقات ہوگی'' مجھے یقین ہو گیا کہ اب تو انشاء اللہ ضرور ویزہ لگے گا۔ جب میں لندن میں ویزے کے دفتر میں گیا تو وہاں ایک عورت تھی۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو ویزا تو دے دوں گی مگر 28 تاریخ کا۔ میں نے کہا کہ جلسہ تو 23, 24,25 کو ہے۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو 28 تاریخ کا ہی دوں گی۔ میں نے انکار کر دیا اور کہا اگر ویزا لینا ہے تو جلسہ کے ایام کا لینا ہے۔ اس نے ویزا دینے سے انکار کر دیا۔ مجھے یقین تھا کہ ویزا ضرور لگے گا۔ چنانچہ ہم وہاں سے باہر آگئے اور Canada والوں کے ڈیپارٹمنٹ میں چلے گئے لیکن انھوں نے بھی ویزا دینے سے انکار کر دیا۔ ہم دوبارہ واپس اسی کمرے میں آگئے۔ وہاں ایک اور آدمی اس عورت کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ اس آدمی نے ہمیں آ کر کہا کہ آپ کو یہ عورت بلا رہی ہے۔ اس عورت نے ہمیں کہا کہ کیا پھر آگئے ہو؟ کیا ارادہ بدل لیا ہے اور 28 کا ویزا لگانے پر آمادہ ہو گئے ہو؟ میں نے کہا نہیں وہی مطالبہ ہے۔ ہمیں 23, 24, 25 تاریخ کا ویزا چاہئے ہم نے فلائٹ کی بکنگ بھی کروالی ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ اُس نے خود ہم سے کاغذات لیے ہمارے سامنے فوٹو کاپیاں کروائیں اور ویزا دے دیا۔ میں پہلے ہی سو فیصد مطمئن تھا کہ حضرت صاحب نے جس طرح فرمایا ہے کہ'' تمہارے ساتھ جرمنی میں ملاقات ہوگی'' ویزا ضرور مل جائے گا۔ چنانچہ ہمیں 8 تاریخ تک کا ویزا مل گیا۔ اس کے بعد ہم فرانس کے جلسے میں بھی شامل ہوئے تھے۔ اس طرح خدا نے حضور انور کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میں برکت ڈالی۔

غیر معمولی محنت کی عادت

غیر معمولی محنت کی عادت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں بہت زیادہ ہے اب تو آپ دن رات کام کر رہے ہیں لیکن اس سے پہلے بھی جب آپ ناظر اعلیٰ تھے تو دفتری کاموں کے ساتھ ساتھ اپنے ذاتی کام اور زمینداری کا کام بھی خوب محنت سے کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضرت المصلح الموعود کی اولاد کی زمینوں کا ایک اکٹھا یونٹ ہے جو ناصر آباد فارم کہلاتا ہے جب آپ 1985ء میں افریقہ سے واپس آئے تو آپ کے سپرد کر دیا۔ 1998ء کے بعد جب آپ ناظر اعلیٰ بن گئے تو آپ کے پاس وقت بہت کم ہوتا لیکن آپ پھر بھی زمینوں پر جاتے اور کہتے کہ حضرت صاحب نے مجھ پر ذمہ داری ڈالی ہے۔ سارے فارم کو دیکھتے۔ اس کی نگرانی کرتے پوری محنت اور توجہ کے ساتھ کام کرتے۔ جہاں تک محنت کا تعلق ہے میرا نہیں خیال کہ کسی کام کے متعلق کہا ہو کہ اچھا کل کر لیں گے پرسوں کر لیں گے۔ جو کام ہوتا اسی روز پورا کر دیتے۔ محنت کی طرف رجحان بہت ہے۔ کام بڑی ذمہ داری سے کرتے جب کسی نمائندہ کو کہیں کسی کام کی غرض سے بھیجتے تو اگر وہ مقررہ وقت پر واپس نہ آتا تو فکر مند ہو جاتے کہ کیوں وقت پر نہیں آیا۔ اس کا فوراً پتہ کرواتے۔ جو بھی کام کسی کے سپرد کرتے تو پتہ بھی کرتے کہ ہوا یا نہیں ہوا۔ حکم صادر کر کے مطمئن نہیں ہو جاتے۔

ماتحت افراد سے حسن سلوک

کارکنان کی پوری دلجوئی کرتے۔ کارکن کو دیکھتے کہ اس کی ذاتی حیثیت کیا ہے اس کی پوری رپورٹ لیتے۔ اگر مدد وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو وہ کرتے۔ جب دفتر میں آتے تو پورا جائزہ لیتے کہ کیا کام ہو رہا ہے۔ میں نے چار پانچ سال دیکھا ہے کہ لوگوں کی یہ جھجک دور ہوگئی کہ جب بھی کسی کام کی ضرورت ہوتی تو کہتے کہ میاں صاحب سے بات کر لیں گے۔ وہ بات مان لیں گے۔ بعض اوقات کوئی آدمی دفتری غلطی کرتا ہے تو ہمیں انتظامی لحاظ سے سخت ہونا پڑتا ہے اور فیصلہ کرتے ہیں کہ اسے فارغ کر دیا جائے تو یہ

وہ جو تھا اک حسیں نوجواں شہر میں

دورہ مغربی افریقہ 1980ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ابوری گارڈن غانا میں اساتذہ کرام کے ساتھ

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب حضورؒ کے دائیں طرف آخر میں نظر آرہے ہیں

غانا میں قیام کے دوران کی یادگار تصویر۔ حضور انور ایدہ اللہ دائیں طرف سے دوسرے نمبر پر تشریف فرما ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ اپنی بیٹی کو اٹھائے ہوئے (غانا)

ٹی۔آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا (غانا) میں طلبہ اور سٹاف کے ساتھ

کرسیوں پر بائیں طرف سے آٹھویں نمبر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف فرما ہیں

کارکن میاں صاحب کے پاس چلے جاتے۔ کارکنان کے ذہن میں میاں صاحب کے متعلق یہ اعتماد تھا۔ کافی دفعہ میں نے محسوس کیا وہ بڑے یقین کے ساتھ جاتے کہ وہاں ضرور ہمارے لیے کچھ نہ کچھ ہوگا۔

مہمان نوازی

جب کبھی آپ کے گھر جانے کا اتفاق ہوتا تو بے تکلفانہ ماحول ہوتا۔ آپ کے گھر میں ہمیشہ خالص دودھ رہا ہے۔ جانور رکھے ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ آئس کریم بناتیں تو گھر والوں کو کہتے کہ چائے بھی بعد میں ہوجائے گی پہلے ان کو آئس کریم تو کھلاؤ ناں۔ اور گھر میں جب کوئی دوسری اچھی چیز پکی ہوئی ہوتی تو کہتے کہ لاؤ مہمان کو بھی پیش کرو۔

خلافت کے بعد یہ چیز میں نے نوٹ کی ہے کہ جو آپ کا ذاتی مہمان ہوتا ہے مجھے تین بار جانے کا موقعہ ملا ہر چھوٹی چھوٹی چیز کا خیال رکھتے ہیں۔ کبھی کوئی پھل آیا تو وہ بھیج دیا۔ مٹھائی چاکلیٹ وغیرہ بھیج دیا کرتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھتے ہیں کمرے کتنے ہیں؟ باتھ روم کتنے ہیں؟ تولیہ ہے یا نہیں؟ باتھ روم میں تولیہ رکھ دو۔ جہاں آپ کے ذاتی مہمان ٹھہرے ہوتے ہیں ایک ایک چیز کا خود جائزہ لیتے ہیں۔

بہترین منتظم

بحیثیت منتظم تو میں نے بڑا دیکھا کہ اپنے ماتحت لوگوں پر مکمل اعتماد کرتے۔ بات ہر کسی کی پوری سنتے۔ مجھے ان کے ساتھ بڑے قریب سے کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ صدر مجلس کارپرداز اور سیکرٹری مجلس کارپرداز کا بڑا قریبی تعلق ہوتا ہے۔ کبھی مجھ سے ناراض نہ ہوتے۔ کبھی نہ کہا کہ اتنی دفعہ آپ کو سمجھایا ہے آپ نے ایسا کیوں کیا۔ ان کی یہ ہدایت ہوتی کہ حضرت صاحب کو جو رپورٹ بھیجو وہ مجھے دکھا دیا کرو۔ صرف ایک رپورٹ کی تحریر کے متعلق کہا کہ اگر ان الفاظ کو آگے اور ان الفاظ کو پیچھے کر دیا جائے تو تمہارا خیال کیا ہے؟ یہ بھی نہ کہا کہ کردو لیکن نگرانی پوری کرتے۔ اعتماد بھرپور کرتے۔ جہاں کمی محسوس کرتے وہاں رہنمائی بھی کرتے۔ کبھی کام پر

یادگار تصاویر (قیام غانا)

اکمفی ٹی۔آئی احمدیہ ہائی سکول ایسارچر میں بعض غانین دوستوں کے ساتھ

اکمفی ٹی۔آئی احمدیہ ہائی سکول ایسارچر میں تقریب تقسیم انعامات پر رپورٹ پیش کرتے ہوئے

ناراض نہ ہوتے بلکہ کوئی غلطی ہوتی تو فرماتے کہ آپ کا اس کام سے کیا مطلب ہے؟

وقت کی پابندی

وقت کی پابندی تو آپ بہت کرتے۔ کبھی نہ دیکھا کہ آپ دفتر لیٹ آئے ہوں۔ وقت کی قدر اور وقت کی پابندی کرنے والوں میں سے ہیں۔ میٹنگوں پر بھی وقت پر جایا کرتے۔ آپ کے ہوتے ہوئے دوسرے افراد بھی وقت پر آیا کرتے۔ بعض دفعہ کام رہتا ہوتا تو کہتے کہ میں نے کسی کو وقت دیا ہے باقی پھر کریں گے۔ کارپرداز کی میٹنگ میں سب سے علیحدہ علیحدہ رائے لیتے۔ سب سے پہلے سیکرٹری مجلس سے رائے لیا کرتے۔ آخر میں پھر اپنا خیال ظاہر فرماتے۔ فرمایا کرتے کہ سیکرٹری مجلس سے میں سب سے پہلے رائے لیتا ہوں اس لیے کہ انتظامی لحاظ سے وہ پہلے ذمہ دار ہے۔ خلفاء سلسلہ کے بھی اس بارے میں ارشادات دیکھتے۔ میٹنگ کے دورانیے میں بھی ٹائم کا بہت خیال رکھتے جب نماز کا وقت آتا تو پہلے نماز ادا کرتے۔

خلیفہ وقت کی فوری اطاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ ''عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفہ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفہ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے اور یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟۔ جو سمجھ میں آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔ ہاں اگر کوئی کنفیوژن ہے تو بعد میں اس کی وضاحت لی جا سکتی ہے۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنے اطاعت کے معیار ایسے بلند کرے اور اس تعلیم پر چلنے کی پوری کوشش کرے جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دی ہے''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 30)

خدمت والدین

(مکرم سید ناصر داؤد احمد صاحب)

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقعہ پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے تو اس موقعہ پر پاکستان سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بھی قادیان تشریف لے گئیں۔ حضرت بیگم صاحبہ کی رہائش گول کمرہ میں تھی۔ ایک دن آپ کو حضرت میاں وسیم احمد صاحب کے مکان پر جو بالائی منزل پر ہے کرسی پر بٹھا کر لے جایا گیا۔ حضور انور بھی وہاں تشریف لائے۔ واپس نیچے لاتے ہوئے حضور انور بھی ساتھ ساتھ تشریف لاتے رہے اور کرسی اُٹھانے والوں کی راہنمائی فرماتے رہے۔ بیت مبارک کی سیڑھیوں سے جب نیچے اُترنے لگے تو کرسی کا رُخ سیڑھیوں کی ڈھلوان سے مخالف سمت کیا گیا تا کہ حفاظت کے ساتھ نیچے اُتارا جاسکے۔ لیکن اس صورت میں آپ کے پیر بار بار ہر زینہ سے ٹکراتے تھے عموماً تو ایسی صورت حال میں کوئی نہ کوئی ضرور آپ کے پیر تھام لیتا اور ذرا اونچا کر کے انہیں زینوں سے ٹکرانے سے بچا لیتا لیکن اس روز اتفاق سے کرسی کے اس طرف حضور انور ہی ساتھ ساتھ تشریف لا رہے تھے۔ جب حضور کی والدہ محترمہ کے پیر زینوں سے ٹکرانے شروع ہوئے تو حضور انور نے اچانک جھک کر اپنی والدہ محترمہ کے پیر تھام لیے اور اسی طرح جھکے جھکے پیر تھامے ہوئے کافی زینوں تک تشریف لاتے رہے۔ منظر کا سحر ایسا تھا کہ بیان اور تحریر سے اس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔

☆......☆......☆

اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز

(مکرم سید طاہر احمد صاحب۔ ناظر تعلیم۔ ربوہ)

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ خلافت سے قبل ایک عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

جب خاکسار خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں تھا تو آپ مہتمم بیرون تھے۔ یہ 87-1986ء کی بات ہے۔ اس وقت پہلی مرتبہ کوشش کی گئی تھی کہ بیرونی ممالک کی مجالس سے بھرپور رابطے رکھے جائیں۔ اس وقت فیکس، براہ راست فون اور Emailوغیرہ کی کوئی سہولت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت میاں صاحب کا بیرونی مجالس سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی تھا۔ ان کے بجٹ وکوائف وغیرہ منگوائے جاتے۔ ان کی ہر رپورٹ پر تبصرہ اور ہدایت ارسال کی جاتی۔ انڈونیشیا کی بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ ان کے خطوط کے جوابات انہی کی زبان میں جاتے۔ دیگر ممالک کو انگریزی زبان میں خطوط وہدایات ارسال کی جاتیں۔

حضرت صاحب کی (drafting) ڈرافٹنگ غیر معمولی ہے۔ یہ بہت کم لوگوں کو علم ہے۔ انگلش خط کی drafting (تحریر) بہت اچھی کرتے ہیں۔

اُس زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو انگلستان دورہ کے لئے بھی بھیجا۔ وہاں آپ نے مختلف مجالس کے دورے فرمائے۔ یہ بڑا productive (بارآور) اور extensive (لمباچوڑا) دورہ تھا۔

مہتمم بیرون کے حوالہ سے جتنا عرصہ بھی میاں صاحب نے کام کیا ہے، غیر معمولی کام کیا ہے۔ اس سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بیرونی مجالس سے غیر معمولی مضبوط رابطے قائم ہوگئے۔ اس شعبے کو حضرت میاں صاحب نے

extraordinary (غیر معمولی) active (متحرک) اور فعال کر دیا۔ آپ نے کام میں معاونت کے لیے دو نائب مہتمم بیرون مقرر فرمائے۔ میاں صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے 1994ء میں ناظر تعلیم مقرر فرمایا۔ آغاز میں ناصر فاؤنڈیشن کی consolidation (اجتماع اور مضبوطی) پر کافی وقت صرف ہوا اور یہ مستقبل میں بہت productive ثابت ہوئی۔ آپ کے زمانہ میں اجلاسات منعقد ہوئے اس کے قواعد ترتیب دیے گئے۔ ناصر فاؤنڈیشن کے تحت نصرت جہاں اکیڈمی، اُردو میڈیم بوائز، انگلش میڈیم بوائز، گرلز انگلش میڈیم (بشمول جونیئر سیکشن) سکول اور نصرت انٹر کالج کو انتظامی طور پر Streamline کیا گیا نیز نئی کلاسز کا اضافہ ہوا۔ آپ کے ہی زمانہ میں نصرت جہاں انٹر کالج کا آغاز ہوا۔ کالج کے اکثر combination آپ کے زمانہ سے ہی چل رہے ہیں۔

مریم گرلز ہائی سکول ربوہ

بحیثیت ناظر تعلیم حضرت میاں صاحب کے زمانے میں ایک بہت بڑا کام یہ ہوا کہ صدر انجمن کی دارالنصر وسطی میں تقریباً 25 کنال زمین ہے، وہ بالکل خالی گراؤنڈ تھا۔ میاں صاحب نے اس خدشہ سے کہ مخالفین اس پر قبضہ نہ کرلیں صدر انجمن کی اجازت سے اس کے گرد چار دیواری کرائی اور اس پر مریم سکول کا پرائمری بلاک تعمیر کروایا۔ آپ کے زمانے تک پرائمری تک اس میں کلاسیں ہوتی رہیں اور اللہ کے فضل سے یہ سکول اب میٹرک تک پہنچ گیا ہے اور اب ادارہ کا نام مریم گرلز ہائی سکول ہے۔ یہ بہت بڑا کام تھا۔ کیونکہ اس زمانے میں ایک تو مخالفین کا بڑا زور تھا آئے دن خطرہ رہتا تھا اور ڈیوٹیاں لگ رہی ہوتی تھیں۔ سکول کا دایاں حصہ جس پر پلستر ہوا ہے وہ آپ کے زمانے کا بنا ہوا ہے اس ادارہ کا مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مکمل نقشہ مکرم ملک شفیق صاحب آرکیٹیکٹ سے بنوایا۔ 1996ء میں گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ

ہم قومی تحویل میں لئے گئے سکول واپس کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں متفرق requirements کو پورا کیا گیا جس میں ایک requirement یہ بھی تھی کہ جماعت احمدیہ نے جن اداروں کی واپسی کے لیے درخواست کی ہے ان کی ملکیت بھی ثابت کرے۔ یہ بہت sensitive (حساس) معاملہ تھا ownership (ملکیت) ثابت کرنے کے لیے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائی، اس کے سارے اجلاسات جھنگ میں ہوتے تھے اس کے لیے آپ چالیس پچاس سے زیادہ مرتبہ جھنگ گئے۔ پوری دستاویزات ساتھ لے کر جاتے۔ پٹواری ساتھ جاتے۔ انہیں ملکیت ثابت کرنے کے لیے دلائل دینے پڑتے۔ آپ صبح کو جاتے اور شام کو آتے اور ہر لحاظ سے کوشش کی جاتی کہ اس زمین کی ملکیت ثابت کی جائے اور اللہ کے فضل سے ان تمام مراحل میں سے آپ کے زمانے میں سے نظارت گذری اور جماعت احمدیہ کا کیس آٹھ سکولوں کی واپسی کے سلسلہ میں مکمل ہوا لیکن تا حال باوجود اس کے کہ تمام کاغذات اور requirements مکمل ہیں ادارہ جات ابھی تک حکومت نے واپس نہیں کئے ہیں۔

بہترین منتظم

حضرت میاں صاحب اپنے ماتحت کام کرنے والوں کو freehand (آزاد) رکھتے میں تو بطور نائب ناظر جب یہاں پر آیا تو فرمایا کہ سب سے قبل نظارت، طلباء و طالبات کے لئے تعلیمی معلومات کا انتظام کرے اور اس کے لئے میں اپنا مطالعہ اس level (سطح) تک لاؤں کہ تمہارے پاس سے کوئی طالب علم مایوس واپس نہ جائے۔ یہ بات بالکل درست تھی۔ کیونکہ لوگوں کے تو مختلف قسم کے سوال ہوتے ہیں۔ یہ مطالعہ بڑا مفید ثابت ہوا۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ایک تو نظارت نے لاتعداد داخلہ جات کے اعلانات کی اشاعت کی اور دوسرے آج تک ہزاروں طلباء و طالبات نظارت تعلیم میں خود بذریعہ خط، فیکس اور Email رابطے کر چکے ہیں اور اپنے مستقبل کے بارے میں راہنمائی حاصل کر

چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ حضرت میاں صاحب جب کسی کو کہتے کہ تم نے یہ کام کرنا ہے تو اس کو جو ہدایات دیتے وہ انتہائی مختصر اور جامع ہوتیں۔ جب میں یہاں آیا تو مجھے مختصر ہدایات دیں اور فرمایا کہ اب تم خود اسے design (ڈیزائن) کرو جو بات پوچھنی ہو مجھ سے پوچھ لیں۔ دوسری اہم چیز یہ کہ آپ freehand (آزادی) دینے کے باوجود الگ نہ ہو جاتے بلکہ نگرانی فرماتے۔ جب بھی میں نے کسی چیز کا مطالبہ کیا کبھی اس کا انکار نہیں کیا اس کی کوئی نہ کوئی راہ اس کو حل کرنے کے لیے نکالتے۔ اپنے ماتحت کام کرنے والوں پر اعتماد فرماتے جس کے نتیجہ میں کام کا غیر معمولی شوق پیدا ہو جاتا۔ آپ نے کسی کام کا جب کریڈٹ credit دینا ہوتا تو ماتحت کو دیتے اور کام کی ذمہ واری خود ہی اُٹھاتے کہ واقعی یہ تمام کام میرے کہنے پر ہوا ہے۔ ماتحت کی حوصلہ افزائی کرتے۔

استغفار

ایک دفعہ آپ نے خاکسار کو خود فرمایا کہ خلیفہ وقت کی طرف سے جب مجھے کوئی خط آتا ہے تو میں استغفار پڑھنا شروع کر دیتا ہوں کہ کہیں کوئی ایسی ویسی بات نہ ہوگئی ہو۔

خلیفۃ المسیح کو جو خط جاتا اس کو فائنل گوند میاں صاحب خود لگاتے تا کہ تسلی ہو۔ آپ فرمایا کرتے کہ جس مسئلہ میں مجھے کچھ سمجھ نہ آ رہی ہو میں فوراً بغرض دعا اور راہنمائی حضور کو خط لکھ دیا کرتا ہوں۔

سنہری راہنمائی

جب مدرسۃ الحفظ کا انتظام نظارت تعلیم کے سپرد ہوا تو مجھے کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا کہ کس طرح کام کا آغاز کیا جائے کیونکہ نئے کام کا آغاز کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے جبکہ پہلے سے موجود ادارہ کو درست طریق پر نئے سرے سے چلانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ خاکسار نے حضرت میاں صاحب کو بغرض دعا لکھا تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ

''جو کام آپ کے سپرد خلیفہ وقت نے کیا ہے اور آپ نے اس بارہ میں کوئی خواہش نہیں کی، اس میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمت

اور حوصلہ سے کام کرتے رہیں۔ نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کا خط لکھتے ہونگے۔ ہمارے جیسے لوگوں سے خلیفہ وقت کی خاطر خدا تعالیٰ خود ہی بہتر نتائج نکلوا دیتا ہے۔"

مومنانہ فراست

مدرسۃ الحفظ کا انتظام سنبھالنے کے بعد نظارت نے والدین سے کہا کہ وہ کھانے کے اخراجات بچوں کے خود اٹھائیں اور نظارت صرف کارکردگی پر وظیفہ دے گی۔ اس دوران ایک مرتبہ حضرت میاں صاحب مدرسۃ الحفظ تشریف لائے۔ آپ نے لڑکوں کے چہرے دیکھ کر ان کی حالت کا اندازہ لگایا کہ اکثر غریب خاندانوں کے ہیں اور مجھے فرمایا کہ آپ ان کے میس کا بجٹ بنا کر صدر انجمن احمدیہ سے برائے منظوری ارسال کریں اور اس کے بعد باقاعدہ ایک کثیر رقم میس کے اخراجات کے لئے لکھ دی گئی۔

حضرت میاں صاحب کی شخصیت بہت چھپی ہوئی اور منکسر المزاج ہے۔ اپنی شخصیت چھپا کر رکھتے اور کسی قسم کا کوئی اور اظہار نہ ہونے دیتے۔ طلباء کو وظیفے دینے کے لیے آپ بہت توجہ دیتے۔ نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء کے بارہ میں فرمایا کہ جو طلباء ٪80 سے زائد نمبر لیں گے انہیں ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ اس وقت ان کا وظیفہ 200 روپے سے شروع ہوا تھا۔ دوسری professional پڑھائی کرنے والوں کو بھی وظائف ملتے اور ان کی فیس کا کچھ حصہ بھی گنجائش کے مطابق منظور فرماتے۔ آپ نے خاص طور پر فرمایا کہ اصل کام اس وقت سیکھا جا سکتا ہے جب آپ خلفاء سلسلہ کے ارشادات خاص طور پر اس دفتر کے متعلق پڑھ لیں اور یہ کہ اس دفتر کی پرانی فائلوں میں کیا ہے۔ نیز ان کا ریکارڈ کیا کہتا ہے۔ اس سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے آپ نے دیگر شہروں میں بھی سکول قائم کیے ان میں ہماری معلّم کلاسیں ہوتی ہیں۔ یہ پسماندہ علاقوں کے دیہات میں قائم ہیں اور اب ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے۔ ان میں عام طور پر پانچویں تک تعلیم ہوتی ہے اور

بعض میں اس سے زائد مزید دینیات کا کچھ نصاب بھی پڑھایا جاتا ہے جو کہ نظارت نے بنایا ہوتا ہے۔ معلّم کا تعلق اسی علاقہ سے ہوتا ہے اسے الاؤنس صدر انجمن احمدیہ دیتی ہے اور یہ کلاسیں میرپور خاص، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، راجن پور، ڈیرہ غازی خان، نارووال کے اضلاع میں ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے زمانے میں ہماری صد سالہ جوبلی کی جو نمائش کمیٹی بنی تھی اس کے صدر بھی حضرت میاں صاحب تھے۔ صد سالہ کی جو تصویری نمائش تھی اس کے صدر بھی حضرت میاں صاحب ہی تھے۔

مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زمانہ میں سیمینار حضرت مسیح موعود کروایا گیا۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور رفقاء حضرت مسیح موعود کی تصویری نمائش ہوئی۔ اس کے صدر بھی آپ تھے اور یہ نمائش احباب و خواتین میں بہت پسند کی گئی تھی۔

***

نمازوں کی حفاظت

"پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہیے اور انہیں وقت مقررہ پر ادا کرنا چاہیے...... کاموں کے عذر کی وجہ سے دوپہر کی یا ظہر کی نماز اگر آپ چھوڑتے ہیں تو نمازوں کی حفاظت کرنیوالے نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ خدا کے مقابلے میں اپنے کاموں کو، اپنے کاروباروں کو اپنی حفاظت کرنے والا سمجھتے ہیں،...... اسی طرح کوئی بھی دوسری نماز اگر عادتاً یا کسی جائز عذر کے بغیر وقت پر ادا نہیں ہو رہی تو وہی تمہارے خلاف گواہی دینے والی ہے کہ تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم خدا کا خوف رکھنے والے ہیں لیکن عمل اس کے برعکس ہے۔ اور جب یہ نمازوں میں بے توجہگی اسی طرح قائم رہے گی اور نمازوں کی حفاظت کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو پھر یہ رونا بھی نہیں رونا چاہیے کہ خدا ہماری دعائیں نہیں سنتا۔"

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 372)

زیربار اس کی محبت کیے رکھتی ہے ہمیں

(مکرم محمد اقبال صاحب۔ کنری ضلع عمرکوٹ)

اپریل 1986ء میں پیارے آقا صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو پہلی دفعہ دیکھنے کا موقع نصیب ہوا۔ آپ ناصر آباد تشریف لائے تو ان کے ساتھ مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب آڈیٹر وقف جدید تشریف لائے۔ خاکسار نے مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب سے پوچھا کہ میاں صاحب ناصر آباد کیسے تشریف لائے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خاص ہدایت تھی کہ ان کو ساتھ لے کر سندھ جائیں۔ راستے میں ان کا خاص خیال رکھنا ہے۔ اب یہ آئندہ کے لئے سندھ اور ربوہ کی زمینوں کے نگران اعلیٰ ہوں گے۔ خاکسار ضیاء الرحمٰن صاحب کے ساتھ صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو آپ کو دیکھتے ہی دل میں آپ کے لیے محبت پیدا ہوگئی۔ مجھے دیکھتے ہوئے میاں صاحب فرمانے لگے کہ آپ کا نام منشی محمد اقبال ہے۔ خاکسار نے عرض کی جی ہاں میاں صاحب! میرا نام ہی منشی محمد اقبال ہے۔ مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمانے لگے کہ میں نے سنا ہے کہ آپ پُرانے آدمی ہیں۔ اب میں یہاں آتا رہوں گا آپ ناصر آباد آتے رہیں اور ملا کریں۔ ہمیں بھی پُرانے ہونے کے ناطے مشورہ دے دیا کریں۔ یہ سن کر خاکسار سخت شرمندہ ہوا۔ مجھ پر میاں صاحب کا بہت اثر ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ میاں صاحب میری کیا حیثیت ہے اور میرے تجربے آپ کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ میں ایک ادنیٰ خادم ہوں اور آپ اتنا کچھ جانتے ہیں کہ کسی کے مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو اَن پڑھ آدمی ہوں۔ آپ بڑے پیار سے مسکراتے رہے اور بیٹھ کر خوب باتیں ہوئیں۔

بیماری سے شفا

1998ء میں غالباً 20 فروری کو مجھے رات کے وقت اچانک ٹانگ کی پنڈلی میں عرق النساء کی تکلیف ہوئی۔ خاکسار نے ڈاکٹر سے معائنہ کرایا اور دوائی شروع کر دی مگر پھر بھی مجھے بے یقینی تھی۔ خاکسار نے اگلے دن نو بجے ناظر صاحب اعلیٰ کے دفتر میں فون پر رابطہ کیا۔ حضرت میاں صاحب کو بیماری کی ساری حقیقت حال بتائی اور جذبات میں آ کر خاکسار رونے لگا تو میاں صاحب نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی چیخیں ربوہ تک پہنچ گئیں ہیں اور جو بھی دوست یا بزرگ میرے پاس آئے گا میں اُسے درخواست دعا کروں گا اور از راہ شفقت رسٹاکس+ آرنیکا 1000 طاقت میں لینے کا ارشاد فرمایا۔ میری بیماری کو دیکھ کر ڈاکٹر بھی پریشان تھے کوئی کہہ رہا تھا کہ ٹانگ ٹیڑھی ہو جائے گی اور لنگڑا پن ہو جائے گا۔ میں گھبراہٹ میں تھا۔ اگلے دن میاں صاحب کا فون آیا۔ از راہ شفقت فرمایا کہ میرے پاس جو بھی دوست و بزرگ آتے ہیں ان کو دعا کے لئے کہہ دیتا ہوں اور خود بھی دعا کر رہا ہوں۔ خاکسار چل پھر نہ سکتا تھا اور نہ بیٹھ سکتا تھا۔ میرا یقین و ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور میاں صاحب کی دعاؤں کی وجہ سے ٹھیک ٹھاک کر دیا۔

بیٹے کی کامیابی

خاکسار کا بیٹا عزیزم محمود احمد انجم جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم تھا اور پڑھائی میں کمزور تھا۔ ایک بار خاکسار اپنے بیٹے کو لے کر محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے دفتر میاں صاحب کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بیٹے کو سمجھائیں کہ یہ واقف زندگی ہے اس نے خود زندگی وقف کی ہے یہ پڑھائی میں کمزور ہے۔ آپ اس کے لئے دعا کریں۔ خاکسار اس بچے کو آپ کے سپرد کرتا ہے آپ اس کی تعلیم کی نگرانی فرمائیں، یہ مجھ پر احسان عظیم ہوگا۔ آپ نے عزیزم محمود احمد انجم کو کہا کہ آئندہ آپ نے مجھ سے ملتے رہنا ہے اور ہر ماہ اپنی تعلیم کی رپورٹ دینی ہے۔ دو تین ماہ بعد خاکسار جب دوبارہ ربوہ گیا اور اپنے بیٹے کو کہا

کہ جب آپ میاں صاحب سے ملتے ہیں تو میاں صاحب کیا فرماتے ہیں؟ بیٹے نے مجھے کہا کہ میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ روزانہ کم از کم دو نفل ضرور پڑھا کرو اور روحانی خزائن کا مطالعہ سونے سے پہلے کیا کرو۔ ہر ماہ کوشش کر کے جیب خرچ سے ایک کتاب خریدا کرو۔ اس ضمن میں ایک واقعہ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں جو میاں صاحب کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد کا ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء میں خاکسار کو شمولیت کا موقع ملا۔ خاکسار نماز پڑھنے بیت الفضل کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں مکرم سید میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ ملے۔ خاکسار نے سلام عرض کیا۔ مصافحہ اور معانقہ کیا اور خلافت کی مبارکباد دی۔ آپ نے فرمایا آپ کا بیٹا محمود احمد انجم بڑا خوش نصیب ہے جس کی نگرانی پیارے آقا خلافت سے پہلے کیا کرتے تھے اور مجھ سے رپورٹ لیتے رہتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے ہی جامعہ میں کامیاب جا رہا ہے۔ میں اور میرا بیٹا کس قدر خوش نصیب ہیں کہ پیارے آقا کی خلافت سے پہلے اور بعد کی دعائیں ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

ٹی بی سے شفایابی

خاکسار 2003ء ماہ جنوری میں خدا کے فضل سے ربوہ گیا۔ خاکسار عرصہ دو سال سے کھانسی اور ٹی بی کے مرض میں مبتلا تھا جس کی وجہ سے بے حد کمزور اور لاغر ہو چکا تھا۔ چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تھا۔ بدقسمتی یہ ہوئی کہ خاکسار نے نہ ہی ٹیسٹ کرائے تھے اور نہ ہی باقاعدگی سے دوائی لی تھی۔ کنری میں ڈاکٹر صاحب سے چیک کروایا تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ کی ٹی بی آخری سٹیج پر پہنچ چکی ہے۔ اس کے بعد خاکسار میرپور خاص ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے پاس فضل عمر ہسپتال گیا، چیک اپ کروایا اور ڈاکٹر صاحب نے فرمایا آپ نے بڑی لاپرواہی کی ہے اور آپ نے اس بیماری کی طرف پوری توجہ نہ دی ہے انہوں نے دوا لکھ کر دی۔ خاکسار کے

دل میں خیال آیا کہ میں ربوہ جاؤں اور میاں صاحب سے ملاقات کروں اور جو ربوہ میں ڈاکٹر ہیں ان سے بھی چیک اپ کرواؤں۔ ربوہ میں خاکسار نے ایک ڈاکٹر صاحب کو چیک کروایا تو انہوں نے چیک کرنے کے بعد کہا کہ اقبال صاحب آپ نے علاج میں بہت سستی کی ہے۔ آپ دعا کریں میں دوائی دے دیتا ہوں اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ میں چیک اپ کروانے کے بعد حضرت میاں صاحب کے پاس ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ میاں صاحب کو سب رپورٹس بتائیں۔ میری کیفیت کمزوری کی وجہ سے انتہائی جذباتی ہو گئی اور میاں صاحب کو عرض کیا کہ پتہ نہیں زندگی ہے کہ نہیں میں آپ سے ملنے آیا ہوں۔ ڈاکٹر صاحبان کے بقول خاکسار لاعلاج ہے میں جذباتی باتیں کر رہا تھا کہ آپ نے بڑے پیار اور شفقت سے فرمایا کہ کل ڈاکٹر نوری صاحب پنڈی سے ربوہ تشریف لا رہے ہیں وہ فضل عمر ہسپتال میں چیک کریں گے، آپ پرچی بنوا کر ان سے چیک کروالیں۔ خاکسار نے عرض کیا کہ ڈاکٹر نوری صاحب کے نام آپ اپنی کوئی پرچی دے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ڈاکٹر صاحب کو صرف میرا حوالہ دیں میں ان کو کہہ دوں گا۔ اگلے روز خاکسار فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹر نوری صاحب کو چیک اپ کروانے گیا۔ وہاں کمرے میں ڈاکٹر نوری صاحب کے علاوہ دو اور ڈاکٹر صاحبان بھی تھے۔ میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر صاحب میرے سامنے بیٹھے تھے انہوں نے بیٹھے ہی چیک کرنا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ میں منشی اقبال کنری سندھ سے آیا ہوں۔ مجھے میاں مسرور احمد صاحب نے فرمایا تھا کہ میرے نام کا حوالہ دے دیں۔ ڈاکٹر صاحب مسکراتے ہوئے فوراً اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور چیک اپ کیا۔ انہوں نے چیک کرنے کے بعد ایک سال کی دوائی لکھ کر دی اور فرمایا کہ ہر تین ماہ بعد چیک اپ کرواتے رہنا اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ خاکسار بہت زیادہ مایوس تھا۔ چیک اپ کروانے کے بعد میں میاں صاحب کے پاس دفتر حاضر ہوا تو میاں صاحب نے تفصیل پوچھی جو خاکسار نے بتا دی۔ میاں صاحب غسل خانے میں وضو کرنے کے لئے

تشریف لے گئے۔ نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ وضو کر کے جب آپ واپس آئے تو خاکسار نے عرض کیا کہ چیک اپ تو میں نے کروالیا ہے آپ ڈاکٹر نوری صاحب سے پوچھ کر بتائیں کہ مجھے کینسر تو نہیں ہے کیونکہ آٹھ دس سال قبل خاکسار کثرت سے سگریٹ نوشی کرتا تھا۔ میاں صاحب نے فرمایا آپ فکر مت کریں آج رات ایک دعوت میں ڈاکٹر نوری صاحب سے ملاقات ہوگی میں آپ کا ذکر کروں گا۔ کل آپ گھر آ کر مجھ سے پوچھ لینا۔ خاکسار اگلے روز شام کو میاں صاحب سے ملنے ان کے گھر گیا۔ میاں صاحب نے مجھے ابلے ہوئے دو انڈے اور ایک دودھ کا گلاس دیا اور کہنے لگے یہ کام آپ نے روزانہ کرنا ہے ایک اُبلا ہوا انڈہ روز استعمال کرنا ہے۔ کہیں زیادہ انڈے نہ کھالیں یرقان ہو جائے گا۔ میاں صاحب نے فرمایا میں نے ڈاکٹر نوری صاحب سے پوچھا تھا کہ کوئی کینسر تو نہیں ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ بعض دفعہ بیماری بگڑ کر کینسر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ اقبال صاحب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں آپ کی عمر ماشاء اللہ کافی ہے پچھتر سال سے اوپر ہی ہوگی۔ آپ فکر مت کیا کریں۔ خدا کے فضل سے خاکسار میاں صاحب کے لفظ سن کر پُرسکون ہو گیا۔ میں نے اُٹھتے ہوئے کہا کہ رات کو اکثر میرا سانس کھانسی کی وجہ سے اُکھڑ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس بیماری میں ایسا ہوتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ پانی گرم کر کے بھاپ لیا کریں اس سے سانس درست ہو جاتا ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضور انور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ خاکسار ٹی بی کی بیماری سے ایک سال کے اندر اندر ٹھیک ہو گیا۔

شفقتیں ہی شفقتیں

خاکسار جولائی 2000ء میں ربوہ گیا۔ حسب معمول میاں صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ میاں صاحب نے فرمایا اقبال صاحب آپ آگئے ہیں۔ خاکسار نے کہا جی ہاں میاں صاحب آپ کو ملنے کو بہت دل کرتا تھا اس لئے آ گیا ہوں کام تو کوئی نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آپ کی بڑی اچھی عادت ہے کہ آپ

اکثر و بیشتر ربوہ آتے رہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میرا پسندیدہ شہر ربوہ ہی ہے اور مرکز ہونے کی وجہ سے دلی لگاؤ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا آپ کبھی بچوں کو یہاں لائے ہیں میں نے عرض کیا کہ اس سے پہلے ایک دو دفعہ بچوں کو لایا تھا اور دارالضیافت میں ٹھہرے تھے آپ نے فرمایا کہ اگلے سال چھٹیوں میں بچوں کو ساتھ لے کر ربوہ ضرور آئیں۔ 2 جولائی 2001ء خاکسار بمع فیملی ربوہ گیا اور دارالضیافت میں قیام کیا۔ خاکسار حضرت میاں صاحب سے ملاقات کے لئے آپ کے دفتر میں حاضر ہوا تو میاں صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) کا ڈیرہ دکھایا ہوا ہے؟ خاکسار نے عرض کی کہ میں نے تو دیکھا ہے لیکن بچوں نے نہیں دیکھا فرمانے لگے کہ بچوں کو بھی دکھا لاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ اتنی گرمی میں کہاں لے کر جاؤں۔ فیملی اتنی بڑی ہے کہ ایک کار میں نہیں آئے گی۔ میاں صاحب نے فرمایا پریشان نہ ہوں میں دارالضیافت میں بڑی گاڑی بھجوا دیتا ہوں۔ آپ سب کو حضور (رحمہ اللہ) کا ڈیرہ دکھا لائیں۔ خاکسار لنگر خانہ پہنچا بچوں کو بتایا کہ حضرت میاں صاحب نے حضور کا ڈیرہ دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ پانچ بجے سب تیار ہو جائیں۔ خاکسار نے اپنی اہلیہ کے بھائی جو مربی سلسلہ ہیں اور اس وقت دفتر وقف نو میں کام کرتے ہیں کو فون پر کہا کہ آپ سب بمعہ فیملی دارالضیافت پہنچ جائیں کیونکہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ڈیرہ دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ ہم اکٹھے ہو کر وہاں چلتے ہیں۔ ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی اور میاں بیوی شام کو پانچ بجے دارالضیافت پہنچ گئے۔ روانہ ہوتے وقت میری شدید خواہش تھی کہ حضور کے ڈیرے پر تصویر ہو جائے۔ چنانچہ میں نے انہیں کہا کہ اگر آپ لوگوں کے پاس کیمرہ ہے تو ساتھ لے چلیں تا کہ گروپ فوٹو ہو سکے لیکن جواب میں ان کے بیٹے نے کہا کیمرہ تو گھر پر موجود ہے لیکن اس میں ساڑھے تین سَو کی فلم ڈلوانی پڑے گی میں نے جواب میں کہا کہ یہ فضول خرچی ہے ایسے ہی چلتے ہیں۔

ابھی ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

کے ڈیرہ پر پہنچے ہوئے آدھا گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا کہ میاں صاحب ڈیرہ پر تشریف لے آئے۔ خاکسار کو بُلا کر فرمانے لگے اقبال صاحب میں نے آپ کی فیملی کے گروپ فوٹو کھینچنے ہیں۔ آپ سب ایک لائن میں کھڑے ہو جائیں۔ مجھے یہ سن کر اس قدر خوشی ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میاں صاحب نے اپنے دست مبارک سے ہماری فیملی کا گروپ فوٹو کھینچا۔ یہ واقعہ میرے لئے کسی معجزے سے کم نہیں کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے میاں صاحب کو میری خواہش بتا دی ہو۔ ورنہ خاکسار کی کوئی حیثیت نہیں تھی نہ ہی میں اپنے آپ کو اس لائق سمجھتا ہوں۔ میں اس واقعہ کو زندگی کا حسین ترین اور خوش کن اور ایمان افروز واقعہ کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔ جب آپ سندھ تشریف لائے تو خاکسار کو یہ فوٹو دیے۔

فون پر تیمارداری

اپریل 2004ء میں خاکسار کی حیدرآباد میں بس سے اُترتے ہوئے دائیں ٹانگ کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ خاکسار نے آپریشن کروا کر پلیٹ ڈلوائی۔ تقریباً چھ ماہ کے بعد پلیٹ دوبارہ نکلوانی پڑی کیونکہ یہ صحیح طرح ایڈجسٹ نہیں ہو سکی تھی تا حال میں واکر سے چلتا ہوں۔ بیماری کے دوران بے شمار خطوط لکھے ایک دن پیارے آقا نے 22 نومبر 2004ء کو نہایت پدرانہ شفقت سے لندن سے خاکسار کے گھر فون کیا۔ خادم سے خیریت پوچھی۔ حضور کا فون آنے پر ہماری فیملی کو جو مسرت اور خوشی ہوئی اس کا یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔ تمام اہل خانہ خوشی سے جھوم اُٹھے۔ حضور انور نے خاکسار کی بیماری کی تفصیل پوچھی جو خاکسار نے بتا دی اور ساتھ ہی خاکسار نے درخواست کی کہ پیارے آقا میرے بیوی بچے بھی آپ سے سلام عرض کرنا چاہتے ہیں۔ یہ محض اللہ کا فضل تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بات کروا دیں۔ تمام بچوں نے جو اس وقت گھر پر موجود تھے حضور انور سے ٹیلی فون پر بات کی۔ یہ دن ہماری فیملی کے لئے یادگار رہے گا۔ فالحمدللّٰہ علٰی ذٰلک

تیرے پیار کی مالا جپتے ہیں

(مکرم ومحترم سید محمود احمد صاحب۔ ربوہ)

یہ تیری کرامت ہے پیارے جو دشت کو سبزہ زار کیا
اس بستی کو آباد کیا، ہر صحرا کو گلزار کیا

قادر کی پہلی قدرت نے ہر وحشی کو انسان کیا
قادر کی دوسری قدرت نے ہر پت جھڑ کو گلبار کیا

ہر ایک نظر نے دیکھا ہے تم کتنے پیارے محسن ہو
ہر باغ سے پھول چنے تم نے ہر دل کو لالہ زار کیا

تری پیار بھری اس قربت نے اور پاک مطہر صحبت نے
ان لوگوں کو اس دنیا کی آلائش سے بے زار کیا

بن تیرے نہ کوئی چاہت ہے نہ اور کسی کی طاعت ہے
بس ہاتھ پہ رکھ کے ہاتھ ترے یہ ہم نے ہے اقرار کیا

ہر حکم پہ تیرے سب کے سب ہی جان لٹانے والے ہیں
ان تیرے چاہنے والوں نے اس بستی کو گلنار کیا

ہم مجبوروں نے اے جاناں ظلمت میں دیپ جلائے ہیں
ان دیپ جلانے والوں نے تجھے یاد ہے لاکھوں بار کیا

ہم لوگ محبت کرتے ہیں، تیرے پیار کی مالا جپتے ہیں
ترے پیار کی خوشبو سے ہم نے سب جگ کو عنبر بار کیا

زندگی تیرے دم سے بدلنے لگی

(مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب۔ ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

معجزانہ شفا

ایک دفعہ خاکسار کی طبیعت خراب تھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے خط لکھا۔ لندن میں کسی تقریب کے موقع پر حضور انور تشریف لائے وہاں حضور ایدہ اللہ نے میرے بیٹے عزیزم نعمان محمود کو دیکھ لیا۔ بُلا کر میری صحت کے متعلق دریافت کیا کہ کیسی ہے۔ بیٹے نے کہا کہ بہتر ہے۔ فرمایا کہ ''مولوی صاحب سے کہیں لندن آ جائیں صحت بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ''

چنانچہ خاکسار حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ یو۔کے 2004ء کے موقع پر لندن چلا گیا۔ جلسہ میں شمولیت کی سعادت ملی۔ جلسہ کے بعد اگلے جمعہ خاکسار کو دل کی تکلیف اچانک شروع ہوگئی جو پہلے ساری زندگی کبھی بھی نہیں ہوئی تھی اور جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔ خاکسار کا بیٹا عزیزم عدنان محمود گھر پر تھا اس نے فوراً ایمبولینس منگوائی۔ پانچ منٹ میں ایمبولینس گھر پہنچ گئی۔ 10 منٹ ہسپتال جانے میں لگے۔ وہاں چار ڈاکٹرز بالکل تیار کھڑے تھے جن میں ایک ہارٹ سپیشلسٹ تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے فوراً اینجیو پلاسٹی شروع کر دی اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر اینجیو پلاسٹی کر کے مجھے وارڈ میں بھجوا دیا۔ اُن میں سے ایک ڈاکٹر بار بار میرے بیٹے کو کہتا تھا کہ تمہارا باپ بہت خوش قسمت ہے کہ اس کو آتے ہی چار ڈاکٹرز فارغ مل گئے۔ ورنہ ہم تو ایسے مریضوں کو پندرہ پندرہ دن کا وقت دیا کرتے ہیں۔ دراصل یہ جملہ صورت حال پیارے آقا کی مشفقانہ دعاؤں کے طفیل وقوع میں آئی تھی۔

خاکسار کے داماد عزیزم قریشی منصور احمد ہارٹ سپیشلسٹ ہیں اور امریکہ میں سروس میں ہیں۔ اگلے روز وہ بھی امریکہ سے لندن پہنچ گئے اور میری بیماری سے متعلقہ CD چیک کرنے کے بعد مجھے کہا کہ آپ کا اتنے تھوڑے عرصہ کے دوران بروقت علاج ہوا ہے کہ دل بالکل تندرست حالت میں ہے اور دل کو بفضلہٖ تعالیٰ کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

خاکسار نے حضور کی خدمت میں اطلاع اور درخواستِ دعا بھجوا دی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت دعا سے نوازا اور پھولوں کا تحفہ بھیجا اور پھر دوسرے دن خاکسار کے لئے فروٹ بھجوایا۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب فون پر ساری تفصیل بھی دریافت کرتے رہے۔ تین چار دن کے بعد خاکسار بفضلہٖ تعالیٰ بخیروخوبی گھر آ گیا۔ اس طرح حضور انور کا ارشاد کہ لندن آ جائیں صحت بالکل ٹھیک ہو جائے گی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح حیران کن اور معجزانہ طور پر پورا ہوا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ۔

معجزانہ حفاظت الٰہی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جس عرصہ میں ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے ایک دن میرے ہم زلف مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مرحوم سابق امیر ضلع گجرات میرے پاس دفتر خدمت درویشاں آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں ربوہ پہنچ کر اچانک کھاریاں جانا پڑ رہا ہے۔ ابھی گاڑی کا انتظار ہے اگر آپ بھی تیار ہو جائیں تو ہمارے ساتھ کھاریاں چلیں شام تک انشاء اللہ تعالیٰ واپس ربوہ آ جائیں گے۔ چنانچہ گاڑی آ جانے پر خاکسار نے کہا کہ میں میاں صاحب کو جا کر بتا تو آؤں۔ میں نظارت علیاء کے دفتر چلا گیا۔ محترم مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کو اپنے پروگرام کے متعلق بتایا۔ فرمانے لگے کہ ٹھیک ہے چلے جائیں۔ میں نے عرض کی کہ میاں صاحب میں اجازت نہیں مانگ رہا بلکہ مشورہ مانگ رہا ہوں کہ جاؤں یا نہ جاؤں۔ اس پر محترم میاں صاحب فرمانے لگے کہ اگر مشورہ مانگ رہے ہیں تو پھر نہ جائیں۔ خاکسار یہ الفاظ سن کر واپس

آ گیا اور رشید الدین صاحب سے کہا کہ آپ چلے جائیں میں نہیں جا سکتا۔ وہ کہنے لگے کہ اگر میاں صاحب سے اجازت نہیں ملی تو میں اجازت لینے کے لئے دفتر چلا جاتا ہوں لیکن میں نے انہیں منع کر دیا۔ چنانچہ وہ خود گاڑی پر کھاریاں کے لئے روانہ ہوگئے۔ شام کو مجھے اطلاع ملی کہ اس گاڑی کے ڈرائیور کو گاڑی چلاتے ہوئے کھاریاں لاری اڈہ میں پہنچ کر ہارٹ اٹیک ہوگیا جس کی وجہ سے گاڑی کا شدید ایکسیڈنٹ (حادثہ) ہوا ہے۔ ڈرائیور موقع پر ہی فوت ہوگیا ہے اور باقیوں کو گہری چوٹیں آئی ہیں۔ رشید الدین صاحب کا کولہا ٹوٹ گیا ہے۔ رشید الدین صاحب مرحوم آخری وقت تک معذور رہے اور چھڑی کے ساتھ تھوڑا سا چل لیتے تھے لیکن معذوری زیادہ تھی۔

حضرت ناظر صاحب اعلیٰ نے خاکسار کو مشورہ کے جواب میں کھاریاں جانے سے جو منع فرمایا وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی انکار تھا اور خدا کے پیارے بندے کی معرفت نہ جانے کا مشورہ ملا۔ یہاں مجھے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے کہ جس دن سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کی رحلت پر خلافت ثالثہ کا انتخاب ہونا تھا لاہور کے ایک صحافی اس ارادے سے ربوہ پہنچے کہ جماعت میں انتخاب خلافت کے موقعہ پر حاضر ہو کر مشاہدہ کریں۔ جب انہیں کوئی جھگڑے ہنگامے کی صورت بالکل نظر نہ آئی تو کھسیانے سے ہو گئے اور یہ سوال اُٹھایا کہ الیکشن میں خلافت کے کون کون سے امیدوار ہیں۔ متعدد افراد سے یہ سوال پوچھتے رہے اور ہر ایک نے جواب دیا کہ خلافت کے انتخاب میں کوئی شخص بھی بطور امیدوار نہیں ہوا کرتا لیکن اس صحافی کی اس جواب سے تسلی نہیں ہو رہی تھی کیونکہ وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ جماعت کے افراد جان بوجھ کر اصل امیدوارانِ خلافت کو چھپا رہے ہیں اس لئے اُس نے بڑی سوچ بچار کے بعد ایک معمر دیہاتی وضع قطع والے بزرگ سے یہ توقع رکھتے ہوئے کہ وہ دیہاتی بزرگ اپنی سادگی میں اصل حقیقت بتا دیں گے جا کر اُن سے علیک سلیک کے بعد پوچھا کہ کیا آپ بھی انتخاب میں

حصہ لیں گے اور کیا آپ کا ووٹ بھی ہے۔ اُس صحافی کے بقول اُس بزرگ نے ہاں میں جواب دیا تو صحافی کو دلی خوشی ہوئی کہ اب میرا مقصد ضرور پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ صحافی نے پوچھا کہ بزرگو! خلیفہ بننے کے لئے کتنے اور کون سے امیدوار ہیں؟ اِس سوال پر بقول صحافی اُس بزرگ نے بڑے جلال اور طیش کے لہجے میں کہا کہ تم کون ہو جو امیدواروں کے نام پوچھتے ہو اور تمہیں جماعت کے انتخابی طریقہ کار کا کیوں علم نہیں؟ اس کے بعد اُس بزرگ نے فرمایا۔ ’’ہم کون ہوتے ہیں خلیفہ بنانے والے؟ خلیفہ خدا بنایا کرتا ہے اور خدا نے آسمان پر خلافت اپنے پیارے کو عطا کر دی ہوئی ہے ہم نے تو انتخاب کے وقت اُس خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کی تائید میں ہاتھ اُٹھانے ہیں۔ یہ ہمارے لئے ایک اعزاز ہے کہ خدا کے بنائے پر ہم بھی آمین کہیں۔ ورنہ ہم کون ہوتے ہیں کہ کسی کو خلیفہ بنائیں۔ بنانے والا وہ خدائے قادر و رحیم ہے اور ہمیں صرف اُس کی تائید میں ہاتھ کھڑے کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ صحافی صاحب کو اس کے بعد سمجھ اور عقل آئی کہ یہ دنیاداری کا نظام نہیں اور نہ دنیاوی انداز سے انتخاب ہوتے ہیں۔

یہی خاکسار کا تجربہ بھی واضح کرتا ہے کہ جس خدا کے پیارے سے کھاریاں کا سفر اختیار کرنے کے لئے خاکسار نے مشورہ مانگا تھا وہ بلاشبہ خدا کی نظر انتخاب میں آ چکا تھا۔

’’چلیں دعا کرائیں چل کر‘‘

جب سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی رحلت کی اطلاع ملی تو ربوہ سے ایک وفد اُن اراکین کا جو انتخاب کمیٹی کے رکن ہیں لندن روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر جو اندوہناک فضا تھی اس میں ہر فرد دعاؤں میں مصروف تھا۔ انتخاب سے قبل والی رات خاکسار نمازِ تہجد ادا کر رہا تھا کہ نماز کے دوران ہی مجھ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی۔ ایک منظر میں نے دیکھا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نظر آئے۔ میں نے آپ سے گزارش کی کہ ’’چلیں دعا کرائیں چل کر‘‘ پھر دوسرے ہی

آپ کی طبیعت میں نماز کی غیر معمولی رغبت ہے اور اُن نمازوں اور عاجزانہ دعاؤں کے وہ ثمرات ہی ہیں کہ آج عالمگیر جماعت احمدیہ کی قیادت و امامت کے منصب سے خدائے رحیم و کریم نے نواز رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر آن ہمارے شفیق امام کی تائید و نصرت اور حفاظت فرماتا رہے اور اُن کی مبارک قیادت میں احمدیت کو اللہ تعالیٰ عالمگیر غلبہ و استحکام عطا فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین۔

آپ کے بزرگان کی خاکسار پر شفقتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب تھے۔ جنگ عظیم دوم پورے عروج پر تھی۔ حضرت مصلح موعود نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ نے فیصلہ کیا کہ احمدی نوجوانوں کی ایک کمپنی تیار کر کے جنگ کے لئے گورنمنٹ کو دینی چاہیے۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ مختلف اضلاع کے دورے کر کے احمدی نوجوانوں کو بھرتی کریں۔ جب حضرت میاں شریف احمد صاحب دورہ پر ہمارے گاؤں کھاریاں تشریف لائے تو آپ کے ساتھیوں میں سے مولانا احمد خاں نسیم صاحب اور مولانا عبدالعزیز بھامبڑی صاحب بھی تھے۔ کھاریاں آ کر یہ اعلان ہوا کہ کل دس بجے صبح مقامی جماعت کے مہمان خانہ میں نوجوانوں کی بھرتی ہوگی۔ اس لئے بھرتی ہونے کے خواہشمند وقت پر پہنچ جائیں۔ چنانچہ خاکسار بھی 10 بجے صبح وہاں پہنچ گیا۔ میری عمر اُس وقت دس گیارہ سال تھی۔ میں نوجوانوں کی قطار میں کھڑا ہو گیا۔ غالباً مولانا احمد خاں نسیم صاحب یا مولانا عبدالعزیز صاحب نے مجھے پکڑ کر صف سے باہر نکال دیا کہ تم ابھی چھوٹے ہو۔ خاکسار نے اونچی آواز سے رونا شروع کر دیا۔ میری آواز سن کر حضرت میاں شریف احمد صاحب جو اندر کمرے میں بیٹھے کام کر رہے تھے باہر تشریف لائے اور پوچھا کہ کس نے اس بچے کو مارا ہے۔ بتایا گیا کہ مارا تو کسی نے نہیں۔ یہ کہتا ہے کہ میں نے بھی بھرتی ہونا ہے اور ہم نے اسے

کہا ہے کہ تمہاری عمر چھوٹی ہے اس لئے تم بھرتی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ رو رہا ہے۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب نے مجھے اپنے پاس بُلایا۔ پیار سے اپنے پہلو میں لے لیا۔ میرے آنسو پونچھتے ہوئے فرمانے لگے کہ آپ نہ روئیں۔ جب ہم قادیان جائیں گے تو آپ کو بھرتی بھی کریں گے، پڑھائیں گے بھی اور ساتھ تنخواہ بھی دیں گے۔ چنانچہ میں مطمئن ہو گیا۔ جب آپ قادیان تشریف لے گئے تو آپ نے مجھے وقف زندگی کا فارم بھیج دیا۔ چنانچہ خاکسار نے یہ فارم پُر کر دیا اور 1946ء میں قادیان جا کر مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ اس طرح حضرت مرزا شریف احمد صاحب مجھے وقف کے میدان میں لے کر آئے۔

فجزاهم الله تعالیٰ احسن الجزاء

آپ کے والد محترم سے پہلی ملاقات

حضرت مرزا منصور احمد صاحب ایک دفعہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (قبل از خلافت) کے ساتھ کراچی تشریف لائے۔ ایک مالی معاملے کی انکوائری کے سلسلہ میں دورہ تھا۔ خاکسار کراچی میں مربی سلسلہ تھا۔ مجھے بھی آپ نے ساتھ شامل کر لیا۔ میٹنگ کے بعد مجھے فرمانے لگے کہ شام کو بازار جانا ہے آپ تیار رہیں۔ چنانچہ شام کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب احمدیہ ہال تشریف لائے اور ان کے ہمراہ ہم بازار چلے گئے۔ گھومتے پھرتے جوتوں والی ایک دکان پر گئے۔ ایک بڑی اچھی جوتی خریدی۔ مجھے فرمانے لگے کہ دیکھیں تو سہی اس کا سائز کیا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے جوتے اُتار کر اُسے پہنا اور میرے پاؤں میں بالکل پوری آ گئی اس پر حضرت میاں صاحب فرمانے لگے کہ یہ تو آپ کے پاؤں میں بہت اچھی لگ رہی ہے۔ اب آپ یہی جوتی پہنے رکھیں اس کو اُتارنا نہیں اور دکاندار سے کہا کہ ان کی پُرانی جوتی ڈبے میں ڈال دیں۔ اور نئی جوتی کی قیمت حضرت میاں صاحب نے اپنی جیب سے ادا کی۔ مجھے ادائیگی کی اجازت نہ دی۔ یہ خاکسار کی حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ پہلی ملاقات تھی۔

سخاوت

حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ غیر معمولی طور پر سخاوت کرنے والے ہیں۔ امداد کی مختلف درخواستوں کے وقت مجھے بُلا لیتے اور پوچھتے کہ فلاں کے متعلق بتائیں، فلاں درخواست کے متعلق بتائیں اور میں جو بھی رقم پوری احتیاط کے ساتھ تجویز کرتا اس پر پانچ سَو، ہزار کا اضافہ ضرور فرماتے تھے۔ کم نہیں کرتے تھے اور کبھی کسی امداد کی درخواست کو ردّ نہیں کیا۔ نیز اُن کی فطرت کا ایک اعجازی شان والا پہلو یہ تھا کہ حالات خواہ کیسے ہی ہوں آپ کبھی اور کسی بھی مرحلہ پر گھبراتے نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید وحفاظت اور جماعت کے استحکام و ترقی اور عروج پر مضبوط اور کامل یقین رکھتے تھے۔ البتہ ہم سب کو ہر طرح تسلی اور اطمینان کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں پر آپ کو بہت یقین حاصل تھا۔ اور غیر معمولی حوصلہ اور ظرف کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر بے شمار رحمتوں اور برکتوں کے سائے ہر آن بڑھاتا رہے۔ آمین۔

رحمی رشتہ داروں سے حسن سلوک

(مکرم سید صہیب احمد صاحب۔ ربوہ)

ہماری والدہ محترمہ حضرت امۃ الحکیم صاحبہ (حضور انور ایدہ اللہ کی خالہ اور خوشدامن) دو اڑھائی سال مسلسل بیمار رہیں۔ حضرت میاں صاحب ہر روز ہمارے گھر آیا کرتے۔ آپ اُس وقت ناظر اعلیٰ تھے۔ سارا دن دفتر سے تھکے ہارے آتے مگر کبھی کوئی شکایت نہ کی۔ اور ہماری ہمشیرہ (حضور کی اہلیہ محترمہ) بھی تقریباً ہر روز ہمارے گھر آجاتیں اور پھر دوپہر کے بعد ہی واپس جاتیں تو اُس وقت بھی جب ہر انسان چاہتا ہے کہ آدمی تھکا ہوا ہو تو بیوی گھر میں خیال رکھنے کیلئے موجود ہو۔ کھانا دے پانی پوچھے مگر آپ نے کبھی کوئی شکوہ نہ کیا۔ ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے اور ہر ممکن خیال رکھتے۔

2001ء کا واقعہ ہے۔ والدہ صاحبہ کو فیصل آباد ہسپتال لے گئے تو مسلسل ساتھ رہے۔ ڈاکٹروں سے رابطہ اور ہر طرح سے تعاون کرتے رہے اور فضل عمر ہسپتال میں جب داخل تھیں تو کئی کئی گھنٹے پاس رہتے اور دوائی وغیرہ کا مکمل خیال رکھتے۔

غانا کے تاریخی مقامات

جہاں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے قبل قیام فرمایا

(مکرم فہیم احمد خادم صاحب مربی سلسلہ غانا)

اے ملک غانا! اے جماعت احمدیہ غانا! تم کتنے خوش بخت ہو! تم کتنے خوش قسمت ہو کہ ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت سے قبل قریباً ساڑھے سات سال تم میں رہے۔

کسی بھی خلیفۃ المسیح کا خلافت سے قبل ہندوستان یا پاکستان سے باہر اتنا لمبا عرصہ کہیں قیام نہیں رہا۔ اس سعادت عظمیٰ پر ملک غانا اور جماعت احمدیہ غانا جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔

قارئین کرام! ان سطور میں آپ کو ان تاریخی مقامات کا تعارف کروانا مقصود ہے جہاں حضور انور ایدہ اللہ غانا میں قیام کے دوران رہائش پذیر رہے۔ اس حوالے سے غانا میں تین مقامات جانے پہچانے جاتے ہیں۔

(1) ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا۔ ناردن ریجن۔

(2) (ekumfi) اکمفی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول ایسار چر سنٹرل ریجن

(3) ٹمالے شہر، بالخصوص Depale نامی گاؤں۔ ناردن ریجن۔

آیئے! ان مقامات کی سیر کرتے ہیں۔

(1) ٹی۔ آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا۔ ناردن ریجن

ناردن ریجن میں ٹمالے سے قریباً 60 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں سلاگا واقع ہے۔ اس کی 90٪ آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہاں مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت 1971ء میں یہ

سکول کھولا گیا۔ سکول کو آغاز میں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علاقہ کے لوگ اس بات پر آمادہ نہ تھے کہ ان کے بچے تعلیم حاصل کریں۔

ہماری ان مساعی پر ریجنل منسٹر بے حد خوش تھے اور ان کی کوشش تھی کہ حکومت ہماری مدد کرے۔ جلد ہی حکومت بدل گئی۔ نئی حکومت نے سلاگا میں سرکاری سکول کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ریجنل منسٹر نے اس ارادہ کو غیر معقول قرار دیا کیونکہ جماعت احمدیہ کے تحت یہاں پہلے ہی سکول موجود تھا۔ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نے ٹمالے سے رپورٹ منگوانے کا فیصلہ کیا۔ متعلقہ افسر جس کے ذمہ یہ رپورٹ تھی نشہ میں مست رہتا تھا۔ جماعت احمدیہ ان سے رابطہ نہ کر سکی۔ اس نے حکومت کو یہ رپورٹ دی کہ سلاگا میں سرکاری سکول کھول دیا جائے۔

جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں یہ ساری صورتِ حال بذریعہ ٹیلی گرام لکھ کر بھجوائی گئی۔

حضور کی طرف سے جواب آیا۔

We will run the school. Insha Allah

اس وقت سے آج تک یہ سکول بفضل خدا کامیابی سے چل رہا ہے۔

سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب مقرر ہوئے۔ اگر سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کی فہرست دیکھی جائے تو پانچویں نمبر پر ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ کا نام آتا ہے۔ آپ کا عرصہ خدمت اگست 1977ء تا اگست 1979ء بنتا ہے۔ آپ اس عرصہ میں سلاگا میں دو کمروں پر مشتمل چھوٹے سے مکان میں رہائش پذیر رہے جہاں بجلی اور پانی جیسی بنیادی سہولتیں بھی نہیں تھیں اس کے باوجود آپ نے کبھی بھی شکایت یا ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ یہاں سے آپ کا تقرر بطور ہیڈ ماسٹر اکمفی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر، سنٹرل ریجن میں ہوا۔ جہاں کے ریکارڈ کے مطابق آپ نے اکتوبر 1979ء کو سکول کا چارج سنبھالا۔

(2) اکمفی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر سنٹرل ریجن

غانا میں اکرافو وہ جگہ ہے جہاں کے چیف، چیف مہدی آپا صاحب نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ جب نصرت جہاں سکیم کا آغاز ہوا تو جماعت نے اس علاقہ میں سیکنڈری سکول کھولنے کا ارادہ کیا۔ ایسارچر، اکرافو کے قریب واقع ایک ٹاؤن ہے۔ یہاں علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف رہائش پذیر تھے۔ چنانچہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ایسارچر میں مؤرخہ 3 اکتوبر 1972ء کو سکول کا آغاز ہوا۔ محترم پیراماؤنٹ چیف صاحب نے اس کے لیے اپنا گھر پیش کیا نیز علاقہ کے چیف صاحبان کے لئے لازمی قرار دیا کہ وہ طلبہ کے لیے اشیاء خورد ونوش بھجوائیں۔

مکرم نصیر احمد صاحب سکول کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ 1972ء تا اکتوبر 1979ء سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ اس سکول کے دوسرے ہیڈ ماسٹر ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز رہے۔ آپ کا عرصۂ خدمت اکتوبر 1979ء تا مارچ 1983ء یعنی تین سال 5 ماہ بنتا ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ سکول کا آغاز ایسارچر میں ہوا۔ آغاز میں ہیڈ ماسٹر صاحبان یہیں رہے۔ ایسارچر میں دو منزلہ مکان تھا جس کی اوپر والی منزل حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوئی۔ بعد میں اس سکول کو اس کی اصلی جگہ واقع اکرافو میں منتقل کر دیا گیا۔ حضرت میاں صاحب ہی کے زمانہ میں اس کی ابتدائی عمارت تعمیر کی گئی نیز ہیڈ ماسٹر کے لیے رہائش گاہ بھی۔ آپ نے اس عمارت کی تعمیر میں بے حد لگن سے کام کیا۔ ان دنوں تعمیر کا کام کوئی آسان امر نہ تھا۔

(3) ٹمالے میں قیام اور جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی

حضرت میاں صاحب نے ٹمالے (ناردن ریجن) کے مقام پر قریباً دو سال قیام فرمایا۔ آپ

کے ذمہ ٹمالے سے 40 کلومیٹر کے فاصلے پر DEPALE نامی گاؤں میں جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی تھا۔ یہ گاؤں کچی جھونپڑیوں پر مشتمل ہے۔ گاؤں میں 250 ایکڑ اراضی جماعت کو زراعت کیلئے دی گئی۔ آپ نے اس فارم میں چاول اور مکئی کاشت کی۔ نیز آپ نے 4 ایکڑ اراضی پر گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ بھی کیا۔ ملک بھر میں یہ تصور تھا کہ غانا میں گندم کاشت نہیں کی جاسکتی۔ بفضل خدا یہ تجربہ ازحد کامیاب رہا۔ ایسا تجربہ آج تک غانا میں کسی جماعت یا فرد واحد نے نہیں کیا تھا۔ یہ تجربہ صرف جماعت احمدیہ کو ہی کرنے کی توفیق ملی اور حضرت میاں صاحب نے اس میں اہم کردار ادا کیا۔

غانا میں ہونے والے انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر میں اسی گندم کی نمائش بھی لگائی گئی تا کہ دنیا پر ثابت ہو سکے کہ بفضل خدا غانا میں گندم کاشت کی جاسکتی ہے۔ ہم نے وزارت زراعت کو اپنا فارمولہ بھی پیش کیا تا کہ ملک کی بہبود کیلئے وسیع پیمانے پر گندم کاشت کی جاسکے۔

استغفار کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''آج کل کے معاشرے میں ایک دوسرے کو دیکھ کر، آپس میں رابطے کی کثرت کی وجہ سے، میڈیا کی وجہ سے دنیاوی خواہشات ہی ہیں جو انسان کو دنیا کی طرف زیادہ مائل کر دیتی ہیں۔

گھانا میں ایک دفعہ کسی نے مجھ سے کہا کہ ہم بھی واقفِ زندگی ہیں اور ڈاکٹر بھی وقف کر کے آتے ہیں لیکن ان کے حالات ہم سے بہتر ہیں۔ بہرحال یہ چیز ان کے سامنے تھی۔ تو میں نے ان سے کہا کہ زیادہ استغفار کرو۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اس نے بڑی نیک نیتی سے استغفار شروع کیا۔ دعائیں کرنی شروع کیں اور کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ وہ جو خواہش تھی اور مقابلہ تھا اور دنیاوی لحاظ سے آگے بڑھنے کی جستجو تھی وہ ان کے دل میں ختم ہوگئی بلکہ یہاں تک ہوگیا کہ دوسرے کی خاطر قربانی دینے کی عادت پڑ گئی۔''

(خطبہ جمعہ 16 دسمبر 2005 خطبات مسرور جلد سوم 721, 722)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وصال اور انتخاب خلافت خامسہ

(مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب۔ لندن)

19 ر اپریل 2003ء کا دن تاریخ احمدیت کا ایک اندوہناک دن تھا۔ اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا قریباً اکیس سالہ دورِ خلافت بھرپور جدوجہد اور نمایاں کامیابیوں کے ساتھ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کروڑوں جانثاروں کو دل گرفتہ چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

قرب کا طالب رہا قرب خدا کو پا لیا
بندۂ حق نے بسرعت مدعا کو پا لیا

حضور کی طبیعت تو کچھ عرصہ سے ناساز چلی آ رہی تھی۔ اس دوران بعض بہت سخت اور مشکل بلکہ انتہائی فکرمندی کے مراحل بھی آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آپ کو صحت عطا فرمائی۔ آپ کی علالت کی ابتداء سے ہی ہر احمدی اپنے محبوب آقا کے لئے برابر دعاؤں میں مصروف تھا۔ بیماری کے اُتار چڑھاؤ کے دنوں میں تو ہر احمدی کے لب پر دعائیں ہی دعائیں تھیں۔ نمازوں اور نوافل کے علاوہ باقی مواقع پر بھی دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رہا۔ دشمن اس انتظار میں تھا کہ کب کوئی ایسی خبر آئے جس پر وہ اپنے خبث باطن کا اظہار کر سکے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی سب امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے، فدائی احمدیوں کی شب و روز کی دلدوز دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے حضور رحمہ اللہ کو معجزانہ طور پر صحت سے نوازا۔

18/اپریل 2003ء کو جمعہ کا دن تھا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جمعہ کے لئے بیت فضل لندن تشریف لائے۔ کمزوری کی وجہ سے اگرچہ خطبہ جمعہ آپ نے بیٹھ کرارشادفرمایا لیکن آپ کی آواز واضح اور زوروالی تھی اور سن کرلگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صحت یاب ہوگئے ہیں۔ اس کیفیت کو دیکھ کر مومنین کے دل پوری طرح مطمئن اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھے۔

اسی روز شام کومغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس علم وعرفان منعقد ہوئی جوخوب بارونق اور بہت پُرلطف ایک یادگار مجلس تھی۔ سوالات کے جوابات بہت برجستہ تھے۔ دوران مجلس بہت سی پُرمزاح باتیں بھی ہوئیں۔ بعض مواقع پر حضور خوب کھلکھلا کر ہنسے بھی۔ اسی شام حضور کا چہرہ گلاب کی طرح کھلا ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس روز مجلس کے بعد ہم مربیان نے ایک دوسرے کومبارک باددی کہ آج لگتا ہے کہ حضور پوری طرح صحت یاب ہوگئے ہیں۔ شاید اس وقت ہماری اس کیفیت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور آسمان پر اس کے فرشتے مسکراتے ہوں کہ تم کیا سوچ رہے ہو اور خدا کی تقدیر میں کل کے لئے کیابات لکھی جاچکی ہے۔

سامان سَو برس کا پل کی خبر نہیں

معلوم ہوا کہ اس روز حضور انور مجلس سے فارغ ہوکر گھر آئے تو سب سے یہ ذکر فرمایا کہ آج کی مجلس بہت پُرلطف رہی۔ میں بہت خوش اور مطمئن ہوں۔ بڑے شوق سے کھانا کھایا اور سب سے باتیں کرتے رہے اور اپنے معمول کے مطابق سوئے۔ علی الصبح تہجد کے وقت اُٹھے۔ عبادت کی، نماز فجر کےبعد قرآن مجید کی تلاوت کی اور معمول سے زیادہ لمبی اور بلند آواز میں۔ اس کے بعد حسب معمول کچھ مزید آرام کے لئے لیٹ گئے۔ آپ کی بیٹی بی بی فائزہ نے وقت پر ناشتہ تیار کرکے آپ کے کمرہ میں رکھ دیا مگر جب آپ کو جگایا گیا تو آپ خلافِ معمول بیدار نہ ہوئے جس سے گھبراہٹ ہوگئی۔ فوراً مکرم ڈاکٹر مسعودالحسن نوری صاحب کو بُلایا گیا جوقریب ہی کے مکان میں تھے۔ وہ پہلے ہی سے اپنے معمول

کے مطابق حضور کے پاس آنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ یہ اطلاع ملتے ہی دوڑے آئے۔ دیکھا تو مقدس روح مالک حقیقی کی طرف پرواز کر چکی تھی۔ تنفس بحال کرنے کے لئے ہرممکن کوشش کی گئی مگر خدائی تقدیر نافذ ہو چکی تھی جس بات کا کبھی کسی نے سوچا بھی نہ تھا وہ عملاً ہو چکی تھی۔

خدا کا بندہ اپنے جملہ فرائض کمال حسن و خوبی سے سرانجام دینے کے بعد ایک نفس مطمئنہ کے ساتھ اللہ کے محبوب بندوں کے زمرہ میں شامل ہو کر اس کے حضور حاضر ہو چکا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

19/اپریل کی صبح میں اپنے معمول سے قدرے پہلے تیار ہوکر اپنے دفتر میں پہنچ کر دفتری کاموں میں مصروف ہو چکا تھا۔ فون کی گھنٹی بجی۔ مجھے فوری طور پر حضور کے مکان سے متصل لائبریری میں آنے کے لئے کہا گیا۔ انداز ایسا تھا کہ مجھے معلوم ہوگیا کہ معاملہ کوئی فوری نوعیت کا ہے۔ میں اسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا اور ایک منٹ میں لائبریری پہنچ گیا۔ راستہ میں میں سوچتا جارہا تھا کہ آخر کیا بات ہو سکتی ہے۔ پہلے تو کبھی اس طرح کی بات نہیں ہوئی کہ علی الصبح فوری بُلایا گیا ہو اور پھر یہ کہ خلافِ معمول حضور کے دفتر میں حاضر ہونے کی بجائے لائبریری میں کیوں بُلایا گیا ہے۔ خیال آیا کہ شاید کتابوں سے متعلق کوئی کام ہو یا نہ معلوم کیا فوری ضرورت ہے۔

لائبریری میں داخل ہوتے ہی نقشہ بدلا ہوا دیکھا۔ تین یا چار افراد تھے اور سب خاموش اور سب کے رنگ اُڑے ہوئے۔

لائبریری میں داخل ہوتے ہی نقشہ بدلا ہوا دیکھا۔ تین یا چار افراد تھے اور سب خاموش اور سب کے رنگ اُڑے ہوئے۔ یہ سنتے ہی کہ حضور انور کا وصال ہوگیا ہے میری حالت بھی وہی ہو گئی۔ یہ بات کانوں میں پڑتے ہی یوں لگا کہ بجلی کا ایک نہایت شدید جھٹکا لگا اور سارا جسم شل اور دماغ ماؤف ہوگیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ

رَاجِعُوْنَ کہا اور گرنے سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے بیٹھ گیا۔ کچھ یاد نہیں کہ کب تک یہ حالت رہی۔ خبر سن تو لی تھی لیکن یقین نہیں آ رہا تھا۔ میں نے ہمت کر کے ڈاکٹر نوری صاحب سے پوچھا کیا واقعی؟ آپ نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔ میں ایک بار پھر غم واندوہ کی وادی میں اُتر گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حوصلہ دیا اور ہمت عطا فرمائی۔ آہستہ آہستہ اوسان بحال ہونے لگے۔ میں نے ڈاکٹر نوری صاحب سے کہا کہ میں حضور انور کو دیکھ سکتا ہوں؟ وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر حضور انور کے کمرہ میں لے آئے۔ دروازے پر میرے قدم ٹھٹھک گئے۔ حضور انور کو بستر پر سفید براق چادروں میں لپٹا ہوا دیکھ کر میں دم بخود رہ گیا۔ بے اختیار آنسو چھلک پڑے۔ ہمت کر کے حضور انور کے بستر کے قریب ہوا اور ایک دو منٹ خاموشی سے حضور انور کے نورانی چہرہ کو دیکھتا رہا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور جسم پر کپکپی طاری تھی۔ خدایا! میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ سرخ وسفید چہرہ پر سکون واطمینان کا ایک عجیب ہالہ تھا۔ آپ کا چہرہ ایسا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ جانے والے کو کیا خبر کہ اس کے عشاق تک جب یہ خبر پہنچے گی تو ان پر کیا گزرے گی؟ میں اسی حالت میں ساکت کھڑا تھا کہ ایک جذبہ نے مجھے اپنی گرفت میں لے لیا اور میں نے ہمت سے کام لیا اور اس نفس مطمئنہ کی نورانی پیشانی پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر برکت حاصل کی کہ یہ وجود بھی بہت مقدس اور یہ پیشانی بھی بہت بابرکت ہے اور ابھی کچھ دیر کے بعد یہ دونوں دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جائیں گی۔ دل نے آواز دی کہ آؤ اور ان سے برکت حاصل کرو۔ میں نے بڑے ادب سے اپنا ہاتھ حضور انور کی پیشانی پر

آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور جسم پر کپکپی طاری تھی۔ خدایا! میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ سرخ وسفید چہرہ پر سکون واطمینان کا ایک عجیب ہالہ تھا۔

رکھا۔ حضور کا جسم مبارک ابھی گرم تھا کیونکہ یہ حادثۂ عظیمہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہوا تھا۔

ہاتھ نے برکت حاصل کر لی تو اس عاجز نے حضور انور کی روشن پیشانی پر بوسہ دینے کی سعادت بھی حاصل کی۔ بڑا ہی مشکل مرحلہ تھا۔ سوچ میں پڑتا تو کبھی یہ مشکل مرحلہ طے نہ ہوتا لیکن ایک عجیب جذبہ کے زیر اثر آناً فاناً یہ سب کچھ ہوا۔ اب بھی سوچتا ہوں کہ میں نے یہ ہمت کیسے کر لی۔ حضور انور کی روشن دمکتی ہوئی مقدس پیشانی اور اس عاجز کے ناچیز ہونٹ! اس وقت کی حالت تو وہ تھی جو بیان کی ہے لیکن آج میں خوش ہوں کہ مجھ سے یہ ہمت ہوگئی۔ اس گرم پیشانی سے لمس کی روحانی لذت آج بھی میری روح کے لئے ایک روحانی حرارت کا موجب ہے۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

قواعد کے مطابق خلیفۂ وقت کے وصال کے بعد سے لے کر نئے خلیفہ کے انتخاب تک جماعت کے جملہ انتظامی امور کا نگران اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ناظر اعلیٰ ہوتا ہے۔ آپ سے ربوہ میں فوری رابطہ ہو چکا تھا اور آپ کی ہدایات کے مطابق جملہ امور کے سرانجام دینے کے لئے مختلف انتظامات فوری طور پر حرکت میں آنے شروع ہو گئے۔ آپ کی منظوری اور ہدایت کے مطابق آپ کی طرف سے بھجوایا ہوا حضور رحمہ اللہ کے اندوہناک وصال کا اعلان مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے MTA پر کیا۔ مکرم امیر صاحب یو۔کے نے مقامی طور پر متفرق امور کے لئے حسب ہدایت کام شروع کر دیا۔ برطانیہ میں تینوں ذیلی تنظیموں کے صدور نے فوری طور پر اپنی اپنی ٹیموں کو متحرک کر دیا اور اپنی اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کی انجام دہی میں بھرپور طور پر مصروف ہو گئے۔

انتخاب خلافت کے تعلق میں جملہ انتظامات کی ذمہ داری بطور سیکرٹری مجلس شوریٰ (انتخاب خلافت) اس عاجز کے سپرد تھی۔ خاکسار نے بھی فوری طور پر مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق اپنے دفتر سے اس سلسلہ میں کام کا آغاز کر دیا۔ الغرض سب شعبہ جات آناً فاناً پوری

طرح حرکت میں آ گئے اور متفرق نوعیت کے کام سرانجام دیے جانے لگے۔ ان کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں لیکن اس قدر لکھنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر کسی بھی شعبہ میں رضا کار کارکنان کی معمولی سی بھی کمی کا کسی مرحلہ پر بھی احساس نہیں ہوا۔ جماعت کا ہر فرد ہر خدمت کے لئے پوری طرح مستعد تھا بلکہ ہر کوئی اس بات کا متمنی تھا کہ اسے بھی کوئی خدمت سرانجام دینے کا موقع مل سکے۔ چونکہ یہ المناک حادثہ برطانیہ میں ہوا اس وجہ سے جماعت کے ہزارہا احباب نے اس موقعہ پر دن رات نہایت محنت، جانفشانی اور ذمہ داری سے خدمت کی توفیق پائی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاءِ۔

MTA پر وصال کے باقاعدہ اعلان سے قبل ہی لوگوں کو کانوں کان اس حادثۂ عظیمہ کی خبر ملنی شروع ہوگئی تھی لیکن کون تھا جس کو اس خبر پر یقین آتا ہو۔ ہر ایک اسے غلط قرار دیتا۔ گزشتہ روز کا خطبہ جمعہ اور شام کی مجلس علم وعرفان کا نقشہ سب کی نظروں میں تھا۔ ہر ایک کے لئے یہ بات ناقابل یقین تھی کہ وہ ہنستا مسکراتا گلاب اچانک کس طرح مُرجھا گیا ہے۔ بیت الفضل لندن کے دفاتر اور دیگر مرکزی دفاتر کے فونوں پر گھنٹیاں مسلسل بج رہی تھیں اور ہر کوئی ڈرتے ڈرتے اور سہمے ہوئے دل کے ساتھ یہی پوچھتا کہ کیا یہ بات واقعی سچ ہے۔ میری اہلیہ نے پریشان ہو کر مجھے دفتر فون کیا کہ حضور کے بارہ میں کیا اطلاع ہے؟ میں انہیں کیا بتاتا کہ کیا قیامت گزر چکی ہے۔ بڑی مشکل سے صرف اتنا کہا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اور فون بند کر دیا۔

> بیت الفضل لندن کے دفاتر اور دیگر مرکزی دفاتر کے فونوں پر گھنٹیاں مسلسل بج رہی تھیں اور ہر کوئی ڈرتے ڈرتے اور سہمے ہوئے دل کے ساتھ یہی پوچھتا کہ کیا یہ بات واقعی سچ ہے۔

جب MTA پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی

وفات کا باقاعدہ اعلان ہوا تو اکناف عالم میں ہر احمدی کا دل تڑپ اُٹھا۔ عشاق کی جو حالت ہوئی وہ ہر احمدی خود جانتا ہے۔ اس کیفیت کو بیان کرنے کی ہمت اور اسے تحریر میں لانے کا یارا نہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مومنین کی جماعت ہے جو اس بات کو خوب سمجھتی اور اچھی طرح یقین کرنے والی ہے کہ دنیا میں کوئی انسان دائمی طور پر رہنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو حی وقیوم ہے جس پر کبھی فنا نہیں آتی۔ اس یقین نے جماعت کو اس انتہائی المناک امتحان کے وقت بھی سنبھالا اور ہمت وحوصلہ عطا فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کا ورد کرتے ہوئے ہر فردِ جماعت مجسم دعا بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔

وصال کے لمحہ سے لے کر انتخاب خلافت کے اعلان تک کا عرصہ جس طرح شدید کرب، تڑپ، بے قراری اور دعاؤں میں گزرا اس کا بیان کرنا بھی چاہوں تو ممکن نہیں۔ اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد مجسم دعا بن چکا تھا۔ چلتے پھرتے دعائیں ہی دعائیں۔ رات دن کا فرق مٹ چکا تھا۔ ہر فرد زیرلب دعا میں مصروف تھا کہ خدایا! ہمیں اس امتحان میں سرخرو فرما۔ تو سچے وعدوں والا خدا ہے تو اپنے وعدہ کے مطابق ہماری حالتِ خوف کو امن میں بدل دے اور اپنی قدرت کی جلوہ نمائی فرما اور دین حق کی مضبوطی کے سامان فرما۔ اے قادر و توانا! قدرتِ ثانیہ کی تجلّی ظاہر فرما اور یتیم رہ جانے والی جماعت کو پھر سے ایک روحانی باپ عطا فرما جو ہمارے لئے ایک ڈھال بن جائے اور ہمارے سروں پر سایہ رحمت ہو۔ یہ چند دن اس طرح دعاؤں میں گزرے کہ میں یقین سے

> جماعت کا ہر فرد ہر خدمت کے لئے پوری طرح مستعد تھا بلکہ ہر کوئی اس بات کا متمنی تھا کہ اسے بھی کوئی خدمت سرانجام دینے کا موقع مل سکے۔

کہہ سکتا ہوں کہ بخدا احمدیوں کی درد بھری دعاؤں نے زمین و آسمان کی وسعتوں کو کچھ اس طرح بھر دیا کہ اکنافِ عالم کا کوئی گوشہ بھی خالی نہ رہا اور وقت کی کوئی ایک گھڑی بھی ایسی نہ تھی جس میں دنیا میں ہزاروں لاکھوں احمدی اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف نہ ہوں۔

محترم ناظر صاحب اعلیٰ نیز صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید انجمن احمدیہ کے بعض ناظران و وکلاء پر مشتمل قافلہ 19 اپریل کو اس سانحہ کے جلدی بعد لندن کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ دوران سفر مختلف مقامات سے محترم ناظر صاحب اعلیٰ سے رابطہ مسلسل قائم رہا۔ آپ کی طرف سے روزنامہ الفضل ربوہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد ایک اعلان شائع ہو گیا۔ نیز مجلس انتخاب خلافت کے ممبران کو جلد از جلد لندن آنے کی ہدایت کے بارہ میں بھی اعلان شائع ہو گیا اور یہی اعلان آپ کی ہدایت کے مطابق خاکسار نے MTA پر بھی کر دیا۔

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق حضور رحمہ اللہ کو غسل دینے کے لئے لندن میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں یہ عاجز بھی شامل تھا۔ اس کمیٹی کی تفصیل الفضل انٹرنیشنل لندن 2 مئی 2003ء میں شائع شدہ ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران نے 19 اپریل کی رات گیارہ بجے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے جسدِ مبارک کو غسل دیا۔ اس عاجز کو حضور کے سر مبارک کے ایک حصہ کو اور پاؤں دھونے کی سعادت ملی۔ غسل کے بعد تکفین کا کام مکمل کیا گیا اور اگلی صبح حضور رحمہ اللہ کا جنازہ لکڑی کے ایک تابوت میں رکھ کر احباب کی زیارت کے لئے محمود ہال میں رکھ دیا گیا۔ گرمی کی وجہ سے اردگرد برف رکھی گئی اور چند گھنٹوں کے بعد جنازہ کچھ دیر کے لئے ایک ملحقہ سرد کمرے میں رکھ دیا جاتا تھا جو اِسی غرض کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ یہ سب انتظامات بہت منظم طریق پر جاری رہے اور احباب نے 20 اپریل سے حضور رحمہ اللہ کے چہرہ کا دیدار کرنا شروع کر دیا۔

وصال کی اطلاع ملتے ہی لندن، بیرون

لندن اور یورپ کے احباب بیت الفضل لندن آنے شروع ہو گئے تھے۔ یہ خبر سن کر گھر پر بیٹھنا تو ممکن نہ رہا تھا۔ ہر ایک کی ایک ہی خواہش تھی کہ کسی طرح جلدی سے جلدی بیت الفضل پہنچ کر پیارے آقا کے محبوب چہرہ کا دیدار کر سکے شاید کہ اسی طرح ماہی بے آب کی طرح تڑپنے والا دل کچھ تسکین پا سکے۔ زیارت کرنے والوں کی قطاریں لمبی سے لمبی ہوتی جا رہی تھیں اور ہوتا یوں تھا کہ غم کا مارا اور تسکین کا متلاشی جب آپ کے حسین چہرہ کو دیکھتا جس پر اطمینان کی ایک عجیب کیفیت اور ایک خاص نور اور حسن جلوہ گر تھا جس سے پورے اکیس سال تک جماعت کا ایک ایک فرد خوب آشنا ہو چکا تھا، جب اس چہرہ پر نظر پڑتی تو ہر ایک کے ضبط کے بندھن ٹوٹ جاتے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری ہو جاتی۔ عجیب بے بسی کا عالم تھا کہ بڑے بڑے صبر کرنے والوں اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرنے والوں کو بھی اس روز اپنے آنسوؤں پر کنٹرول مشکل ہو رہا تھا۔ عجیب نظارے دیکھنے میں آئے۔ کوئی محبت کا مارا، دل کڑا کر کے، طاقت جمع کر کے بصد شوق جنازہ کے قریب ہوتا اور رخِ انور پر ایک نظر ڈالتا لیکن جب برداشت کی طاقت جواب دے دیتی تو بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پیچھے ہو جاتا۔ الغرض یہ ہجومِ عاشقاں دن رات بڑھتا جا رہا تھا اور دور و نزدیک سے آنے والے اپنی اپنی باری پر محبوب کے چہرہ پر نظر ڈالتے اور دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ خواتین کے لئے زیارت کرنے کے اوقات معین کر دیے گئے تھے۔

> بڑے بڑے صبر کرنے والوں اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرنے والوں کو بھی اس روز اپنے آنسوؤں پر کنٹرول مشکل ہو رہا تھا۔

ربوہ سے ناظران اور وکلاء کا مرکزی قافلہ 20 اپریل کی شام کو لندن پہنچ گیا۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے انتظامات کا جائزہ لیا اور مکرم

امیر صاحب کو مختلف امور کے بارہ میں مزید ہدایات دیں۔ نیز مجلس انتخاب خلافت کے سلسلہ میں اس عاجز کو بھی ہدایات سے نوازا اور از راہ شفقت فرمایا کہ جس وقت بھی کسی بات کے پوچھنے کی ضرورت ہو، کوئی بھی وقت ہو بلا تکلف آ کر مجھ سے پوچھ لیا کریں چنانچہ میں ایسے ہی کرتا رہا۔ رات کو آپ نے انتخاب خلافت کے سلسلہ میں انتظامات کا جائزہ لیا۔ ضروری ہدایات دیں اور پروگرام معین طور پر طے کیا گیا جس کے مطابق سیکرٹری مجلس شوریٰ (انتخاب خلافت) کی طرف سے ممبران مجلس انتخاب خلافت کے لئے ایک ضروری اعلان روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہوا۔ اس میں جملہ ممبران کو 22/اپریل تک لندن پہنچ جانے کی ہدایت اور معین پروگرام کی اطلاع دی گئی۔ نیز یہی اعلان خاکسار نے MTA پر بھی کیا۔ قواعد انتخاب کے مطابق مجلس انتخاب خلافت میں شامل ہونے والے ممبران کی فہرست تیار ہو جانے کے بعد ان کو اطلاع دینے کا کام فوری طور پر سرانجام دیا گیا۔ ہر ممبر کو فرداً فرداً براہِ راست اطلاع دی گئی اور اس بارہ میں پوری تسلی کر لی گئی۔ اس سلسلہ میں MTA پر بھی اعلانات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح نہ صرف ممبران مجلس پوری طرح مطلع رہے بلکہ احباب جماعت کو بھی سب انتظامات کے بارہ میں اطلاعات اور ہدایات ساتھ کے ساتھ ملتی رہیں۔

اس جگہ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ MTA نے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مستعدی اور ذمہ داری سے تاریخی خدمات کی توفیق پائی۔ ایم ٹی اے کی برکت سے اکنافِ عالم میں سب احمدی جملہ حالات سے پوری طرح باخبر رہے اور اس طرح ایک گونا گوں سکون اور قرب کا احساس انہیں نصیب رہا۔ جب حضور رحمہ اللہ کا جنازہ محمود ہال میں رکھا گیا اور احباب نے زیارت شروع کی تو اس کی خبر کانوں کان ساری دنیا میں پھیل گئی جس پر دنیا کے اکثر ممالک اور بالخصوص پاکستان سے اس پُرزور خواہش کا اظہار ہونے لگا کہ حضور رحمہ اللہ کا چہرہ MTA پر بھی دکھایا جائے۔ چنانچہ مکرم ناظر

صاحب اعلیٰ کی اجازت سے حضور کا چہرہ اور زیارت کے مناظر ٹی وی پر دکھائے جانے لگے اور پھر تو یہ سلسلہ آخر وقت تک جاری رہا اور لمحہ بہ لمحہ ہر حرکت و سکون کو ہر احمدی نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ اس طرح دبے ہوئے غم بھی بھڑکے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر احمدی کو پہلے سے بہت بڑھ کر دعائیں کرنے کی توفیق اور تسکین بھی نصیب ہوئی۔ انتخاب خلافت کے موقعہ پر افضال الٰہی کے ایمان افروز نظاروں کو بھی MTA پر خوب Cover کیا گیا۔ ایک دوست کا یہ بے تکلفانہ تبصرہ بہت اچھا لگا کہ یوں لگتا ہے کہ شاید MTA بس انہی دنوں کے لئے بنا ہے۔ کئی دوستوں نے بیان کیا کہ ان کے گھروں میں یہ حالت تھی کہ ان دنوں ٹی وی مسلسل دیکھا جاتا تھا تا کہ کوئی منظر دیکھنے سے رہ نہ جائے۔ رات کو کسی کی آنکھ لگتی تو وہ سونے سے پہلے باقیوں کو یہ کہہ کر سوتا کہ کوئی نئی بات TV پر آئے تو مجھے ضرور جگا دینا۔ الغرض MTA کی افادیت اور برکت کے یہ پہلو ان دنوں بہت نمایاں ہوکر سامنے آئے۔

ایک دوست کا یہ بے تکلفانہ تبصرہ بہت اچھا لگا کہ یوں لگتا ہے کہ شاید MTA بس انہی دنوں کے لئے بنا ہے۔

زیادہ تفاصیل میں جانا ممکن نہیں لیکن یہ ذکر کئے بغیر میں آگے نہیں بڑھ سکتا کہ ان چند ایام میں بیت الفضل لندن میں مصروفیات اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھیں۔ ہر روز ہزاروں احباب و خواتین کی آمد، ان کے بیٹھنے کا انتظام، کھانے اور چائے وغیرہ کا اہتمام، جنازہ کی زیارت، حفاظتی انتظامات، فون پر معلومات مہیا کرنا، انگریز پڑوسیوں کو صورت حال سے باخبر رکھنا، پارکنگ، پریس سے رابطہ اور دیگر بے شمار کام جن کا ذکر اس مضمون میں کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ہزار ہا رضا کار کارکنان اور کارکنات کو اس موقع پر یہ ساری اہم ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا

کرنے کی توفیق ملی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

یہاں یہ بات بھی ذکر کردوں کہ ان چند ایام میں بیت الفضل لندن میں پانچوں نمازوں کے وقت نمازیوں کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ ہوتی تھی۔ بیت کے علاوہ نصرت ہال، سامنے کا صحن، بڑی مارکی اور باقی سب جگہیں بھی مکمل طور پر نمازیوں سے بھر جاتی تھیں۔ پھر ان نمازوں میں دعاؤں اور گریہ و زاری کی جو کیفیت تھی وہ ناقابل بیان ہے۔ مومنوں کے دل غم اور فکر سے بھرے ہوئے تھے۔ آنکھیں اشکبار ہوتیں اور سجدوں میں آہ و بکا کی ایک عجیب کیفیت ہوتی۔ نمازوں ہی میں نہیں بلکہ نوافل اور دیگر اوقات کی دعاؤں میں بھی ایسا سوز اور درد تھا جو صرف خدائی جماعتوں میں ہی نظر آسکتا ہے۔

مجلس شوریٰ برائے انتخاب خلافت کے لئے تیاری کا کام تو 19/اپریل سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ آئندہ دو روز میں جملہ ضروری کاغذات کی تیاری، مختلف ڈیوٹیوں کے لئے ذمہ دار اراکین مجلس کی تعیین، شوریٰ کے ٹکٹوں کی تیاری اور دیگر ضروری انتظامات محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی زیر ہدایت مکمل کر لئے گئے اور انہیں ساتھ کے ساتھ جملہ انتظامات کی اطلاع بھی دی جاتی رہی۔ بیرونی ممالک سے اراکین شوریٰ کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ان نمازوں میں دعاؤں اور گریہ وزاری کی جو کیفیت تھی وہ ناقابل بیان ہے۔ مومنوں کے دل غم اور فکر سے بھرے ہوئے تھے۔ آنکھیں اشکبار ہوتیں اور سجدوں میں آہ و بکا کی ایک عجیب کیفیت ہوتی

ان سب کو ان کے ٹکٹ مع ضروری ہدایات دستی دے دیے گئے۔ یہ بات پہلے سے طے ہو چکی تھی کہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس بیت الفضل لندن میں 22/اپریل کو مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد ہوگا۔ چنانچہ اس روز جملہ انتظامات کو بہت وسعت دے دی گئی۔ نمازوں

کے وقت سے بہت پہلے سے احباب آنے شروع ہوگئے۔ بیت میں جگہ چونکہ بہت ہی محدود ہوتی ہے اس وجہ سے صرف ممبران مجلس انتخاب خلافت اور چند کارکنان کو ہی وہاں نماز کی جگہ مل سکی۔ باقی احباب نے نمازیں مارکی میں، اس کے قریب کھلی جگہ میں، گریسن ہال روڈ، میلروز روڈ اور قریبی ٹینس کورٹ میں یا جہاں بھی جگہ مل سکی وہاں پر ادا کیں۔ علاقہ کی مقامی انتظامیہ نے موقع کی مناسبت سے گریسن ہال روڈ اور میلروز روڈ کے بعض حصوں کو عام ٹریفک کے لئے بند کر دیا تھا اور عملاً یہ دونوں سڑکیں اس وقت بیت کا کام دے رہی تھیں۔

مغرب اور عشاء کی یہ دونوں نمازیں مجلس انتخاب خلافت کے اجلاس سے معاً پہلے ادا کی جانے والی نمازیں تھیں اس لئے ہر قاری بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ ان نمازوں میں مومنین کے درد و کرب اور آہ و بکا کا کیا عالم ہوگا۔ خشوع و خضوع کی کیفیت اپنے عروج پر تھی۔ ہر زبان ذکر الٰہی اور دعاؤں سے تر تھی اور ہر پیشانی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکی ہوئی تھی۔ خدایا! ہم تیرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور تیرے پیارے مہدی اور مسیح موعود کے ماننے والے ہیں۔ تو قادر و توانا اور سچے وعدوں والا خدا ہے۔ تو ہماری دستگیری فرما اور اس نازک وقت میں اپنی اس جماعت کو سنبھال اور ایک ہاتھ پر جمع کر دے۔ اپنی قدرت کا نشان دکھا۔ قدرتِ ثانیہ کا جلوہ دکھا اور جو مقدس وجود تو نے جماعت کی امامت اور قیادت کے عظیم کام کے لئے اپنے حضور منتخب کر رکھا ہے وہ ظاہر فرما دے اور ساری جماعت کو اس پیارے وجود کے مقدس ہاتھ پر اکٹھا کر دے۔ اپنے وعدوں کے مطابق ہماری اس وقت کی عارضی حالت خوف و اضطراب کو حالت امن اور پائیدار سکون میں بدل دے۔ آمین۔

نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد بیت میں موجود سب احباب سے درخواست کی گئی کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے بیت کو خالی کر دیں۔ بیت خالی ہو جانے پر بیت میں منعقد ہونے والے اہم

اجلاس کی غرض سے ضروری انتظامات مکمل کئے گئے۔ مختلف ڈیوٹیوں پر جن دوستوں کو مقرر کیا گیا وہ سب کے سب اراکین مجلس انتخاب میں سے تھے۔ اراکین کے علاوہ کسی ایک فرد کو بھی اندر آنے کی اجازت نہ تھی۔ بعدازاں اراکین مجلس انتخاب خلافت ایک ایک کر کے، اپنا ٹکٹ دکھاتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے بیت میں داخل ہوئے اور مقررہ بلاکس میں ترتیب سے بیٹھتے چلے گئے۔ سب کام بغیر کسی دِقت کے مکمل ہوا۔ گنتی کی گئی اور اس کے بعد بیت کا دروازہ اندر سے بند کر دیا گیا۔ اس وقت یہ انتظام کیا گیا تھا کہ بیت الفضل کے باہر قریبی علاقہ میں کوئی شخص بھی موجود نہ ہو۔ احباب جماعت جن کی تعداد کا اندازہ دس گیارہ ہزار کے قریب ہے وہ سب بیت کے بیرونی احاطہ سے باہر سڑکوں پر دعاؤں میں مصروف، رحمت الٰہی کے نزول میں منتظر بیٹھے تھے۔

رات نو بج کر پینتیس منٹ پر اجلاس کی کارروائی سے قبل خاکسار نے بحیثیت سیکرٹری مجلس شوریٰ یہ اعلان کیا کہ مجلس انتخاب خلافت کے مقررہ قواعد کے مطابق اجلاس کی صدارت حاضر الوقت ناظران اور وکلاء میں سے سینئر ترین ناظر یا وکیل کیا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔ اے، وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ کرسی صدارت پر آ کر اجلاس کی کارروائی شروع کروائیں۔ چنانچہ آپ کرسی صدارت پر تشریف لائے یہ عاجز بطور سیکرٹری مجلس شوریٰ آپ کے ساتھ والی کرسی پر تھا۔

آپ کی ہدایت پر اس عاجز نے اُردو اور انگریزی زبانوں میں مجلس انتخاب خلافت کا پس منظر اور اس کے بنیادی قواعد کا خلاصہ بیان کیا۔ پھر جملہ ممبران مجلس انتخاب خلافت نے خلافت احمدیہ سے مکمل وفاداری کا عہد کیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے ممبران کو نام تجویز کرنے کی دعوت دی۔ جس پر نام پیش ہوئے اور اراکین مجلس نے خشیت الٰہی سے لرزاں و ترساں دلوں کے ساتھ دایاں ہاتھ بلند کر کے اپنی عاجزانہ اور دیانت دارانہ رائے کا اظہار کیا۔ یہ وقت ایسا تھا

کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال نے سب مومنین کے دلوں کو اپنے دست قدرت میں لیا ہوا تھا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور لبوں پر دعائیں جاری تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے تصرف کے تابع اُنہوں نے اسی رائے کا اظہار کیا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے عرشِ الٰہی پر کر چھوڑا تھا۔ یہی فیصلہ خدائی آواز بن کر اراکین کے قلوب میں اُترا اور ان کی آراء اس خدائی فیصلہ سے پوری طرح ہم آہنگ ہو گئیں۔ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کا حقیقی مفہوم خوب کھل کر سب کے سامنے آ گیا۔ وہ نورانی وجود جو ایک لمحہ قبل اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے پردوں میں چھپا ہوا تھا اب خدائی تقدیر کی جلوہ گری سے، قدرت قادر کے زندہ نشان کے طور پر سب کی نظروں کا مرکز بن چکا تھا۔

محترم صدر مجلس اپنی کرسی سے اُٹھے اور سیدھے مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے پاس گئے جو بیت الفضل لندن کے دروازہ کے قریب سب اراکین سے پیچھے سر جھکائے بیٹھے تھے اور نہایت ادب سے ان سے عرض کیا کہ آئیں تشریف لائیں اور بیعت قبول فرمائیں۔ آپ اس وقت نہ معلوم کن دعاؤں اور خیالات میں مستغرق تھے۔ یوں لگا کہ یہ آواز سنتے ہی آپ کے وجود پر ایک زلزلہ آ گیا ہو۔ آپ کا رنگ فق ہو گیا۔ احساس ذمہ داری کے زیر اثر خَشیتُ عَلٰی نَفْسِی والی کیفیت میں نہایت عاجزانہ انداز میں آہستہ قدم اُٹھاتے ہوئے آپ محراب کے سامنے تشریف لائے۔ ایک لمحہ کیلئے ہر طرف مکمل خاموشی چھا گئی۔

آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بیعت سے قبل اگر پسند فرمائیں تو کچھ ارشاد فرمائیں۔ اس پر آپ نے جذبات سے مغلوب کیفیت میں بھرائی ہوئی آواز میں ایک درد بھرا مختصر خطاب

> احساس ذمہ داری کے زیر اثر خَشیتُ عَلٰی نَفْسِی والی کیفیت میں نہایت عاجزانہ انداز میں آہستہ قدم اُٹھاتے ہوئے آپ محراب کے سامنے تشریف لائے۔

فرمایا جو جماعتی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد آپ نے منتخب ہونے والے خلیفہ کے لئے عہد کے مقررہ الفاظ دہرائے بعد ازاں آپ فرش پر تشریف فرما ہوئے اور پھر بلا استثناء جملہ اراکین مجلس انتخاب خلافت نے بالاتفاق آپ کے دست مبارک پر دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس بیعت کے وقت جو ماحول تھا اس کو لفظوں میں پوری طرح بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یوں لگتا تھا کہ مردہ جسموں میں یکایک زندگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دلوں میں اللہ تعالیٰ کے شکر کی اور تسکین کی ایسی حالت تھی کہ ہر چہرہ آنسوؤں سے نہایا ہوا اور ہر آواز بھرائی ہوئی تھی۔ نئے خلیفہ وقت کے بابرکت وجود کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر ہر فرد پروانہ وار فدا ہونے کو بے تاب تھا۔ بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس دعا کے وقت حضور انور کی اپنی اور آپ کے عشاق کی حالت کچھ ایسی تھی کہ گویا فرش سے لے کر عرش تک ایک ارتعاش کا عالم ہے۔ لمبی پُرسوز دعا کے بعد حضور انور نے از راہ شفقت و عنایت مجلس انتخاب خلافت کے ایک ایک ممبر کو باری باری شرفِ مصافحہ ومعانقہ عطا فرمایا۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

بیت کے اندر موجود احباب کے دل تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جذبات شکر و امتنان اور تسکین سے لبریز ہو چکے تھے لیکن بیت سے باہر ہزاروں کا مجمع اور اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدی MTA کی سکرین پر نظریں جمائے ابھی تک منتظر اور بے چین بیٹھے دعاؤں میں مصروف تھے۔ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بصد ادب عرض کیا کہ اجازت ہو تو انتخاب کا اعلان لاؤڈ سپیکر پر (جو اس وقت تک پوری طرح بند کیا ہوا تھا) کر دیا جائے۔ اجازت عطا ہونے پر اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے وہ اعلان کرنے کی سعادت پائی جس کو سننے کے لئے دنیا کا ہر احمدی مجسم انتظار بنا ہوا تھا۔ جونہی لاؤڈ سپیکر پر ذرا سی آہٹ ہوئی اور یہ احساس ہوا کہ کوئی اعلان ہونے لگا ہے تو ہر فردِ جماعت پوری طرح ہمہ تن

گوش ہو گیا۔ جونہی یہ اعلان ساری دنیا میں بیک وقت سنائی دیا کہ مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سَلَّمَہُ رَبُّہُ کو خلیفۃ المسیح الخامس منتخب کر لیا گیا ہے اور جملہ اراکین مجلس شوریٰ نے آپ کی بیعت بھی کر لی ہے ہر زبان پر بیک وقت الحمدللہ، الحمدللہ کے کلمات جاری ہو گئے۔ دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے نغمات بلند ہونے لگے۔ ہر طرف ایک نئی زندگی آ گئی۔ پژمردہ چہروں پر رونق اور مسکراہٹ آ گئی اور خوشی کے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں۔ یہ اعلان 22/اپریل 2003ء کو لندن وقت کے مطابق رات گیارہ بج کر چالیس منٹ پر ہوا اور بیک وقت مشرق ومغرب اور شمال وجنوب ہر جگہ ایک ساتھ سنائی دیا۔ دنیا نے اس اعلان کے ذریعہ پہلی بار ”خلیفۃ المسیح الخامس“ کے الفاظ سنے۔ عالم احمدیت پر یکدفعہ بہار آ گئی۔ قدرتِ ثانیہ کے پانچویں مظہر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے فیض کو جاری و ساری فرما کر اپنی قدرت کا نظارہ دکھایا۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اس اعلان کے ساتھ ہی حضور انور کی اجازت سے بیت کا بڑا دروازہ اور بیت کے احاطہ کے گیٹ سب کھول دیے گئے۔ MTA کے کیمرہ مین جو باہر منتظر کھڑے تھے فوری طور پر بیت میں آ گئے اور اس کے ساتھ ہی بیت الفضل سے براہِ راست عالمگیر نشریات کا آغاز ہو گیا۔ بیت تو پہلے ہی قریباً بھری ہوئی تھی۔ مزید دوستوں کے آنے سے کناروں تک بھر گئی اور بہت سے دوست ایسے تھے جن کے لئے بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ وہ پیچھے کھڑے تھے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ازدیاد ایمان کا ایک عجیب موقع پیدا فرمایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب لوگوں کو بیت میں کھڑے دیکھا تو فرمایا۔ بیٹھ جائیں۔ بیت میں احباب کا ہجوم تھا۔ حضور انور کی آواز جذبات سے مغلوب تھی اور مائیک بھی حضور انور سے ذرا فاصلہ پر تھا اس لئے قریبی احباب نے تو یہ آواز سن لی اور فوری تعمیل کی۔ میں قریب ہی مائیک

کے عین سامنے کھڑا تھا۔ مجھے اچانک خیال آیا کہ حضور انور کے فرمائے ہوئے الفاظ اور یہ پہلا ارشاد تو فوراً سب احباب تک پہنچنا لازم ہے چنانچہ ایک اچانک جذبہ کے زیر اثر میں نے مائیک پر اعلان کر دیا کہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ سب احباب بیٹھ جائیں۔

بیت الفضل کے سامنے کا حصہ، احاطہ بیت اور قریبی علاقہ اس وقت دس گیارہ ہزار احمدیوں سے بھرا پڑا تھا جو اس وقت بڑے جذبۂ فدائیت کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کے نئے منتخب ہونے والے خلیفہ کے رخِ انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آگے سے آگے آنے کی کوشش میں تھے لیکن جونہی حضور انور کا یہ ارشاد ان کے کانوں تک پہنچا ان سب کے قدم فوراً اسی جگہ رُک گئے اور دس ہزار سے زائد کا مجمع اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا، جس طرح تیز ہوا کے چلنے سے گندم کے خوشے زمین پر بچھ جاتے ہیں۔ یہ نظارہ بہت ہی ایمان افروز تھا۔ خلیفہ وقت کے ارشاد پر فوری تعمیل کے اس والہانہ انداز نے قرون اولیٰ میں اور ہمارے اس دور آخرین میں صحابہ کرام کے نمونوں کو تازہ کر دیا۔ اطاعت اور فدائیت کا یہ عظیم نمونہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ MTA کے مستعد کارکنان نے بھی کمال پھرتی سے اس ایمان افروز نظارہ کو فوری طور پر ساری دنیا میں نشر کر دیا اور ہمیشہ ہمیش کیلئے جماعت کے ریکارڈ میں محفوظ کرلیا۔

> جونہی حضور انور کا یہ ارشاد ان کے کانوں تک پہنچا ان سب کے قدم فوراً اسی جگہ رُک گئے اور دس ہزار سے زائد کا مجمع اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا، جس طرح تیز ہوا کے چلنے سے گندم کے خوشے زمین پر بچھ جاتے ہیں۔

بظاہر نظر میں یہ ایک واقعہ ہے کہ سب احمدی حضور انور کے ارشاد پر بیٹھ گئے جو اپنی ذات میں ایک عظیم کرامت سے کم نہیں لیکن اس کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس واقعہ نے ساری دنیا کو بچشم خود یہ نظارہ دکھا دیا کہ ابھی

چند لمحوں قبل ایک شخص کے سر پر خلافت اور امامت کا تاج رکھا جاتا ہے اور دیکھو کہ دوسرے ہی لمحہ اس کی ایک آواز اور ارشاد پر کس طرح عشاق دین حق واحمدیت سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کا عملی ثبوت دیتے ہوئے اس کی اطاعت کا یہ شاندار نمونہ دکھاتے ہیں کہ ہزاروں کا مجمع ایک فردِ واحد کی طرح فوراً بیٹھ جاتا ہے۔ دراصل اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساری دنیا کے لئے یہ پیغام بھی مضمر تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور نظام خلافت کی برکت سے ساری کی ساری جماعت ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ کے دستِ مبارک پر مجتمع اور متحد ہو کر باذن اللہ بنیانِ مرصوص بن چکی ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

اراکین مجلس انتخاب خلافت میں سب سے معمر اور بزرگ رکن حضرت مرزا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس وقت بیت میں موجود تھے۔ ان کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ اُنہوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے استعمال میں آنے والی مقدس انگوٹھی جس پر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے قرآنی الفاظ (جو آپ پر الہام بھی ہوئے تھے) کندہ ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنائی۔ یہ انگوٹھی انہیں مکرم مرزا لقمان احمد صاحب نے دی تھی۔ اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے استعمال میں آنے والا ہلکے سبز رنگ کا مقدس کوٹ زیب تن فرمایا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی پگڑی خود اپنے دست مبارک سے اپنے سر پر رکھی۔ بیت میں موجود احباب یہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے تھے اور بیت سے باہر اور ساری دنیا میں کروڑوں عشاق دین حق واحمدیت بھی MTA کی برکت سے اپنے اپنے مقامات پر بیٹھے ہوئے ان تاریخ ساز واقعات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے۔ ایک عجیب کیفیت تھی۔ ہر آنکھ خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔ ہر سینہ میں جذبات کا سمندر متلاطم تھا۔ ہر عاشق کی آنکھ دلی محبت و پیار اور عقیدت سے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک چہرہ پر مرکوز تھی۔ حضور انور پر بھی ربودگی کا عالم طاری تھا۔

حضور سے درخواست کی گئی کہ پہلی بیعت عام لینے سے قبل اگر پسند فرمائیں تو کچھ ارشاد فرمائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد نہایت مختصر مگر دلوں میں کھب جانے والا خطاب فرمایا۔ حضور انور کی آنکھیں آنسوؤں سے چھلک رہی تھیں اور آواز میں رقت اور گداز کی کیفیت بہت نمایاں تھی۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے آپ نے پُرشوکت اور درد بھرے انداز میں فرمایا:۔

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اَطَالَ اللّٰہُ بَقَاءَہٗ کا یہ وہ پہلا تاریخی خطاب تھا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہِ راست ساری دنیا میں نشر کیا گیا۔ یہ خطاب کیا تھا الٰہی تائید یافتہ ایک عظیم آواز تھی جس کی گونج آج تک کانوں میں سنائی دے رہی ہے۔ ایک درد بھرا پیغام تھا جو سننے والوں کے دلوں کی پاتال تک جا پہنچا۔ ہر شخص گوش برآوازِ آقا تھا، ہر روح سجدہ ریز تھی اور لبوں پر دعائیں ہی دعائیں تھیں۔

خطاب کے بعد حضور انور بیٹھ گئے اور جملہ حاضر افراد اور ایم ٹی اے کے ذریعہ اس پروگرام میں شامل، اکنافِ عالم میں بسنے والے سب احمدی مردوں، خواتین اور بچوں سے بیعت لی۔ یہ بیعت خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں لی جانے والی پہلی عالمگیر بیعت عام تھی۔ جن سچے اور مخلصانہ جذبات اور نیک عزائم کے ساتھ سب نے یہ بیعت کی اللہ تعالیٰ سب کو یہ توفیق دے کہ عملی دنیا میں وہ اس عہد بیعت کو سچا کر دکھانے

والے ہوں اور خلیفہ وقت کے مقدس ہاتھ پر کرنے والے اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین

بیعت کے بعد حضور انور نے نہایت پُرسوز اور لمبی دعا کروائی جس میں ساری عالمگیر جماعت احمدیہ نے بیک وقت شمولیت کی توفیق اور سعادت پائی۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے سایہ میں خلافت خامسہ کا انتخاب عمل میں آیا اور اسی لمحہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور کا آغاز پُرسوز اور فلک رسا دعاؤں سے ہو گیا۔ الحمدللہ۔ عشاقِ دین حق کا قافلہ فوراً ہی محبوب آقا کی قیادت میں سوئے منزل روانہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ خلافت خامسہ کے اس بابرکت دور میں جماعت احمدیہ کو غیر معمولی ترقیات اور کامیابیوں سے ہمکنار کرتا چلا جائے۔ آمین

تیرا آنا قدرتِ قادر کا اِک زندہ نشاں
کارواں بڑھتا چلے گا ہر زمان و ہر مکاں

☆......☆......☆

اپنے اندر قناعت پیدا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''پھر بچوں میں یہ احساس بھی پیدا کریں کہ تم واقفِ زندگی ہو اور فی زمانہ اس سے بڑی کوئی اور چیز نہیں۔ اپنے اندر قناعت پیدا کرو، نیکی کے معاملے میں ضرور اپنے سے بڑے کو دیکھو اور آگے بڑھنے کی کوشش کرو لیکن دنیاوی دولت یا کسی کی امارت تمہیں متاثر نہ کرے بلکہ اس معاملے میں اپنے سے کمتر کو دیکھو اور خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین کی خدمت کی توفیق دی ہے اور اس دولت سے مالا مال کیا ہے۔ کسی سے اور توقع نہ رکھو ہر چیز اپنے پیارے خدا سے مانگو''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2003، خطبات مسرور جلد اول صفحہ 151)

ہر اِک تیری بشارت سے ہوا ہے

(مکرم فاتح احمد بسراء صاحب۔ نارووال)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کی امت کے تمام حالات کی تفصیل بتائی وہاں آپ کو اس اُمت میں پیدا ہونے والے موعود وجود کی خوشخبری بھی عطا کی گئی اور اس وجود کی نشانیوں میں سے ایک نشانی آپ نے یہ بیان فرمائی کہ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَهٗ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور آپ کے ہاں اولاد ہوگی۔

(مشکوۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے''۔ (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم صفحہ 337)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے 17رنومبر 1884ء کو ہوئی۔ اس طرح آپ ان خواتین مبارکہ میں شامل ہوئیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دونگا مگر بعض ان میں کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت

سے مُلکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی''۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648)

ان الٰہی بشارات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان خبروں کے مطابق ایسی اولاد عطا فرمائی جو حقیقی رنگ میں ان پیش خبریوں کی مصداق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس شادی سے دس بچے عطا فرمائے جن میں سے پانچ پیشگوئی کے مطابق کم عمری میں فوت ہو گئے اور پانچ نے لمبی عمر پائی۔

بڑی عمر پانے والے ان پانچ بچوں سے متعلقہ مختصراً پیشگوئیاں درج ذیل ہیں:۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

(12جنوری 1889ء تا 8نومبر 1965ء)

آپ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق بنے۔ آپ کے ذریعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ:۔

''وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 647)

آپ کے نام فضل، محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر بھی ہیں۔

آپ جماعت کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور نصف صدی تک اس پودے کی آبیاری کرتے رہے۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

(20 اپریل 1893ء تا 2 ستمبر 1963ء)

آپ کی پیدائش کے موقع پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی۔

''ترجمہ: یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا۔ تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا''۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 220)

آپ کے متعلق اسی طرح ایک اور الہام یہ ہوا ''بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْر. میرے لڑکے بشیر کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔'' (تذکرہ صفحہ 333)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

(24 مئی 1895ء تا 26 دسمبر 1961ء)

آپ کی ولادت کی خبر بطور پیشگوئی ایک مخالف عبدالحق غزنوی کے مقابلہ پر پہلے کردی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''ہمیں خدا تعالیٰ نے عبدالحق کی یاوہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا جیسا کہ ہم رسالہ ''انوار الاسلام'' میں اس بشارت کو شائع بھی کرچکے ہیں سو اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالْمِنَّۃ کہ اس الہام کے مطابق ۲۷ ذی قعدہ 1312ھ میں مطابق 24 مئی 1895ء میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا''۔

(ضیاء الحق صفحہ 75 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 323)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا حضور فرماتے ہیں:۔

''شریف احمد کی نسبت اُس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے۔

1-عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ
2-اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ 3-اَءَ نْتِ لَاتَعْرِفِیْنَ الْقَدِیْرَ -4- مُرَادُکَ حَاصِلٌ
5-اَللّٰہُ خَیْرُ حَافِظًا وَ ھُوَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترجمہ: اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا۔ 2۔ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر

کرے گا۔3- کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی (یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے) 4- تیری مراد حاصل ہو جائے گی۔ 5- خدا سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔''

(تذکرہ صفحہ 609)

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

(2 مارچ 1897ء تا 23 مئی 1977ء)

آپ کی پیدائش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اس کی نسبت فرمایا تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَۃِ یعنی زیور میں نشوونما پائے گی یعنی نہ خوردسالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا''۔

(روحانی خزائن جلد 22 حقیقۃ الوحی صفحہ 227)

حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

(25 جون 1904ء تا 6 مئی 1987ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''مجھے وحی الٰہی سے بتایا گیا کہ ایک اور لڑکی پیدا ہوگی مگر وہ فوت ہو جائے گی چنانچہ وہ الہام قبل از وقت بہتوں کو بتلایا گیا بعد اس کے وہ لڑکی پیدا ہوئی اور چند ماہ بعد فوت ہوگئی......

اس لڑکی کے بعد ایک اور لڑکی کی بشارت دی گئی جس کے الفاظ یہ تھے کہ ''دُختِ کرام''۔ چنانچہ وہ الہام الحکم اور البدر اخباروں میں اور شاید ان دونوں میں سے ایک میں شائع کیا گیا اور پھر اس کے بعد لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا اور وہ اب تک زندہ ہے''۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 22 حقیقۃ الوحی صفحہ 228)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اولاد کے متعلق خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اِک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے

نانا اور نانی ۔ ایک تعارف

(مکرم محمد اظہر منگلا صاحب ۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے نانا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہ تھے۔ آپ کی پیدائش کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً خوشخبری دی جس کا تفصیلی ذکر آپ نے اشتہار 20 فروری 1886ء میں فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے عظیم بیٹے کی بشارت دیتے ہوئے آپ کو فرمایا:۔

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا......... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا......... وہ جلد جلد بڑھے گا......... اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی.....''

اس پیشگوئی کے تقریباً تین سال بعد وہ بچہ جس کے ذکر نے برصغیر پاک و ہند کی فضا میں تہلکہ مچائے رکھا بالآخر 12 جنوری 1889ء کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات قادیان میں پیدا ہوا اور اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔

آپ کی تعلیم

دستور کے مطابق آپ کی تعلیم کا آغاز گھر پر ہی قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے ذریعہ ہوا۔ جب آپ نے ناظرہ قرآن کریم پڑھ لیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 7 جون 1897ء کو ایک بڑی تقریب کا اہتمام فرمایا اور ایک دعائیہ ''آمین'' بھی لکھی۔ جس میں سے ایک شعر درج ذیل ہے۔

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا

اس کے بعد کچھ عرصہ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے لوئر پرائمری سکول قادیان میں پڑھتے رہے۔ 1898ء میں تعلیم الاسلام سکول بنا تو آپ اس میں داخل ہو گئے۔

آپ کی آنکھوں میں کُکروں کی تکلیف تھی جو حصول تعلیم میں مشکل پیدا کرتی تھی۔ بسا اوقات اس بیماری کی وجہ سے آپ سکول نہ جا سکتے تھے۔ جاتے بھی تو پوری توجہ نہ دے سکتے تھے۔

آپ کی ظاہری تعلیم کوئی خاص نہ تھی اور انٹرنس کے امتحان میں بھی آپ چند مضامین میں ہی پاس ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق کہ وہ ''علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' اسے ہر علم میں کمال عطا کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ بیان فرماتے ہیں:۔

''آج میں دعوے کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں بلکہ آج سے نہیں بیس پچیس سال سے میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ دنیا کا کوئی فلاسفر، دنیا کا کوئی پروفیسر، دنیا کا کوئی ایم۔ اے خواہ وہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو اور خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو، خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو، خواہ وہ منطق کا ماہر ہو، خواہ وہ علم النفس کا ماہر ہو، خواہ وہ سائنس کا ماہر ہو، خواہ وہ دنیا کے کسی علم کا ماہر ہو میرے سامنے اگر قرآن اور اسلام پر کوئی اعتراض کرے تو نہ صرف میں اُس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اُس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں۔ اور اس قدر صحیح علم جو اپنی زندگی درست رکھنے یا قوم کی راہنمائی کے لیے ضروری ہو مجھ کو نہ دیا گیا ہو''۔

(انوار العلوم جلد 17 صفحہ 155)

عظیم عہد

26 مئی 2008ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی تو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر عہد کیا:

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔"

(کتابچہ سوانح حضرت مصلح موعود صفحہ 18)

پہلی شادی

12 اکتوبر 1902ء کو آپ کا نکاح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی بڑی بیٹی رشیدہ بیگم صاحبہ سے ہوا (ان کا نام حضرت اماں جان نے محمودہ بیگم رکھا جو بعد میں حضرت امّ ناصر کے نام سے مشہور ہوئیں) دوسرے سال اکتوبر 1903ء میں رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔

11 اکتوبر 1903ء کو بارات واپس قادیان پہنچی۔ اگلے دن حضور علیہ السلام کے گھر سے اس خوشی میں بتاشے تقسیم ہوئے۔ حضرت اُم ناصر کے بطن سے سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ پیدا ہوئیں جو ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ محترمہ ہیں۔

خدمات کی ایک جھلک

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ 25 سال کی عمر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات کے اگلے روز 14 مارچ 1914ء کو خلافت ثانیہ کے مسند پر متمکن ہوئے اور 52 سال اس مسند پر متمکن رہے۔ اس 52 سالہ دورِ خلافت میں احمدیت نے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی۔ احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ افریقہ کے ظلمت کدوں اور یورپ و امریکہ کے سبزہ زاروں نے دین حق کا حقیقی پیغام سنا۔ آپ کی نمایاں خدمات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

- آپ نے 1906ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان جاری فرمایا۔
- جون 1913ء اخبار "الفضل" کا اجراء فرمایا۔
- 14 مارچ 1914ء کو خلافت ثانیہ کی مسند پر متمکن ہوئے۔
- 7 دسمبر 1917ء کو زندگی وقف کرنے کی

تحریک فرمائی۔

- 25 دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔
- 1923ء میں تحریک شدھی کے فتنہ کو ناکام کیا۔
- 15 اپریل 1928ء کو جامعہ احمدیہ کا قیام فرمایا۔
- 1934ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔ اور اس ضمن میں اپنا نمونہ بھی پیش فرمایا چنانچہ آپ نے چار سال تک اپنی قمیضوں کے لئے کپڑا نہیں خریدا اور تحریک جدید سے پہلے کی بنی ہوئی قمیضیں ہی سنبھال سنبھال کر استعمال کرتے رہے۔
- 1938ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی۔
- جولائی 1940ء میں انصار اللہ کی تنظیم کا قیام کیا۔
- جولائی 1940ء میں مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام کیا۔
- 1954ء میں بیت المبارک ربوہ میں آپ پر دشمن نے چاقو سے حملہ کیا اس کے بعد آپ بہت بیمار رہے مگر کام نہیں چھوڑا۔ تفسیر صغیر کا سارا کام بیماری میں ہی کیا۔
- 1957ء میں وقف جدید کی بنیاد رکھی۔

علمی میدان میں بھی آپ نے نہایت گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے سینکڑوں مضامین، تقاریر، خطابات و کتب انوار العلوم کے نام سے سیٹ کی صورت میں شائع ہو رہے ہیں۔ تفسیر کبیر کی 10 جلدیں قرآنی علوم و معارف کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے اپنے دور خلافت میں پوری دنیا میں مربیان بھجوا کر دین حق کا صحیح پیغام پہنچایا۔

وفات اور تدفین

8 نومبر 1965ء کو رات تقریباً 2 بجے آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 9 نومبر کی شام بہشتی مقبرہ ربوہ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا مزار حضرت اماں جان کے پہلو میں بنایا گیا۔

حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نانی حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ ہیں۔آپ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی بڑی بیٹی تھیں ۔آپ کے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 رفقاء میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی عمر ابھی تیرہ برس کی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1902ء میں اپنے ایک مخلص مرید مکرم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو تحریک فرمائی کہ وہ اپنی بڑی لڑکی رشیدہ بیگم (جن کا حضرت اماں جان نے محمودہ بیگم نام رکھ دیا تھا اور جو بعد ازاں حضرت اُمِ ناصر کے نام سے مشہور ہوئیں) کا رشتہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کرنے کے بارہ میں غور کریں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے رشتہ داروں نے جو احمدی نہیں تھے اس رشتہ کی مخالفت کی۔لیکن ڈاکٹر صاحب نے بلا تامل اس مبارک تعلق پر رضا مندی کا اظہار کر دیا۔

چنانچہ 2 اکتوبر 1902ء، کورڑکی کے مقام پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح پڑھا۔

رخصتانہ کی تقریب اگلے سال 1903ء میں اکتوبر کے دوسرے ہفتہ آگرہ میں عمل میں آئی جہاں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب میڈیکل کالج میں پروفیسر تھے۔ 11 اکتوبر 1903ء کو یہ بارات قادیان واپس پہنچی ۔ اگلے دن حضور علیہ السلام کے گھر سے دلہن کی خوشی میں بتاشے تقسیم ہوئے۔

امتیازی شرف

آپ کا وجود خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھا۔ کئی امتیازی شرف حاصل تھے۔ مثلاً (1) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی بہو تھیں (2) حضرت مصلح موعود کی حرمِ اوّل تھیں (3) یہ رشتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود

تجویز فرمایا (4) آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے پڑھایا۔

آپ بڑی سچی طبیعت کی مالک تھیں۔تقویٰ شعار، باوقار، مخلص اور سلسلہ محمدیہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی خاتون تھیں اور سب روحانی اور جسمانی عزیزوں کے ساتھ محبت اور شفقت کا سلوک روا رکھتی تھیں۔

خدمات

حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں سے تیسرے نمبر پر ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد سب ممبران نے مل کر مشورہ کیا اور حضرت سیدہ اُم ناصر صاحبہ کو صدر لجنہ منتخب کیا اور آپ متواتر چھتیس (36) سال تک اس عہدہ پر فائز رہ کر دینی اور جماعتی خدمات بجالاتی رہیں اس سے کچھ عرصہ قبل نائب صدر کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا۔ احمدی مستورات کے نظم وضبط اور اخلاص اور ایمان میں آپ کا بہت دخل ہے۔ آپ خوش قسمت تھیں جن کو حضرت اقدس کی تربیت میں ایک حصہ ملا اور حضرت مصلح موعود کی تربیت نے سونے پر سہاگا کا کام کیا۔ آپ کو قرآن کریم اور دینی تعلیم پر عبور حاصل تھا چنانچہ سینکڑوں لڑکیوں کو آپ نے قرآن مجید پڑھایا۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں اور اجلاسوں میں آخری عمر میں ناسازی طبع اور کمزور ہونے کے باوجود شامل ہوتی رہیں اور اپنی ہدایات اور ارشادات سے نوازتی رہیں۔
آپ مبشرات اور رؤیا صادقہ سے بھی مشرف تھیں گو اس کا عام ذکر کرنے سے پرہیز فرماتی تھیں خلافت ثانیہ کی جوبلی کے موقع پر جب خواتین نے لوائے احمدیت کے لیے سوت کاتا تو آپ نے بھی اس میں حصہ لیا۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول صفحہ 21)

الفضل کے اجراء میں اعلیٰ قربانی

1913ء کی بات ہے کہ حضرت مصلح موعود ایک اخبار جاری فرمانا چاہتے تھے لیکن اس وقت حضور کے پاس نہ سرمایہ تھا نہ دیگر ضروری وسائل میسّر تھے۔ اس وقت حضرت سیدہ اُمّ ناصر صاحبہ نے اپنے بیش قیمت طلائی کڑے اپنی مرضی سے

خود حضور کی خدمت میں پیش کر دیے کہ حضور انہیں فروخت کر کے اخبار جاری فرمائیں۔ پھر آپ نے صرف اپنے ہی کڑے نہیں دیے بلکہ اپنے بچپن کے زمانے کے وہ کڑے بھی پیش کر دیے جو آپ نے اپنی بچی صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ یہ دونوں زیور حضور نے پونے پانچ سو روپے میں فروخت کئے اور اس سرمائے کی پہلی قسط فراہم ہوئی جس سے اخبار ''الفضل'' جاری ہوا۔

(الفضل 6۔ اگست 1958)

جیب خرچ کا بہترین مصرف

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے فرماتے ہیں:۔

''یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ سیدہ اُمِ ناصر صاحبہ کو جو جیب خرچ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے ملتا اُسے وہ سب کا سب چندہ میں دے دیتی تھیں اور اوّلین موصیوں میں سے بھی تھیں۔ جب تک روزوں کی طاقت رہی روزے رکھے اور بعد میں بہت التزام کے ساتھ فدیہ ادا کرتی رہیں۔ یہ انہی کی نیک تربیت کا اثر تھا کہ ان کی اولاد خدا کے فضل سے نمازوں اور دعاؤں میں خاص شغف رکھتی ہے۔ سیّدہ اُم ناصر احمد صاحبہ کو یہ امتیاز بھی حاصل تھا کہ وہ عرصہ دراز تک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر رہیں۔''

(الفضل 7۔ اگست 1958ء)

وفات

اپنی زندگی کے آخری ایام میں آپ مری میں مقیم تھیں۔ بیماری کی شدت بڑھنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو خبر ہوئی تو 31 جولائی 1958ء کو آپ جابہ سے مری کی طرف روانہ ہوئے مگر حضور کے پہنچنے سے قبل آپ وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وہیں پر حضور نے غسل اور تکفین کا حکم دیا اور نماز جنازہ پڑھائی۔ یکم اگست 1958ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ احاطۂ خاص میں آپ کی تدفین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ کے دادا

حضرت مرزا شریف احمد صاحب

(مکرم محمد عارف باجوہ صاحب۔لیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آخری زمانہ کے ایک عظیم الشان مصلح اور مامور کے آنے کی خبر دی تو اُس کے ساتھ ہی اس کی عظیم الشان اولاد کی بھی خبر دی کہ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ یعنی وہ شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ ویسے تو اور لوگوں کی بھی اولاد ہوتی ہے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق پیشگوئی کی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ہاں عظیم الشان اولاد ہوگی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ظہور میں آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر بیٹا خدا تعالیٰ کا ایک زندہ جاوید نشان تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی۔ ہر بچے کی پیدائش سے قبل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارات دیں۔

ولادت اور الٰہی بشارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مولوی عبدالحق غزنوی کے مقابل پر نصرت وتائید کے نشان کے طور پر 1894ء میں بشارت دی گئی کہ آپ کو ایک فرزند عطا کیا جائے گا اور آپ نے انوارالاسلام صفحہ 29 کے حاشیہ میں قبل از وقت اس کی خبر شائع فرمائی۔ چنانچہ اس کے عین مطابق حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی پیدائش 24 مئی 1895ء کو ہوئی۔ آپ کی پیدائش پر عالم کشف میں حضور نے دیکھا کہ

''آسمان سے ایک روپیہ اُترا اور آپ کے ہاتھ پر رکھا گیا روپیہ پر ''مُعَمَّرُ اللّٰہ'' کے الفاظ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ

لکھے تھے''۔

(بدر جلد 6 نمبر 1، 2 مورخہ 10 جنوری 1907ء)

اسی طرح جب آپ پیدا ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عالم کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا جس پر لکھا تھا "مُعَمَّرُ اللّٰہ"۔

(الحکم جلد 11 نمبر 1 مورخہ 10 جنوری 1907ء صفحہ 1)

آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور بھی کئی بشارتیں ملیں چنانچہ حضور بیان فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں''۔

(الحکم جلد 11 نمبر 1 مورخہ 10 جنوری 1907ء)

اس کشف کے چند سال بعد حضور کو آپ کے متعلق ایک اور خواب دکھایا گیا جس کی تفصیل حضور نے اس طرح بیان فرمائی۔

''شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ بادشاہ آیا۔دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے''۔

(الحکم جلد 11 نمبر 1 مورخہ 10 جنوری 1907ء

اسی طرح آپ کی بیماری کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا۔عَمَّرَهُ اللّٰهُ عَلٰى خِلَافِ التَّوَقُّعِ

(بدر جلد 6 نمبر 22 مورخہ 30 مئی 1907ء)

تعلیم وتربیت

آپ کی تعلیم وتربیت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے زیر سایہ ہوئی۔آپ نے مدرسہ تعلیم الاسلام جو جماعت کی پہلی مرکزی درسگاہ تھی، میں تعلیم حاصل کی۔ یہ وہ عظیم الشان درسگاہ ہے جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جیسے عظیم الشان لوگوں نے تعلیم حاصل کی۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر 21 جون 1921ء کو پہلی یادگار مبلغین کلاس جاری ہوئی اس میں آپ بھی پڑھتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 258)

مسرور تجھ پہ سایۂ رحمت خدا کرے

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ، حضور انور ایدہ اللہ جب آپ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے، مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ

حضور انور اور بعض بزرگان سلسلہ

دورِ اسیری کی بعض تصاویر

جب صبح کے مطلع تاباں سے خورشید کا نور ظہور ہوا

انتخاب خلافت کے بعد پہلی بیعت عام لیتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان پر شفقتیں

تری قیادت میں طے کریں گے ترقیوں کا حسین سفر ہم
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

مرکزی عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
(1999-2000ء)

ساتویں سالانہ علمی مقابلہ جات
(2000ء)

تجھے زیب دیتی ہے اسپید پگڑی ترے سر پہ تاج خلافت مبارک

ملائک تجھے رشک سے دیکھتے ہیں فرشتوں پہ تجھ کو فضیلت مبارک

قوم احمد ہو مبارک سو مبارک آپ کو حضرت مسرور کی ہو خو مبارک آپ کو

شادی اور اولاد

آپ کی شادی 9 مئی 1909ء کو حضرت بوزینب بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے ہوئی اور ولیمہ 10 مئی 1909ء کو ہوا۔ حضرت بوزینب بیگم صاحبہ کے بطن سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

1- حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب والد محترم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ
2- صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب
3- صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب
4- صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ
5- صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ
6- صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 475)

آپ کی خدمات

آپ بطور اسسٹنٹ آفیسر مدرسہ احمدیہ میں خدمات بجالاتے رہے۔

1916ء میں آپ جلسہ سالانہ کی انتظامی کمیٹی کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ آپ نے بڑی توجہ اور جانفشانی سے اپنے فرائض سرانجام دیے۔

1919ء میں آپ کا تقرر بطور ناظر تعلیم و تربیت ہوا۔

1921ء میں قادیان کی شرقی جانب واقع ڈھاب کے پُر کرنے کا کام آپ کی نگرانی میں ہوا۔

1922ء کے آغاز میں دوسری ملکی جماعتوں اور قوموں کی طرح ٹیریٹوریل فورس میں جماعت احمدیہ کی بھی ایک کمپنی جالندھر میں قائم کی گئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب 1923ء تک اس کمپنی کی کمان کرتے رہے۔ کمپنی کے جوانوں کے لئے آپ کی برگزیدہ شخصیت، تنظیم و اخلاق اور فوجی روح کے اعتبار سے ایک مثالی شان رکھتی تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 292)

وسط مارچ 1923ء کو شدھی تحریک کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر صیغہ انسداد ملکانہ کے نام سے ایک نیا دفتر کھولا گیا۔ اس

اے شخص تو جان ہے ہماری مرجائیں اگر تجھے نہ چاہیں

سو بار مریں تو تیری خاطر سو بار جئیں تو تجھ کو چاہیں

کے افسر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور نائب حضرت مرزا شریف احمد صاحب مقرر ہوئے۔

1923ء کے جلسہ سالانہ پر آپ نے ''کوئی قوم قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی'' کے موضوع پر پہلی تقریر کی۔

1924ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ولایت تشریف لے گئے۔

3 مارچ 1924ء کو آپ نے تعلیم الاسلام ڈل سکول کاٹھ گڑھ (بھارت) کا سنگِ بنیاد رکھا۔

1925ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ''تربیت جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری امور'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

25 اگست 1934ء کو حضرت مصلح موعود نے ''دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان'' کے کارخانہ کا افتتاح فرمایا آپ اس کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔

تشویشناک حالات میں صدر انجمن احمدیہ نے شعبہ خاص کے نام سے ایک اہم محکمہ قائم کیا حضرت مصلح موعود نے آپ کو اس کا ناظم مقرر فرمایا۔

خلافت جوبلی کے انتظامات کے سلسلے میں آپ نے دارالعلوم میں ناظم دارالعلوم کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔

یکم اپریل تا 28 مئی 1953ء آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

وفات

26 دسمبر 1961ء کو یہ مقدس وجود اپنے مولائے حقیقی سے جاملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ماں باپ کا کہنا مانیں

''ماں باپ کا، امی ابا کا آپ نے کہنا ماننا ہے۔ جو وہ کہیں اس کے مطابق کرنا ہے۔ ضد نہیں کبھی کرنی۔ نہ کھانے پینے کے معاملے میں۔ نہ کپڑے پہننے کے بارے میں۔ جس طرح وہ کہیں اسی طرح ان کی بات ماننی ہے۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 2)

حضور انور ایدہ اللہ کی دادی

حضرت بوزینب بیگم صاحبہ

(مکرم شمشاد احمد قیصر صاحب۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا)

حضرت بوزینب بیگم صاحبہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو ہونے کے ناطے ایک نہایت بلند اور ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی زوجہ محترمہ تھیں۔

آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی پہلی بیگم محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی ولادت 19 رمئی 1893ء کو ہوئی۔ ''خواتین مبارکہ'' والے الہام کے ماتحت آپ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہوئیں۔

(روزنامہ الفضل یکم ستمبر 1984ء)

نکاح کا پیغام

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی دوسری بیوی محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کا 27ر اکتوبر 1906ء کو انتقال ہوا تھا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت نواب صاحب اپنی اکلوتی بیٹی بوزینب بیگم صاحبہ کی شادی کے متعلق بہت متفکر تھے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس معاملہ میں بہت خیال تھا اور اکثر فکر کے ساتھ اس کا گھر میں ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت اقدس کو اس طرف خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ حضور نے صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق حضرت نواب صاحب کو پیغام دیا جسے انہوں نے بسر وچشم قبول کرلیا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 474)

آپ کے اس نکاح کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو بڑی قربانی کرنی پڑی کیونکہ آپ کے دوسرے رشتہ دار بھائی اس رشتہ

پر بالکل راضی نہ تھے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اس بارے میں فرماتی ہیں۔

''نواب صاحب کو بوزینب بیگم صاحبہ سے بہت محبت تھی اور اب تک چھوٹے بچوں میں سے زیادہ تر اُن ہی کی بچپن کی باتیں بڑی محبت سے سنایا کرتے تھے۔ نواب صاحب کے تمام عزیز لڑکی کی شادی یہاں کر دینے پر بے حد ناراض تھے۔ کہتے تھے کہ ایسا کبھی نہ ہوا تھا۔ اس نے غضب کر دیا۔ نواب صاحب کے بھائیوں کو سخت غصہ اور صدمہ تھا۔ فرماتے تھے کہ میرے بھائی نے کہا کہ آپ نے کیا دیکھ کر لڑکی کو جھونک دیا ہے؟ میں نے کہا جو میں نے دیکھا ہے وہ آپ کو نظر نہیں آ سکتا۔ اتنا آپ سن لیں کہ اگر شریف احمد ٹھیکرا لے کر گلیوں میں بھیک مانگ رہا ہوتا اور دوسری جانب ایک بادشاہ رشتہ کا خواستگار ہوتا تب بھی شریف احمد کو ہی بیٹی دیتا۔ یہ بات خود نواب صاحب نے مجھے سنائی اور میرے دل پر اس وقت ایک عجیب اثر ان کے ایمان کا ہوا تھا''۔

(حضرت نواب محمد علی خان رئیس آف مالیرکوٹلہ مرتبہ ملک صلاح الدین ایم۔ اے صفحہ 450 تا 451)

نکاح

15 / نومبر 1906ء بعد نماز عصر نئے مہمان خانہ کے صحن میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نکاح کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔ اس تقریب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے قادیان میں موجود خدام موجود تھے۔ حضرت حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب نے ایک ہزار روپیہ مہر پر نکاح پڑھا اور ایک لطیف اور پراز معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 474)

شادی

آپ کی شادی 9 / مئی 1909ء کو ہوئی اور ولیمہ 10 / مئی 1909ء کو ہوا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا بیان ہے کہ

''بوزینب بیگم صاحبہ کا رخصتانہ نہایت سادگی سے ہمارے دارالمسیح سے ملحق مکان میں عمل میں آیا۔ حضرت اماں جان نے سامان کپڑا زیور وغیرہ ہمارے ہاں بھجوا دیا تھا اور چونکہ نواب

صاحب کا منشاء تھا کہ حضرت فاطمہؓ کی طرح رخصتانہ ہو سو دلہن تیار ہو گئی تو نواب صاحب نے پاس بٹھا کر نصائح کیں اور پھر مجھے کہا کہ حضرت (اماں جان) کی طرف چھوڑ آؤں۔ سیدہ اُمّ ناصر صاحبہ والے صحن میں جو سیدہ اُمّ وسیم صاحبہ کی طرف سے سیڑھیاں اُترتی ہیں وہاں حضرت اماں جان نے استقبال کیا اور دلہن کو دارالبرکات میں لے گئیں''۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 474-475)

اعلیٰ اخلاق

حضرت بوزینب بیگم صاحبہ نہایت درجہ نیک اور خدا تعالیٰ کی یاد میں محو رہنے والی خاتون تھیں۔ آپ کی ذات بہت سی اعلیٰ اوصاف کی حامل تھی۔ نہایت کم گو، متقی، نفاست پسند، صابرہ، سلیقہ شعار اور منکسر المزاج تھیں۔ ملازموں سے نہایت ہمدردی اور شفقت سے پیش آتی تھیں۔ آپ کا نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ خلفائے احمدیت کا انتہائی احترام کرنے والی تھیں۔ آپ کے بطن سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں جن کی تفصیل حضرت مرزا شریف احمد صاحب والے مضمون میں مذکور ہے۔

سب گھور اندھیرا نور ہوا

(مکرم مبارک احمد ظفر صاحب)

دن امن و امان کے پھر پلٹے اور خوف کا عالم دور ہوا
تاریکی شب کافور ہوئی سب گھور اندھیرا نور ہوا

اب اوجِ اُفق پر اک تارا جو پانچ کناری چمکا ہے
اس دور میں دوسری قدرت کا یہ پانچواں پاک ظہور ہوا

یہ خاص عطاء ربی ہے ہم اہل وفا، اہل اللہ پر
ہر قلب پہ جلوہ گر ہو کر مامور ابن منصور ہوا

اب تھام لو اس کو اے لوگو جو حبل اللہ اُتر آئی
مانند عروۃ الوثقیٰ یہ اب دست مسرور ہوا

یہ عہد کمال فتح و ظفر جو اب (دین) پہ ہے آیا
اس عہد میں دنیا دیکھے گی پھر کفر کو چکنا چور ہوا

☆☆☆☆☆☆

وفات

حضرت بوزینب بیگم صاحبہ نے 1984ء میں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے والد ماجد

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(مکرم عارف شہزاد صاحب۔93/T.D.A۔لیہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اس پاک ذرّیت میں سے ہیں جن کا ذکر الہامی نوشتوں میں پہلے سے موجود تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آنے والے مسیح موعود و مہدی مسعود کی پیشگوئی فرمائی تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ "یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت میں یہ نوید اور پیشگوئی مخفی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد نیک اور صالح ہوگی۔اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دس بچوں سے نوازا۔جن میں سے پانچ تو "بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے" کے مطابق کم عمری میں ہی فوت ہوئے اور تین بیٹے اور دو بیٹیاں خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کا مظہر بنے۔

ان میں سے ایک حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ہیں۔جن سے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب پیدا ہوئے آپ 13 مارچ 1911ء بروز سوموار قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے دوسرے پوتے تھے۔آپ کی والدہ محترمہ حضرت بوزینب بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی پہلی بیوی کی بیٹی تھیں۔

ابتدائی تعلیم قادیان کے سکول سے حاصل کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے رفیق حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی دینیات کے لیے آپ کے ٹیوٹر مقرر ہوئے۔نومبر 1926ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدی بچوں اور نوجوانوں کی

تربیت کے لئے "انصار اللہ" کے نام سے ایک نئی انجمن کا قیام فرمایا جس میں طلباء نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو اپنا نمائندہ منتخب کیا۔

7/اپریل 1934ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ بیت الفضل فیصل آباد کا افتتاح فرمانے کے لئے تشریف لائے تو اس قافلہ میں آپ بھی شامل ہوکر تشریف لائے۔

2 جولائی 1934ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔آپ کا نکاح حضور خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی بیٹی صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ (جو حضرت اُم ناصر صاحبہ کے بطن سے ہیں) سے پڑھا۔

26/اگست 1934ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

1940-41-42ء میں مجلس خدام الاحمدیہ میں باقاعدہ خدمات کا آغاز کیا اور ان پہلے دو سالوں میں نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مہتمم صحت جسمانی کے عہدوں پر فائز رہے۔

1944ء میں آپ نے کشمیر کا دورہ کیا اور کشمیر کی جماعت کے سالانہ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

19/اپریل 1946ء میں ٹیکنیکل ٹریننگ اور انگلستان کی فیکٹریوں میں صنعتی تجربہ حاصل کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔

1947ء میں تقسیم ملک کے دوران آپ کو بعض انتہائی اہم اور حساس ہنگامی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ سب سے پہلا قافلہ جو قادیان سے نقل مکانی کر کے لاہور آیا۔جس میں حضرت اماں جان اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی دیگر خواتین مبارکہ شامل تھیں اس قافلہ کے ہمراہ آپ بھی تھے۔

یکم مئی 1964ء کو آپ ناظر امور عامہ بنے۔

3 تا 6 جون 1967ء آپ پہلی دفعہ امیر مقامی بنے۔

1971ء پہلی مرتبہ ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر

تقرری اور تاوفات اس عہدے پر قائم رہے۔

4دسمبر 1997ء کی رات فضل عمر ہسپتال میں داخل ہوئے۔

10دسمبر 1997ء صبح دس بجکر پچاس منٹ پر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

12دسمبر 1997ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ خاص میں قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کرائی۔

آپ کی اولاد

اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ صاحب کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔

1۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

2۔ محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مرحوم

3۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

4۔ محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب

5۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت کلمات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے والد ماجد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نہایت معمور الاوقات تھے۔ گھر کے چھوٹے چھوٹے کام بھی اپنے ہاتھ سے کرتے۔ گھر اور ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھتے۔ بچوں سے بھی گھریلو کام کرواتے اور خود ان کا ساتھ دیتے۔ اپنے بچوں کو محنتی اور سخت جان بنایا۔ آرام طلبی کو پسند نہ فرماتے۔ آپ کے رہن سہن اور کھانے پینے میں بڑی سادگی تھی۔ آپ کے دل میں غنا، بے نفسی اور قناعت تھی۔ گھر

میں جو بھی میسر تھا اس پر قانع اور مسرور ہوتے۔ غذا بڑی سادہ تھی۔ آپ کی خوراک معمولی تھی۔ بسیار خوری کی عادت نہ تھی۔

ماتحتوں سے حسن سلوک

گھریلو ملازم ہوں یا زمین پر کام کرنے والے آپ سب کے ساتھ بہت حسن سلوک کرتے تھے۔ اگر کبھی کسی غلطی پر ناراض ہوتے تو دوسرے لمحے شفقت کا سلوک بھی فرماتے۔ ان کے بچوں کی تعلیم کا خیال رکھتے۔ ان میں کبھی یہ احساس پیدا نہ ہونے دیا کہ وہ دوسروں سے کم تر ہیں۔ ان کی شادیاں ہوں یا ان کے بچوں کی، انہیں صرف کچھ دینے دلانے کی حد تک ہی نہیں بلکہ شادی کے تمام لوازمات میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے۔

تربیت اولاد کے حسین انداز

حضرت والد صاحب بچوں کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے۔ بچوں کے لئے دل میں بہت محبت تھی مگر غلطی دیکھ کر سختی بھی کرتے۔ عام طور پر دل میں نرمی تھی اور جلدی شفقت کا اظہار بھی فرما دیتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں مزاح بھی تھا مگر کبھی ایسا مذاق نہ کرتے کہ جس سے کسی کی سبکی ہو۔ آپ بچوں سے مل بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ کھانا کھاتے وقت بھی تربیتی باتیں کرتے اور کوئی نہ کوئی نصیحت آموز واقعہ بیان فرما دیتے اور کبھی کبھی لطائف بھی بیان کرتے۔

اگر کبھی بیماری کی وجہ سے جمعہ پر نہ جا سکتے تو جب ہم جمعہ پڑھ کر واپس آتے (ہمارے بچپن میں (بیت) مبارک میں جمعہ ہوا کرتا تھا، (بیت) اقصیٰ ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی) تو پوچھتے کیا خطبہ ہوا۔ پھر باوجود اس کے کہ بچپن کی عمر ہوتی اور ہمیں موضوع کے علمی پہلو کا بعض پتہ بھی نہیں لگتا تھا، بعض دفعہ تبصرہ بھی فرماتے اور ہم خطبہ اس لئے توجہ سے سنتے کہ ابا نے پوچھ لینا ہے۔ اگر تمام ماں باپ اپنے بچوں میں اس طرح دلچسپی لیں تو بچے توجہ سے خطبہ سن لیا کریں اور ادھر اُدھر کم دیکھیں۔

آپ نے اپنے بچوں پر نہ صرف یہ کہ اعتماد کیا بلکہ ان میں اعتماد پیدا بھی کیا۔ گویا اس رنگ میں تربیت کی کہ وہ سمجھیں جو کام ان کے سپرد ہوا

ہے وہ اس کے اہل ہیں۔ کالج سے فارغ ہونے کے بعد میرے یونیورسٹی میں داخلے تک کا عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال لمبا ہوگیا۔ اس عرصہ میں زمین کا ایک حصہ میرے سپرد کر دیا اور اس میں کبھی دخل نہیں دیا اور پھر یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے بعد وقف کر کے گھانا جانے تک وہی حصہ میرے سپرد کر دیا اور اس کی آمد بھی میری ہوتی تھی۔ گھانا جانے سے کچھ پہلے جو فصل میں نے لگائی ہوئی تھی۔ اس کی برداشت سے پہلے مجھے گھانا جانے کا حکم ملا اور میں چلا گیا۔ فصل کی برداشت کی فکر کرنے کی مجھے ضرورت نہیں تھی کیونکہ پتہ تھا ابا خود کروالیں گے۔ جس فصل کی آمد میں لیتا تھا اس کا خرچ بھی ابا کر رہے ہوتے تھے، اس لئے کہ یہ واقف زندگی ہے اس پر بوجھ نہیں ڈالنا۔

اس طرح بچوں کی دلجوئی کرنا اور ان کے کام پر خوشنودی کا اظہار کرنا آپ کا خاص وصف تھا۔ پھر بچوں کو محنت کی عادت بھی ڈالتے تھے۔ انہیں سخت جان اور پر ہمت بناتے۔ بچوں کو دوپہر کے وقت باہر نہ نکلنے دیتے اور نہ رات گئے بچوں کو باہر رہنے دیتے۔ مغرب کے بعد ہم بتا کر جاتے۔ ہمارے موومنٹ کا خیال کرتے کہ کون دوست ہیں، کہاں جاتے ہیں۔ باجماعت نماز کی نگرانی کرتے اور مجھے تو نماز فجر پر جگاتے وقت منہ پر چھینٹے مارتے تھے۔ تفریح اور شکار کے لئے ہمیں ساتھ لے جاتے۔

جب میں سکول میں تعلیم پا رہا تھا تو اپنا ریلے سائیکل مجھے دیا، میں اس پر سکول آتا جاتا مگر یہ سائیکل چوری ہوگیا۔ اس کے بعد مجھے سائیکل لے کر نہ دیا، میں اکثر پیدل ہی سکول آیا جایا کرتا تھا اس طرح مجھے سخت جان بنایا اور اسی غرض سے گھر میں بچوں سے ہلکی پھلکی ورزش بھی کروایا کرتے۔ حسب حالات خود بھی ورزش کرتے۔ پیدل چلتے مگر عام طور پر ہر صبح و شام صحن میں دیر تک ٹہلتے رہتے۔ اکثر زمینوں پر پیدل چلے جاتے یا پھر ٹریکٹر پر جاتے۔

بچوں پر اعتماد کے ضمن میں یہ بات بھی نمایاں ہے کہ جب غانا افریقہ سے واپس آنے پر

زمیندارہ کا کام میرے سپرد کیا تو پھر خود کوئی زیادہ دخل نہ دیا۔ مجھے اپنی مرضی کرنے دیتے۔ ایک مرتبہ جب زمین سے کوئی زیادہ آمد نہ ہوئی تو محسوس نہ کیا اور ذرہ بھر بھی تنقید نہ کی، بلکہ یہ کہا کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ۔ جو آ گیا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔

زمیندارہ کاموں میں بہت شوق تھا۔ عموماً مشورہ دیا کرتے۔ آپ ہل چلانا، ٹریکٹر چلانا خوب جانتے تھے۔

اللہ پر توکل

اللہ پر توکل بھی اعلیٰ درجہ کا تھا۔ ہر فصل کی برداشت کے بعد ایک بڑی رقم مجھے دیا کرتے تھے کہ بیوی بچوں کے اخراجات ہوتے ہیں۔ ایک دو دفعہ فصل اچھی نہ ہونے پر میں نے کہا کہ میرا گزارہ تو چل رہا ہے۔ اس دفعہ آمد کم ہے، ابھی رہنے دیں۔ آئندہ فصل اچھی آئے گی تو دے دیں تو ہمیشہ فرمایا کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک یہ ہے کہ میری ضروریات پوری کر دیتا ہے۔ اس لئے تم یہ رقم لے لو۔ چنانچہ زبردستی دے دیا کرتے تھے۔ ابا کی ان باتوں سے میرے دل میں اور زیادہ شدت سے یہ احساس پیدا ہوا کہ ہمیشہ اللہ سے ہی مانگنا ہے اور اسی کے آگے جھکنا ہے۔

ذکر الٰہی

ابا اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ درود شریف ورد زبان رہتا۔ صحن میں ٹہلتے ہوئے عموماً تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے۔ ایک وقت کتب کا مطالعہ ضرور کرتے۔ تذکرہ مجموعہ کشوف و الہامات کا عموماً مطالعہ ضرور کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی اور اُردو منظوم کلام اکثر پڑھتے رہتے۔ خاص طور پر حضرت اقدس کی فارسی نظم

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی

بچوں سے بھی اشعار سنتے اور بعض اوقات بچوں سے بیت بازی بھی ہوتی۔ ایک مرتبہ ایک سفر کے موقع پر حضرت اقدس کی ایک طویل نظم

اے خدا اے کارساز وعیب پوش وکردگار

اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

سناتے گئے یہاں تک کہ سارا سفر یہی نظم سناتے کٹ گیا۔ اسی طرح آپ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا کلام بھی اکثر پڑھا کرتے۔

مولا سموم غم کے تھپیڑے پنہ! پنہ!

اب انتظام دفع بلیات چاہیے

خدمت دین کی تڑپ

آپ کی خدمت دین کی طرف خاص توجہ تھی۔ ایک مرتبہ حضرت ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے ساتھ ذکر کیا کہ دوسرے احباب میں سے واقفین زندگی زیادہ آرہے ہیں جب کہ خاندان میں سے اس طرف کم توجہ ہے۔ بڑی فکر کی بات ہے۔ میں اس وقت وہاں موجود تھا ابا نے اور ماموں منور نے اس وقت میری طرف دیکھا اور ہنس دیے۔ جامعہ کی عمر سے میں اس وقت گزر چکا تھا مجھے جامعہ کا خوف تھا یا جو بھی وجہ تھی یہ احساس بہرحال مجھے یاد ہے کہ جامعہ میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ لیکن یہ ارادہ کرلیا کہ اپنی تعلیم مکمل کرکے اگر اچھے نمبر آئے تو وقف کردوں گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ابا کی خواہش اور دعا کو جو یقیناً وہ اس مقصد کے لئے کرتے ہوں گے قبول فرمایا اور باوجود پڑھائی میں کمزور ہونے کے MSC میں میرے اچھے نمبر آگئے اور میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں وقف کا خط لکھ کر ابا کو بتایا کہ وقف کردیا ہے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

جماعتی مہمانوں کی خدمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا جذبہ ہمارے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے بچپن سے ہی تقریباً چھ سات سال کی عمر میں مجھے اور میرے بڑے بھائی ڈاکٹر مغفور کو لنگر خانہ نمبر ایک میں جس کے آپ ناظم ہوا کرتے تھے ساتھ لے جاتے اور وہاں تنوروں سے روٹیاں اُٹھا کر کمروں میں لے جانے کی ڈیوٹی ہمارے

سپرد کرتے۔ اس طرح آپ نے ہمارے دلوں میں بچپن سے ہی جلسہ کی ڈیوٹیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا احساس پیدا کردیا۔

حضرت میاں صاحب نے زندگی کے ہر لمحہ میں ایک شفیق باپ اور ہمدرد دوست کے رنگ میں راہنمائی فرمائی۔ آپ نے دنیوی نعماء کو کوئی وقعت نہ دی۔ دین کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ خلافت سے محبت اور اطاعت کا ایسا رنگ دکھایا جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔''

(حیات منصور صفحہ 1 تا 5)

☆ بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا اُن پر ظلم ہے۔

☆ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔

☆ اپنے تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو ترک کردیں۔

☆ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

سلام کو رواج دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں۔ خاص طور پر ربوہ، قادیان میں اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں۔ ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہیے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی۔ پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں۔ ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں ان کے طلباء ہیں۔ اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہوسکتا ہے''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 98)

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

سناتے گئے یہاں تک کہ سارا سفر یہی نظم سناتے کٹ گیا۔ اسی طرح آپ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا کلام بھی اکثر پڑھا کرتے۔

مولا سموم غم کے تھپیڑے پنہ! پنہ!
اب انتظام دفع بلیات چاہیے

خدمت دین کی تڑپ

آپ کی خدمت دین کی طرف خاص توجہ تھی۔ ایک مرتبہ حضرت ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے ساتھ ذکر کیا کہ دوسرے احباب میں سے واقفین زندگی زیادہ آرہے ہیں جب کہ خاندان میں سے اس طرف کم توجہ ہے۔ بڑی فکر کی بات ہے۔ میں اس وقت وہاں موجود تھا ابا نے اور ماموں منور نے اس وقت میری طرف دیکھا اور ہنس دیے۔ جامعہ کی عمر سے میں اس وقت گزر چکا تھا مجھے جامعہ کا خوف تھا یا جو بھی وجہ تھی یہ احساس بہر حال مجھے یاد ہے کہ جامعہ میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ لیکن یہ ارادہ کر لیا کہ اپنی تعلیم مکمل کر کے اگر اچھے نمبر آئے تو وقف کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ابا کی خواہش اور دعا کو جو یقیناً وہ اس مقصد کے لئے کرتے ہوں گے قبول فرمایا اور باوجود پڑھائی میں کمزور ہونے کے MSC میں میرے اچھے نمبر آگئے اور میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں وقف کا خط لکھ کر ابا کو بتایا کہ وقف کر دیا ہے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

جماعتی مہمانوں کی خدمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا جذبہ ہمارے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے بچپن سے ہی تقریباً چھ سات سال کی عمر میں مجھے اور میرے بڑے بھائی ڈاکٹر مغفور کو لنگر خانہ نمبر ایک میں جس کے آپ ناظم ہوا کرتے تھے ساتھ لے جاتے اور وہاں تنوروں سے روٹیاں اُٹھا کر کمروں میں لے جانے کی ڈیوٹی ہمارے

سپرد کرتے۔ اس طرح آپ نے ہمارے دلوں میں بچپن سے ہی جلسہ کی ڈیوٹیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا احساس پیدا کر دیا۔

حضرت میاں صاحب نے زندگی کے ہر لمحہ میں ایک شفیق باپ اور ہمدرد دوست کے رنگ میں راہنمائی فرمائی۔ آپ نے دنیوی نعماء کو کوئی وقعت نہ دی۔ دین کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ خلافت سے محبت اور اطاعت کا ایسا رنگ دکھایا جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔''

(حیات منصور صفحہ 1 تا 5)

☆ بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا اُن پر ظلم ہے۔
☆ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔
☆ اپنے تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو ترک کر دیں۔
☆ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

سلام کو رواج دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں۔ خاص طور پر ربوہ، قادیان میں اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں۔ ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہیے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی۔ پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں۔ ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں ان کے طلباء ہیں۔ اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 98)

حضور انور ایدہ اللہ کی والدہ ماجدہ

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ

حضور انور ایدہ اللہ کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ ہیں۔ آپ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ اور حضرت محمودہ بیگم صاحبہ (ام ناصر) کی بیٹی ہیں۔ آپ کی پیدائش ستمبر 1911ء کو ہوئی۔ آپ کا نکاح 2 جولائی 1934ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا اور 26 اگست 1934ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا جن کی تفصیل حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب والے مضمون میں درج ہے۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے حیات ہیں۔ انتہائی دعا گو اور غرباء کی ہمدرد ہیں۔ آپ کی پیرانہ سالی، ضعف اور بیماری کی وجہ سے اس نمبر کے لیے آپ کا انٹرویو نہیں ہو سکا۔ اس لیے برکت کی خاطر اس نمبر میں آپ کے تحریر کردہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کی سیرت کے متعلق بعض واقعات شامل کیے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر سے نوازے اور آپ کے بابرکت وجود سے جماعت احمدیہ کو لمبا عرصہ مستفید کرتا رہے۔ آمین

"1924ء کا واقعہ ہے ہم پہلی مرتبہ کشمیر گئے تو آسنور سے کوثر ناگ برف دیکھنے گئے امی جان بیمار تھیں اور حضرت (اماں جان) گھوڑوں کے سفر کی وجہ سے جا نہ سکیں۔ حضرت ابا جان مجھے اور بھائی جان (مراد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کو ساتھ لے گئے کہ یہ بڑے بچے ہیں دیکھ آئیں۔ راستے میں سخت اولے اور بارش ہوگئی۔ بکریوں کے ریوڑ رکھنے کے دو کمروں میں رات گزارنے کا انتظام کیا گیا کمروں میں لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ جلا

دی گئی سب اپنے اپنے کپڑے نچوڑ کر سکھانے لگے۔ میں گیلے کپڑوں میں ایک طرف کھڑی تھی حضرت ابا جان باہر سے خوش خوش اندر آئے اچانک آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو چہرے پر رنج کے آثار پیدا ہوئے فرمانے لگے "بی بی کپڑے نہیں سکھائے"، پھر اپنا دھسہ دیا کہ یہ اوپر لے لو اور مجھے اپنے کپڑے اُتار دو میں سکھاتا ہوں میں نے گرم جوڑا اُتار کر دھسہ لے لیا ابا جان میرے کپڑے نچوڑنے اور سکھانے لگے آپ کو سکھاتے دیکھ کر دوسروں نے کوشش کی کہ ان کے ہاتھ سے کپڑے لے کر خود سکھا دیں مگر ابا جان نے ایک طرف سے خود پکڑا اور ایک طرف سے مجھے پکڑوایا اس طرح میرا گرم جوڑا سکھا کر پھیلا دیا اور میرا بستر خود بچھا کر مجھے لٹایا۔ یہ باپ کی محبت اور خبر گیری کا ایک نمونہ ہے"۔

***

"خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ (حضرت مصلح موعود) کے پاس بہت کچھ آیا مگر کبھی اپنے بچوں اور بچیوں کو ضرورت سے زیادہ جس کی وجہ سے عیش وعشرت اور آرام طلبی کی عادت پڑے، خرچ نہیں دیا بس اتنا خرچ دیا جو ضرورتوں کو پورا کر سکے اسی طرح اپنے کسی بچے کی مالی کمزوری دیکھ کر یا اس کے پاس کسی چیز کی کمی دیکھ کر یہ خیال نہیں ہوا کہ دوسروں کے پاس ہے اور اس کے پاس نہیں ہاں اگر دوسروں کو مالی لحاظ سے اچھا دیکھا یا سنا تو خوش ہوئے کبھی دوسرے بچوں سے اپنے بچوں کا مقابلہ نہیں کیا۔

ایک مرتبہ میرے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی نے آپ کو دعا کے لئے لکھا اور اس میں یہ لکھا کہ میری دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں یہ دعا نہیں کروں گا یہ چیز تو ابو جہل نے بھی طلب کی تھی"۔

***

"حضرت ابا جان کی زندگی کے متعلق طبیعت پر یہ اثر تھا کہ یہ خدائی تصرف میں ہے اور بچپن سے ہی دماغ میں یہ خیال بسا ہوا تھا کہ

آپ عام انسانوں سے مختلف انسان ہیں جن کو اپنی ذات کا پتہ نہیں صرف کسی بالاہستی کے اشاروں پر چل رہے ہیں۔ نہ اپنا وقت نہ اپنا آرام اتنی مصروفیت کہ حد تھی۔ آپ کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا جاگنا صرف اور صرف خدمتِ دینِ محمد ﷺ کے لئے وقف تھا۔ کھانے کا انتظار ہورہا ہے ایک بجے دو بجے تین بجے امی جان بھجوارہی ہیں جاؤ اپنے ابا سے کہو کھانا تیار ہے جاتی تو ٹہلتے ہوئے قرآن مجید پڑھنے میں آپ کا انہماک اتنا زیادہ کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ کوئی آیا ہے کہ نہیں۔ ہم نے کھڑے کھڑے واپس آجانا اور امی جان سے کہہ دینا کہ ابا جان تو قرآنِ مجید پڑھ رہے ہیں۔ پھر جانا پھر جانا آخر کچھ جرأت کرہی لینی تو جواب ملنا چلو آتا ہوں اس طرح کھانے کا وقت کہیں سے کہیں جا پہنچتا۔

رات کو گیارہ بارہ بجے کبھی اس کے بعد بھی کام سے فارغ ہوکر دفتر سے تشریف لاتے، رات کو کوئی کسی وقت کبھی پرچہ لے کر آرہا ہے، کبھی کسی بیمار کو دوائی دینے کے لئے اٹھتے مگر کبھی بیزاری یا تھکان کا اظہار نہ کیا آپ کا ہر قول وفعل یہ کہہ رہا ہوتا کہ میں تو اسی لئے ہوں میں نے تو یہی کرنا ہے"۔

***

"آپ کو کسی کام سے عار نہیں تھا، سفروں میں برتن بھی دھولیتے، کپڑے، بستر وغیرہ بچھواتے، باہر سے سامان اٹھا کر لے آتے، مہمانوں کو کھانا خود اُٹھا کر دیتے، اپنے رومال بنیان جراب وغیرہ دھولیتے۔

ایک دفعہ دفتر کے برآمدے میں کچھ سامان کھولا اور اس سے گند وغیرہ پھیل گیا اتنے میں کچھ ملنے والوں کی اطلاع ملی حضرت ابا جان نے میری ایک بہن سے کہا یہ صاف کروادو تھوڑی دیر کے بعد آپ تشریف لائے دیکھا جگہ اسی طرح گندی ہے۔ آپ نے پوچھا ابھی صاف نہیں کروائی۔ اس نے جواب دیا کوئی آدمی آجائے تو کرواتی ہوں۔ فرمانے لگے تھوڑی دیر کے لئے تم ہی آدمی بن جاؤ پھر جھاڑو لے کر خود صاف کرنے لگے"۔

(ماہنامہ مصباح نومبر، دسمبر 1965ء)

سیدنا مسرور ایدہ اللہ پیشگوئیوں کے آئینہ میں

(مدیر کے قلم سے)

فخر کائنات، تاج المرسلین، سرور کونین حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں اُمت محمدیہ میں آنے والے عظیم الشان مہدی مسعود و مسیح موعود کی خبر دی وہاں یہ بشارت بھی دی کہ امام مہدی کے بعد خلافت کا سلسلہ دائمی چلے گا اور یہ پیشگوئی بھی کی کہ **یَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ** کہ امام مہدی شادی کرے گا اور خدا تعالیٰ اُسے عظیم الشان بیٹا عطا کرے گا۔ اس پیشگوئی میں یہ اشارہ بھی تھا کہ خدا تعالیٰ اُس امام موعود کو انتہائی عظیم الشان نیک اور صالح اولاد عطا کرے گا جو اُس کے مشن کو بڑھانے والی ہوگی۔

یہی بات ایک اور حدیث میں ایک نئے پہلو سے بیان ہوئی ہے۔

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ

(بخاری کتاب التفسیر باب قولہ وآخرین منھم لمّا یلحقوا بھم)

کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی پہنچ گیا تو خدا تعالیٰ امام مہدی فارسی الاصل کے ذریعے یا کئی فارسی الاصل آدمیوں کے ذریعے اُسے دوبارہ دنیا میں قائم کردے گا۔

اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد بھی فارسی الاصل ہے اس لحاظ سے پیشگوئی میں یہ مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ آنے والے موعود کی اولاد کے ذریعے (دین حق) کی بہت زیادہ شان و شوکت ظاہر کرے گا اور ایمان کی حقیقت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے امام الزماں مہدی موعود کی اولاد بہت عظیم الشان خدمات سرانجام دے گی۔

چند ایمان افروز پیشگوئیاں

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات وکشوف میں واضح اشارے ملتے ہیں۔ اگرچہ یہ الہامات وکشوف حضور انور ایدہ اللہ کے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے حوالے سے بیان ہوئے ہیں لیکن ان سے مراد سیدنا مسرور ہی ہیں۔

پیشگوئیوں میں یہ ایک مسلمہ اصول ہے اور خداتعالیٰ کی سنت ہے کہ ایک شخص کے متعلق خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی بات ظاہر کی جاتی ہے لیکن وہ بعض اوقات اُس شخص کی بجائے اُس کی اولاد اور نسل کے ذریعے اور بعض اوقات روحانی فرزندوں کے ذریعے پوری ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں قیصر وکسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیکھیں مگر آپ ان خزانوں کے ملنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے اور یہ کنجیاں آپ کے خلفاء اور روحانی فرزندوں کے ہاتھ آئیں۔ پیشگوئیوں سے متعلقہ اس مسلمہ اصول اور اٹل حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں سیدنا مسرور ایدہ اللہ کے متعلق درج ذیل پیشگوئیاں اور بشارات الٰہیہ ملتی ہیں:۔

تذکرہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا وکشوف کا مجموعہ ہے جنوری 1907ء کی ایک رؤیا ان الفاظ میں درج ہے:۔

''شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا ''وہ بادشاہ آیا'' دوسرے نے کہا کہ ''ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے''۔ فرمایا قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے''۔

(تذکرہ صفحہ 584 ایڈیشن چہارم 2004ء)

پگڑی عزت، شرف، علم اور بزرگی کی علامت ہوتی ہے چنانچہ وہ پگڑی جو حضور انور ایدہ اللہ کے

دادا حضرت مرزا شریف احمد کے سر پر دکھائی گئی تھی وہ خداتعالیٰ نے سیدنا مسرور ایدہ اللہ کے سر پر رکھ کر ایک ایمان افروز اور روح پرور نظارہ دنیا کو دکھلا دیا اور بتلا دیا کہ یہ پگڑی اصل میں خلافت کی روحانی بادشاہت کی پگڑی تھی۔

تذکرہ میں سال 1903ء کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کشفی نظارہ درج ہے:۔

''ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اس لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ **اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں**''

(تذکرہ صفحہ 406، ایڈیشن چہارم)

اس کشف میں بھی واضح طور پر یہ اشارہ ہے کہ ایک وقت آئے گا جب حضرت مرزا شریف احمد کی اولاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشینی آئے گی۔ دسمبر 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

1۔ ''میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں''۔

2۔ اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ

یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں

(تذکرہ صفحہ 630 ایڈیشن چہارم 2004ء)

سیدنا مسرور ایدہ اللہ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد گرامی بھی ایک نئی شان وشوکت سے جلوہ گر ہوا ہے۔ فرمایا:۔

''دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا ان کی اقتداء وہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ **سو خداتعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں**''۔

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 462)

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے ہونے کے سبب حضور کی صلبی اولاد میں شامل ہیں۔ اس لحاظ سے یہ پیشگوئی ان پر بھی پوری اترتی ہے۔

خلفاءسلسلہ کی بشارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح مورخہ 15 نومبر 1906ء کو بعد از نماز عصر قادیان میں حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل نے پڑھایا۔ اس بابرکت تقریب میں مسیحائے زماں سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام اور قادیان میں موجود رفقاء کرام کثیر تعداد میں شامل تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنے لطیف اور پُر معارف خطبہ میں فرمایا:۔

’’ہماری خوش قسمتی ہے کہ خداتعالیٰ نے ہمارے امام کو آدم کہا ہے اور بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا کی آیت ظاہر کرتی ہے کہ اس آدم کی اولاد بھی دنیا میں اسی طرح پھیلنے والی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں۔ کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خداتعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ‘‘۔

(خطبات نور صفحہ 240)

خطبہ نکاح کے یہ الفاظ کہ’’ خداتعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس کے مکالمات سے مشرف ہونگے‘‘۔ بہت معنی خیز اور اپنے اندر ایک عظیم پیشگوئی لیے ہوئے ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے مؤرخہ 8 ستمبر 1950ء کے خطبہ جمعہ میں نہایت پُرشوکت الفاظ میں فرمایا:۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تمہارے لیے قدرت ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اُس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد

قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خداتعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزات دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس اسکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہوسکتا‘‘۔

(الفضل 22 ستمبر 1950ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضور انور ایدہ اللہ کے والد ماجد حضرت مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کی وفات کے موقعہ پر اپنے خطبہ جمعہ 12 دسمبر 1997ء میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو ناظر اعلیٰ مقرر کیے جانے کے ذکر پر فرمایا:۔

’’اب جب کہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ (حضرت مرزا منصور احمد۔ ناقل) اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ...... اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لیے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ **اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے ’’تو ہماری جگہ بیٹھ جا‘‘ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے‘‘۔**

(الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری تا 5 فروری 1998ء)

☆ خلیفہ وقت کے قدموں میں آپ کا قدم ہو۔
☆ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔
☆ ہر احمدی بچے کو ایف۔ اے ضرور کرنا چاہیے۔
☆ اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں۔

صدقے مری جاں آپ کی ہر ایک ادا کے

(مکرم اکبر احمد صاحب نائب ناظر صنعت وتجارت۔ ربوہ)

قانون کی پاسداری

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات پر لندن جاتے ہوئے جب مرکزی قافلہ ربوہ سے لاہور ائیر پورٹ روانہ ہوا تو خاکسار کو حضرت میاں مسرور احمد صاحب کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب قافلہ نے پنڈی بھٹیاں سے موٹروے کا سفر شروع کیا تو آپ کے پاس ایک بریف کیس تھا جس میں نہایت ضروری کاغذات تھے۔ آپ نے موٹروے کا سفر شروع کرنے سے قبل فرمایا کہ بریف کیس ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے safety belt لگانا مشکل ہے تو اُس پر خاکسار نے کہا کہ چونکہ رات کا وقت ہے اور Police رات کے اندھیرے میں دیکھ نہیں سکے گی لہٰذا آپ belt بیشک نہ لگائیں۔ جس پر آپ نے فرمایا کہ یہ نامناسب ہے۔ قانون کی پابندی ہر حال میں کرنی چاہیے اور کافی مشکل سے بریف کیس بھی ہاتھ میں رکھا اور belt لگائی۔

بزرگوں کا ادب

اسی طرح سفر کے دوران موٹروے پر جب سکھیکی سروس سٹیشن آیا تو واش روم جانے اور چائے وغیرہ پینے کے لیے قافلہ رُک گیا۔ حضرت میاں صاحب والی گاڑی میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب حال ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان بھی تشریف فرما تھے۔ چائے ابھی پی جارہی تھی کہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے قافلہ کے افراد سے فرمایا کہ لاہور تک ابھی سفر کافی ہے لہٰذا فوری روانگی کریں تاخیر ہوتی جارہی ہے۔ جس پر آپ نے چائے کا کپ وہیں

رکھ دیا اور فرمایا کہ چلیں۔ حالانکہ خود آپ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے نگران کے بزرگ اور بڑے ہونے کے ناطے آپ نے ان کا ادب کیا اور چائے کا کپ وہیں چھوڑ کر چلنے کا ارشاد فرمایا۔

شفقت

خاکسار کو متعدد بار حضرت میاں صاحب کے ہمراہ سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی خلافت سے چند دن قبل جب آپ سندھ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو خاکسار بھی آپ کے ہمراہ تھا۔

ناصر آباد قیام کے دوران کوٹھی حضرت مصلح موعود سے ملحق گیسٹ ہاؤس میں ہمارا قیام تھا۔ پہلے دن وہاں پہنچنے پر آپ ہمارے کمرے میں تشریف لائے اور کمرے کی صفائی وغیرہ چیک کی اور کھانے کے بارہ میں گیسٹ ہاؤس کے نگران کو ہدایت سے نوازا۔ اسی طرح وہاں قیام کے دوران روزانہ رات کو عمومی کھانے کے علاوہ آپ کی جانب سے کوئی نہ کوئی ڈش ہمارے لئے ضرور بھجوائی جاتی اور پھر گاہے بگاہے نگران صاحب سے ہمارے آرام کے متعلق پوچھتے رہتے۔ ہم پر آپ کی یہ بے پناہ شفقت ہمیشہ یاد رہتی ہے۔

دوران دورہ مختلف اضلاع میں جانے کا موقع ملا اور مختلف جگہ پر کھانے کے لئے رکتے یا دعوت کا انتظام ہوتا حضرت میاں صاحب ہمیں اپنے ہمراہ ہی کھانا کھلاتے رہے۔ اسی طرح کنری میں ایک صاحب نے آپ کی دعوت کی۔ جب ہم دعوت والے گھر پہنچے تو آپ اندر تشریف لے گئے ہم باہر گاڑی میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد میزبان گھر سے باہر آئے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ ”ان لوگوں نے شرماتے رہنا ہے اور اندر نہیں آنا لہٰذا آپ جا کر خود ان کو لے آئیں“، اور پھر ہم سب نے اندر جا کر آپ کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھایا۔

فرض شناسی

ناصر آباد فارم (ضلع میر پور خاص سندھ) کی نگرانی حضرت میاں صاحب کے سپرد تھی۔

وہاں کے معاملات کے لیے سال میں ایک دو مرتبہ چکر لگانا ہوتا تھا آپ اپنے کام اور فرض شناسی میں بہت ماہر ہیں۔

دورہ سندھ میں 9 دن مسلسل روزانہ صبح نماز فجر کی ادیگی کے بعد زمینوں کا چکر لگاتے اور چونکہ گندم کی کٹائی کا موسم تھا لہٰذا کھیت کے پاس کھڑے ہوکر گندم کی بالی توڑتے اُس کے دانے گنتے اور وہیں کھڑے کھڑے بتا دیتے کہ اس ایکڑ میں اتنے من گندم ہوگی۔

اسی طرح آم کے باغ کے قریب جا کر پودوں کو دیکھ کر سورج کے رخ کا حساب لگا کر بتا دیتے کہ اس باغ میں یا اس پودے پر کتنا پھل لگنے کی توقع ہے۔

قانون کا احترام

چند سال قبل جب ایک جھوٹے کیس میں حضور انور پر بعض دیگر افراد کے ہمراہ F.I.R کاٹ دی گئی اور اُس کا کیس چنیوٹ اور جھنگ وغیرہ کی عدالتوں میں چلتا رہا تب بھی خاکسار کو آپ کے ہمراہ خدام الاحمدیہ پاکستان کی جانب سے ڈیوٹی کی توفیق ملی۔ جس دن اس جھوٹے کیس میں سزا سنائی گئی تو آپ سمیت تمام افراد عدالت کے باہر جمع تھے بحث مکمل ہو چکی تھی اور اب جج نے فیصلہ سنانا تھا۔ دوپہر کے بعد جج نے ہمارے خلاف فیصلہ دیا۔ پولیس والا ہتھکڑی لے کر تیار کھڑا تھا۔ چنیوٹ میں احمدیوں کی مخالفت زوروں پر تھی اور اس کیس پر مولویوں کا بہت بڑا گروہ اس کیس کو سننے کے لئے آیا ہوا تھا اور انتہائی حساس صورتحال تھی۔

جب عدالت سے باہر آکر وکلاء نے بتایا کہ ہماری ضمانتیں منسوخ ہوگئی ہیں تو آپ نے قریب کھڑے ہوئے پولیس والے جس کے ہاتھ میں ہتھکڑی تھی کی جانب دونوں ہاتھ فوری طور پر بڑھا دیے اور کہا کہ لگالو ہتھکڑی مگر خدا کی شان دیکھئے باوجود سخت مخالفت اور مولویوں کی موجودگی کے اُس پولیس والے نے جواب دیا کہ ''میاں صاحب آپ کو ہتھکڑی نہیں لگانی''۔ اور جس ہاتھ میں اُس نے ہتھکڑی پکڑ رکھی تھی وہ ہاتھ پیچھے کر

لیا۔ خاکسار جھنگ جیل میں اسیری کے دنوں میں چند دن وہاں جیل سے باہر ڈیوٹی پر رہا اور کبھی بھی آپ کے چہرہ پر پریشانی نہیں دیکھی اور ایک عجیب سا اطمینان ہمیشہ چہرہ سے جھلک رہا ہوتا۔

سادگی

جب ربوہ تھانہ سے حضرت میاں صاحب کو جھنگ جیل منتقل کیا جارہا تھا تو راستہ میں ایک جگہ سخت گرمی اور بھوک کی وجہ سے کھانے کے لئے رکے۔ قافلہ میں کافی گاڑیاں تھیں اور ربوہ سے ان سب کے لیے بہترین کھانا، سینڈوچز اور دیگر لوازمات ساتھ لے لئے گئے تھے۔ راستہ میں جب معمولی سے ہوٹل پر رکے اور کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہوٹل سے معلوم کریں کہ کیا پکا ہے جس پر ہوٹل والے نے کہا کہ دال روٹی۔ آپ نے وہ تمام بہترین کھانے اور دیگر لوازمات کے بارہ میں کہا کہ پولیس والوں اور دیگر تمام افراد میں تقسیم کردیں اور اُسی ہوٹل میں بیٹھ کر دال روٹی کھائی۔

* * *

ضرور بادشاہ ہوگا

(مکرم محمد انور صاحب۔ جرمنی)

خاکسار کو اپنی والدہ کے ذریعہ علم ہوا کہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کو ایک معاملہ فہمی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ نے ہمارے گاؤں چک 565 گ ب تحصیل جڑانوالہ بھجوایا۔ اس دوران میری نانی جان نے حضرت مولانا سے عرض کی کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رہے ہیں ہمیں کوئی واقعہ سنائیں تو آپ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بیت مبارک قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے تھے کہ سامنے سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو آتے دیکھا جوان دنوں بچے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ دیکھو بادشاہ آرہا ہے تو مولانا صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کہ وہ تو مرزا شریف احمد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بادشاہ ہوگا اگر یہ نہ ہوا تو اس کا بیٹا ہوگا اور وہ نہ ہوا تو اس کا پوتا ضرور بادشاہ ہوگا۔ (حضور انور حضرت میاں شریف احمد صاحب کے پوتے ہیں)

جماعتی اموال کی حفاظت

(مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب۔ نائب ناظر دار الضیافت)

دار الضیافت کے لئے گندم ہم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے لیا کرتے تھے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ ناظر اعلیٰ بنے تو اُس وقت بھی ہم گندم آپ سے لیا کرتے۔ اب بھی ہم گندم وہیں سے لیتے ہیں۔ مزدور ہم خود بھیجتے ہیں۔ تول اپنا لگواتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم نے گندم منگوائی حضور انور ایدہ اللہ اُس وقت ناظر اعلیٰ تھے اور بطور ناظر اعلیٰ یہ آپ کا پہلا سال تھا۔ کچھ گندم ہمارے مطلوبہ معیار کے مطابق نہ تھی میں نے سوچا کہ کچھ گندم چونکہ مطلوبہ معیار کی نہیں ہے اس لئے اس کی قیمت عام ریٹ سے کم ہونی چاہیے۔ اس خیال کے ساتھ میں امتحان میں پڑ گیا کہ میاں صاحب سے بات کس طرح کروں۔ ایک طرف وہ ناظر ضیافت بھی ہیں، ناظر اعلیٰ بھی ہیں۔ دوسری طرف جماعتی اموال کا مسئلہ ہے۔ چنانچہ ایک دن میں میاں صاحب کے پاس چلا گیا اور جا کر گندم کی حالت کے متعلق جرأت کر کے اپنے دل کی بات کہہ ڈالی۔ جس پر آپ نے فرمایا اب میں ناظر ضیافت ہوں اس لئے فیصلہ آپ نے کرنا ہے اور یاد رکھیں کہ دار الضیافت کو نقصان نہیں ہونا چاہیے۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہے لیکن دار الضیافت کو نقصان نہیں پہنچانا۔ میں واپس آیا گندم کی قیمت میں سے جتنی کٹوتی کرنی تھی کر کے باقی رقم کا چیک لے کر گیا اور جا کر قیمت کے متعلق وضاحت کرنی چاہی لیکن میاں صاحب نے بات کرنے سے پہلے ہی روک دیا کہ جو بھی آپ نے فیصلہ کیا ہوگا وہ ٹھیک ہے۔ اس جواب کا میرے دل پر بہت اثر ہوا حالانکہ کوئی اور آدمی ہوتا تو کہہ دیتا کہ تم مجھے پوری قیمت دو۔ تم نے قیمت کونسی اپنی جیب سے ادا کرنی ہے لیکن میاں صاحب نے اپنی رقم میں کمی برداشت کر لی لیکن جماعت کے اموال کو ترجیح دی۔

ایک شفیق اور محبت بھرا وجود

(مکرم عبد الغنی جہانگیر صاحب۔ لندن)

دورِ خلافت کے آغاز سے ہی حضور انور ایدہ اللہ نے اس قدر شفقت کا سلوک کیا جو ناقابل بیان ہے۔ خصوصاً نوجوانوں میں تو اس بات کا نمایاں اثر نظر آتا ہے۔

اس کے متعلق مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضور کے ساتھ MTA سٹاف کی پہلی میٹنگ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تمام نوجوان جو یہاں کام کر رہے ہیں وہ کسی بھی معاملہ سے متعلق مجھے رائے اور تجاویز دینے کے لئے مکمل آزاد ہیں وہ ہرگز کسی قسم کی جھجک محسوس نہ کریں۔ کیونکہ میرے نزدیک ایسے نوجوان جو کسی بھی جگہ جونیئر شمار ہوتے ہیں بسا اوقات سینئر آفیسرز ان کی رائے یا تجویز کو اہمیت نہیں دیتے حالانکہ وہ بعض اوقات چیزوں کو سمجھنے اور معاملات کو نمٹانے میں بہتر رائے رکھتے ہیں۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ نے فرداً فرداً ہر کارکن کو اپنے پاس بلایا اور تجاویز دریافت فرمائیں اور اگر کوئی رائے یا تجویز کسی افسر کے نزدیک قابل غور یا قابل قبول نہیں تھی تو اس کی وجہ بھی دریافت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کی یہ دلی فراخی تمام کارکنان کے لئے بہت خوش کن ثابت ہوئی اور خصوصاً نوجوان کارکنان کے لئے بڑی حوصلہ افزاء تھی۔

حضور کی شفقت اور راہنمائی کا ایک واقعہ یوں ہے کہ ایک شام حضور ایدہ اللہ اس باغ میں رونق افروز ہوئے جس کی نگہبانی میرے سپرد تھی۔ میں نے حضور ایدہ اللہ سے عرض کی کہ حضور! یہاں Cherry (چیری) کے دو درخت ایسے ہیں جو ہمیشہ ہی کمزور حالت میں رہے ہیں اور کبھی اچھا پھل نہیں دیا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ

نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے ان کے لئے کبھی کوئی کھاد وغیرہ استعمال کی؟ میں نے عرض کی جی حضور! لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تب حضور انور نے فرمایا کہ آپ dripzone میں درخت کے اردگرد جہاں جہاں تک اس کی جڑیں پھیل چکی ہیں اس مکسچر کو استعمال کریں تو ضرور فائدہ ہوگا۔

آپ زمین کے اندر 6انچ چوڑی اور ایک فٹ گہری سرنگ نالی درخت کے dripzone میں کھودیں اور اس کو اس مکسچر سے بھر دیں۔ میں نے حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق ایسا ہی کیا۔ خدا کے فضل سے اس سال ان درختوں نے بھرپور پھل دیا اور الحمدللہ آج تک وہ اچھا پھل دے رہے ہیں۔

ایک رات میں نے خواب دیکھی کہ میں رات کی نماز بیت الفضل میں ادا کرنے کے بعد باہر نکل رہا تھا تو اس جگہ پہنچنے پر جہاں میں نے اپنے جوتے اتارے ہوئے تھے کیا دیکھا کہ حضور اس جگہ میرے سامنے کھڑے ہیں۔ میرے غور کرنے پر مجھے یوں لگا کہ اس جگہ (جو جوتے اتارنے کی جگہ تھی) ایک طرف سے زمین کا فرش پھٹا ہوا اور پتھریلا سا ہے۔ جبکہ دوسری طرف بالکل ٹھیک اور ہموار ہے۔ مجھے پریشانی ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ اس ناہموار جگہ پر کھڑے ہیں تو میں نے کوشش کی کہ میں خود وہاں کھڑا ہو جاؤں اور حضور ایدہ اللہ ہموار فرش پر آرام سے کھڑے ہو جائیں مگر حضور ایدہ اللہ نے بڑے آرام سے میرا بازو پکڑا اور فرمایا کہ تم اُسی جگہ کھڑے رہو پریشان مت ہو۔ میں یہاں اسی لئے ہوں کہ تم لوگوں کی تمام مشکلات خود لے لوں اور حضور اُسی ناہموار جگہ پر کھڑے رہے۔

خدا گواہ ہے میں سچ کہتا ہوں کہ ہمارے پیارے امام نے ہمیشہ تمام احمدیوں کی مشکلات اپنے ذمہ لی ہیں اور خدا کی مخلوق کے لئے جتنی آسانیاں اور سہولتیں پیدا کی جاسکتی ہیں کی ہیں۔ مزید یہ کہ حضور ہماری زندگیوں اور کاموں میں جتنی آسانی پیدا کرسکتے ہیں، کرتے ہیں۔

حضور کی عاجزی وانکساری

حضور کی عاجزی سے متعلق کئی واقعات موجود ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور بہت ہی عجز اور انکساری سے کام لیتے ہیں جس کا لفظوں میں بیان ناممکن ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا ہم سے انداز تخاطب باوجود اپنے مقام اور مرتبہ کے ہم غلاموں سے نہایت ہی نرم اور مشفقانہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا یہی سلوک نوجوانوں اور بچوں سے ہے۔

دوران تحریر اس وقت میرے ذہن میں ایک ایسا واقعہ آ گیا ہے جس کو یاد کر کے میری آنکھیں اب بھی بھیگ جاتی ہیں وہ یہ ہے کہ ایک ملاقات میں حضور ایدہ اللہ نے اس ناچیز سے کہا کہ فلاں معاملے میں دعا کرو۔ مجھے یہ سن کر اس قدر حیرانگی ہوئی کہ لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی کہ کہاں زمانے کا امام، وقت کا خلیفہ اور کہاں میں ناچیز اور مجھے فرما رہے ہیں کہ میں دعا کروں۔ حضور ایدہ اللہ کے سامنے بھلا میری کیا اوقات اور کیا میری دعائیں۔

حضور کے ان عاجزانہ الفاظ نے مجھے ہلا کر رکھ دیا کہ میرے جیسے کمترین کے ساتھ یہ سلوک! ابھی تک مجھے ان الفاظ کا اثر اپنی ذات میں محسوس ہوتا ہے۔

واقفین زندگی سے محبت

جب سے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ہمیں کام کی توفیق ملی ہے ہمارا ہمیشہ سے مشاہدہ ہے کہ واقفین زندگی سے حضور کس قدر شفقت اور محبت کا سلوک فرماتے ہیں۔ اسلام آباد ٹلفورڈ کے سفروں میں بارہا اس کا تجربہ ہوا ہے۔

کئی دفعہ حضور ایدہ اللہ ذاتی طور پر اسلام آباد تشریف لائے اور گھروں اور باغات کا معائنہ فرمایا اور اس سلسلہ میں ان کی بہتری کے لئے قیمتی نصائح سے نوازا۔

ہم حضور ایدہ اللہ کے تہِ دل سے ممنون ہیں کہ آپ کی اس ملک میں آمد کے بعد جماعتی باغات اور بعض لوگوں کے ذاتی باغات میں جو نمایاں بہتری نظر آتی ہے یہ محض اور محض حضور انور

کی ذاتی محبت اور دلچسپی کی وجہ سے ہے۔

اسلام آباد کے بچے تو ہر بار اپنے پیارے آقا کی آمد پر خوشی منانے کے ساتھ اسی انتظار میں رہتے ہیں کہ کب حضور چاکلیٹ تقسیم فرمائیں گے جو ہمیشہ حضور معائنے کے بعد تقسیم فرمایا کرتے ہیں۔ایک موقعہ پر تو جب حضور ایدہ اللہ نے تمام بچوں میں ٹافیوں کے پیکٹ تقسیم فرمائے، ان بچوں میں ایک بچہ Ishaque Buabeng(Junior) بعمر 4 سال جو ہمارے گھانا کے رہنے والے دوست Mr. Ishaque Buabeng(Senior) (حال مقیم اسلام آباد) کا تھا، اس نے ٹافیاں لینے کے بعد خوشی سے ناچنا شروع کر دیا۔

اس وقت ہمارا بھی یہ حال ہو رہا تھا کہ اگر جماعتی روایات ہمیں باندھ کر نہ رکھتیں تو ہم بھی خوشی کے مارے ناچنے لگتے لیکن حقیقتاً ہمارے دل اپنے آقا کی آمد پر اسی طرح خوشیاں منا رہے تھے۔

ایسا کئی بار ہوا کہ حضور واقفین کے ساتھ کھیل میں شامل ہوئے۔ایک موقعہ پر تو حضور کرکٹ بھی کھیلے ہیں۔یہ بڑی حیران کن اور خوش کن بات ہے کہ کس طرح حضور ان واقفین کی زندگیوں میں جو وہ دین حق کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں، خوشیاں اور رونق بکھیرنے کے لئے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکالتے ہیں۔

حضور جامعہ احمدیہ UK کے طلباء کا بہت دھیان فرماتے ہیں اور ان پر بہت توجہ دیتے ہیں۔ حضور ان کی جسمانی صحت اور روحانی حالتوں کے بارے میں اس قدر خیال رکھتے ہیں کہ یہ چیز طلباء کے طور واطوار میں واضح نظر آتی ہے اور وہ اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ وہ کیا مقصد ہے جس کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں اور کس طرح خدا کے سچے خادم بننا ہے اور کس طرح حقیقت کو پانا ہے اور اس کے سچے ولی بننا ہے اور یہ سب پاک تبدیلی ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کے مسیحی انفاس اور دعاؤں کے ہی طفیل ہے۔

ایک خواب کی تعبیر

1988ء میں میں نے ایک خواب دیکھا جو اس وقت میرے لئے ایک معمہ تھا۔میں نے دیکھا کہ میں اپنے ایک یوگنڈا کے رہنے والے دوست کے ہمراہ اسلام آباد ٹلفورڈ میں کھڑا ہوں اور اس دوران ہم نے ایک بلڈنگ کی طرف دیکھا جس کے بڑے مزین دروازے تھے (جو ملک اسپین میں موریش اسٹائل کی طرز تعمیر والی عمارات سے ملتی جلتی تھی) اچانک ایک دروازے سے حضرت مصلح موعود جلوہ افروز ہوئے اور پہلے میرے دوست کا ہاتھ پکڑا اور پھر میرا اور یوں ہم ہوا میں لہرانے لگے۔حضور کا قدم عام انسان کے مقابلے میں دوگنا ہو گیا اور حضور نے فرمایا!''دیکھا! آج میں نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا جو میں نے کہا تھا کہ میں دوبارہ آؤں گا۔'' یہ کہہ کر حضور واپس اسی مکان میں تشریف لے گئے اور میں اور میرا دوست زار و قطار رونے لگے اور جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت بھی میں رو رہا تھا۔

2005ء میں مجھے اپنی خواب کی تعبیر سمجھ آئی۔ میں نے اپنے خواب کو حضور ایدہ اللہ کے دورہ اسپین اور مشرقی افریقہ سے جوڑا تو مجھے سمجھ آئی کہ Spanish Style کی بلڈنگ میں دورہ سپین کی طرف اشارہ تھا اور یوگنڈا کے رہنے والے دوست سے مراد یوگنڈا کا دورہ تھا۔اور میری ذات میں Mauritius موریشس کے دورہ کا اشارہ تھا۔جہاں کے دورہ کا حضور ایدہ اللہ پروگرام بنا رہے تھے۔

ایک ملاقات میں میں نے بڑی عاجزی سے حضور کے سامنے اپنی خواب اور اس کی مندرجہ بالا تعبیر کا ذکر کیا تو حضور ایدہ اللہ نے اس کی تعبیر پسند فرمائی اور مزید برآں ایک نکتہ کا اضافہ فرمایا جس تک میرا ذہن نہیں گیا تھا کہ حضرت مصلح موعود کے دوبارہ آنے سے مراد قادیان واپسی کی طرف اشارہ ہے اور اس سال تمہارا یہ خواب بالکل مکمل پورا ہو جائے گا کیونکہ موریشس کے بعد انشاء اللہ میں قادیان جا رہا ہوں۔

کی ذاتی محبت اور دلچسپی کی وجہ سے ہے۔

اسلام آباد کے بچے تو ہر بار اپنے پیارے آقا کی آمد پر خوشی منانے کے ساتھ اسی انتظار میں رہتے ہیں کہ کب حضور چاکلیٹ تقسیم فرمائیں گے جو ہمیشہ حضور معائنے کے بعد تقسیم فرمایا کرتے ہیں۔ ایک موقعہ پر تو جب حضور ایدہ اللہ نے تمام بچوں میں ٹافیوں کے پیکٹ تقسیم فرمائے، ان بچوں میں ایک بچہ Ishaque Buabeng(Junior) بعمر 4 سال جو ہمارے گھانا کے رہنے والے دوست Mr. Ishaque Buabeng(Senior) (حال مقیم اسلام آباد) کا تھا، اس نے ٹافیاں لینے کے بعد خوشی سے ناچنا شروع کر دیا۔

اس وقت ہمارا بھی یہ حال ہو رہا تھا کہ اگر جماعتی روایات ہمیں باندھ کر نہ رکھتیں تو ہم بھی خوشی کے مارے ناچنے لگتے لیکن حقیقتاً ہمارے دل اپنے آقا کی آمد پر اسی طرح خوشیاں منا رہے تھے۔

ایسا کئی بار ہوا کہ حضور واقفین کے ساتھ کھیل میں شامل ہوئے۔ ایک موقعہ پر تو حضور کرکٹ بھی کھیلے ہیں۔ یہ بڑی حیران کن اور خوش کن بات ہے کہ کس طرح حضور ان واقفین کی زندگیوں میں جو وہ دین حق کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں، خوشیاں اور رونق بکھیرنے کے لئے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکالتے ہیں۔

حضور جامعہ احمدیہ UK کے طلباء کا بہت دھیان فرماتے ہیں اور ان پر بہت توجہ دیتے ہیں۔ حضور ان کی جسمانی صحت اور روحانی حالتوں کے بارے میں اس قدر خیال رکھتے ہیں کہ یہ چیز طلباء کے طور واطوار میں واضح نظر آتی ہے اور وہ اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ وہ کیا مقصد ہے جس کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں اور کس طرح خدا کے سچے خادم بننا ہے اور کس طرح حقیقت کو پانا ہے اور اس کے سچے ولی بننا ہے اور یہ سب پاک تبدیلی ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کے مسیحی انفاس اور دعاؤں کے ہی طفیل ہے۔

ایک خواب کی تعبیر

1988ء میں میں نے ایک خواب دیکھا جو اس وقت میرے لئے ایک معمہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں اپنے ایک یوگنڈا کے رہنے والے دوست کے ہمراہ اسلام آباد ٹلفورڈ میں کھڑا ہوں اور اس دوران ہم نے ایک بلڈنگ کی طرف دیکھا جس کے بڑے مزین دروازے تھے (جو ملک اسپین میں موریش اسٹائل کی طرز تعمیر والی عمارات سے ملتی جلتی تھی) اچانک ایک دروازے سے حضرت مصلح موعود جلوہ افروز ہوئے اور پہلے میرے دوست کا ہاتھ پکڑا اور پھر میرا اور یوں ہم ہوا میں لہرانے لگے۔ حضور کا قدم عام انسان کے مقابلے میں دوگنا ہو گیا اور حضور نے فرمایا! ''دیکھا! آج میں نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا جو میں نے کہا تھا کہ میں دوبارہ آؤں گا''۔ یہ کہہ کر حضور واپس اسی مکان میں تشریف لے گئے اور میں اور میرا دوست زار و قطار رونے لگے اور جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت بھی میں رو رہا تھا۔

2005ء میں مجھے اپنی خواب کی تعبیر سمجھ آئی۔ میں نے اپنے خواب کو حضور ایدہ اللہ کے دورہ اسپین اور مشرقی افریقہ سے جوڑا تو مجھے سمجھ آئی کہ Spanish Style کی بلڈنگ میں دورہ سپین کی طرف اشارہ تھا اور یوگنڈا کے رہنے والے دوست سے مراد یوگنڈا کا دورہ تھا۔ اور میری ذات میں Mauritius موریشس کے دورہ کا اشارہ تھا۔ جہاں کے دورہ کا حضور ایدہ اللہ پروگرام بنا رہے تھے۔

ایک ملاقات میں میں نے بڑی عاجزی سے حضور کے سامنے اپنی خواب اور اس کی مندرجہ بالا تعبیر کا ذکر کیا تو حضور ایدہ اللہ نے اس کی تعبیر پسند فرمائی اور مزید برآں ایک نکتہ کا اضافہ فرمایا جس تک میرا ذہن نہیں گیا تھا کہ حضرت مصلح موعود کے دوبارہ آنے سے مراد قادیان واپسی کی طرف اشارہ ہے اور اس سال تمہارا یہ خواب بالکل مکمل پورا ہو جائے گا کیونکہ موریشس کے بعد انشاء اللہ میں قادیان جا رہا ہوں۔

حضور کا پیار کرنے والا دل

ہماری جماعت کا ہر فرد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی محبت کو یاد کرتا ہے۔ ہم وہ تمام لوگ جو حضورؒ کے ساتھ کام کرتے تھے اور آپ کی محبت کا دم بھرتے تھے آپ کی وفات کے بعد اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتے تھے اور وہ چند روز جبکہ کوئی نہ جانتا تھا کہ اگلے لمحہ کیا ہونے والا ہے بڑے غم میں گذرے۔

جب حضورؒ کی وفات ہوئی میں اپنے بھائی اور دوست مولانا فیروز عالم صاحب کی یہ درد بھری بات جو انہوں نے ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کے ترجمہ کے کمرہ میں انتہائی غم اور رو دینے والی کیفیت میں مجھے کہی کہ اب ہمیں کون پیار کرے گا؟ کبھی نہیں بھول سکتا۔ اس بات کو سن کر جہاں میں فیروز صاحب کو تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہاں اپنے اندر کی کیفیت کو زبان تک نہیں لا سکتا تھا۔ یہ صرف میری ذات ہی نہیں بلکہ ہر احمدی کی اس دن یہی کیفیت تھی۔

مگر وہ واحد و یگانہ خدا رحیم و رحمان جو ہماری ان حالتوں سے خوب واقف تھا، اس نے ہماری دعاؤں اور تضرعات کو سنا اور اپنے ایک بندہ کے ذریعہ سے پھر ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں ایک ایسا وجود بخشا جس کا دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔ میں نہایت اخلاص اور ایمانداری سے یہ کہتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ وہی محبت اور الفت اپنے اس امام سے پائی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے ملتی تھی۔ ہم میں سے کسی کو بھی اس محبت میں کمی کا احساس نہیں ہوتا اور ہمارے دل بھی اپنے آقا کی محبت اور چاہت سے لبریز ہیں۔ ہم بڑے خوش قسمت غلام ہیں کہ جن کو آپ جیسا آقا ملا۔ (الحمدللہ)

خدا اپنی ان گنت نعمتیں اور برکات و فضائل ہمارے پیارے حضور اور آپ کے خاندان پر نچھاور کرے۔ خدا تعالیٰ آپ کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے اور کامیابیوں سے نوازے۔ خدا کرے کہ ہم آپ کے سچے غلام بنیں اور ہماری باتیں اور اعمال آپ کے لیے باعث تسکین ثابت ہوں (آمین)

(ترجمہ: مکرم لقمان احمد کشور صاحب۔ ربوہ)

بابرکت تحریکات اور زریں نصائح

اپریل 2003ء تا اپریل 2008ء

(مرتبہ: مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب۔ مکرم میر انجم پرویز صاحب)

1- نظام وصیت

''اس نظام (وصیت) کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو سال ہو جائیں گے...... 1905ء میں آپ علیہ السلام نے اسے جاری فرمایا تھا...... لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہیے تھا نہیں ہو رہے...... اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں...... میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہند ہیں، اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں''۔

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ یکم اگست 2004ء)

''100 فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام (وصیت) میں شامل ہوں۔ چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران

ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں۔"

(خطبہ جمعہ 14 اپریل 2006ء)

2- واقفین نو

"واقفین نو مختلف شعبوں میں تعلیم حاصل کریں۔"

(خطاب بر موقع نیشنل وقف نو اجتماع برطانیہ فرمودہ 2 مئی 2004ء)

"واقفین نو جو شعور کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور جن کا زبانیں سیکھنے کی طرف رجحان بھی ہے اور صلاحیت بھی ہے خاص طور پر لڑکیاں۔ وہ انگریزی، عربی، اُردو اور ملکی زبان جو سیکھ رہی ہیں جب سیکھیں تو اس میں اتنا عبور حاصل کر لیں...... کہ جماعت کی کتب اور لٹریچر وغیرہ کا ترجمہ کرنے کے قابل ہوسکیں۔"

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء)

3- وقف عارضی و وقف بعد از ریٹائرمنٹ

ڈاکٹرز کو افریقہ کے ہسپتال اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے وقف عارضی کی تحریک۔

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 26 جولائی 2003ء)

"ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں"۔

(خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2003ء)

وقف عارضی کے لئے سپین جانے کی تحریک کی یاددہانی۔

(خطبہ جمعہ 28 جنوری 2005ء)

"وقف عارضی اور وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 3 نومبر 2006ء)

ڈاکٹرز کو وقف کرنے کی تحریک۔

(خطبہ جمعہ 15 دسمبر 2006ء)

4- تعلیم

"ہر احمدی بچے کو ایف۔اے ضرور کرنا چاہیے۔"

(خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء)

"آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء)

"نوجوان جرنلزم (Journalism) میں زیادہ سے زیادہ جانے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ 10 فروری 2006ء)

5- تربیت

"ہر احمدی ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ڈالے"۔

(خطبہ جمعہ 29 اگست 2003ء)

"جماعت کو بہت زیادہ درود شریف پڑھنا چاہیے"۔ (خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2003ء)

"خلفاء کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ (بیوت الذکر) کو آباد کرنے کے بارہ میں، نمازوں کے قیام کے بارہ میں، اولاد کی تربیت کے بارہ میں، اپنے اندر اخلاق قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ کے بارہ میں، دعوت الی اللہ کے بارہ میں یا متفرق مالی تحریکات ہیں تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔"

(خطبہ جمعہ 26 ستمبر 2003ء)

"جو سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہیے کہ سگریٹ چھوڑ دیں"۔

(خطبہ جمعہ 10 اکتوبر 2003ء)

"وہ لوگ جو اس لغو عادت (تمباکونوشی) میں مبتلا ہیں کوشش کریں کہ اس سے جان چھڑائیں اور والدین خاص طور پر بچوں پر نظر رکھیں کیونکہ آج کل بچوں کو نشوں کی باقاعدہ پلاننگ کے ذریعہ عادت بھی ڈالی جاتی ہے"۔

(خطبہ جمعہ 20 اگست 2004ء)

"ہر احمدی چاہے وہ ملازمت سے منسلک ہو، چاہے کسی پیشے سے منسلک ہو، چاہے کوئی کاروبار کرتا ہو، یہ عہد کرے کہ میں نے جھوٹ کا سہارا نہیں لینا"۔ (خطبہ جمعہ 19 دسمبر 2003ء)

"بیہودہ فلموں اور گانوں سے عورتوں اور مردوں دونوں کو یکساں احتیاط کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 30 جنوری 2004ء)

"انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے یہ بھی ایک لحاظ سے آج کل کی بہت بڑی لغو چیز ہے...... علم کے اضافے کے لئے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں"۔

(خطبہ جمعہ 20 اگست 2004ء)

"اجتماعوں اور جلسوں کے وقت، جب اجتماعات یا جلسوں پر آتے ہیں تو وہاں ان سے

پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیے اور صرف یہی مقصد ہونا چاہیے کہ ہم نے یہاں سے اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانی ہے اور جلسوں کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء)

’’ہر احمدی کو اپنے ایمان میں ترقی کرتے ہوئے اس اہم بات کو ہمیشہ اپنے پلے باندھے رکھنا چاہیے کہ صرف منہ سے مان لینا کافی نہیں ہوگا بلکہ ایمان میں بڑھنا، اُس میں ترقی کرنا، یہی ہے جو اُسے اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے حقیقی رنگ میں فیض یاب کرنے والا بنائے گا‘‘۔

(خطبہ جمعہ 6 جولائی 2007ء)

6- طاہر فاؤنڈیشن کا قیام

’’اب آخر میں میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ مختلف لوگوں نے توجہ دلائی ہے۔ خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبہ (دین حق) کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں، ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔ تو یہ کافی وسیع کام ہے، جس کے لئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے تو یہ سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ’’طاہر فاؤنڈیشن‘‘ کے نام سے قائم کیا جائے۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 27 جولائی 2003ء)

7- دعا

’’میری یہی درخواست ہے کہ دعائیں کریں اور دعاؤں سے میری مدد کریں اور پھر ہم سب مل کر (دین حق) کے غلبہ کے دن دیکھیں۔ انشاءاللہ‘‘۔ (خطبہ جمعہ 25 اپریل 2003ء)

انسانیت کو بچانے کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک۔ (خطبہ جمعہ 9 مئی 2003ء)

’’پاکستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 14 نومبر 2003ء)

’’میں ایک دعا کی بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ بنگلہ دیش کے حالات کافی Tense ہیں۔ بڑے عرصہ سے، بڑے خراب ہیں اور آج

بھی مخالفین نے بڑی دھمکیاں دی ہوئی ہیں، (بیوت الذکر) پر حملے کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ جماعت کو ہر شر سے بچائے‘‘۔ (خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء)

دنیا کے لئے، انسانیت کے لئے اور احمدیت کے لئے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(خطبہ جمعہ 11 اگست 2006ء)

خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے ذریعہ مدد کریں۔ (خطبہ جمعہ 6 اپریل 2007ء)

’’جہاں پاکستان کے احمدی اپنے ملک کے لیے دعا کریں وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ جو پاکستان سے باہر دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں کہ پاکستان کی سلامتی کے لیے دعا کریں کیونکہ آج کل پاکستان بھی ایک بڑے خوفناک دور سے گذر رہا ہے‘‘۔ (خطبہ جمعہ 8 جون 2007ء)

’’ایک دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آج کل ہر ایک کو پتہ ہے کہ پاکستان کے حالات دن بدن بگڑتے چلے جارہے ہیں اور اب تک سینکڑوں قتل ہو چکے ہیں...... اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ان کو عقل دے اور مُلک کو بچائے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 20 جولائی 2007ء)

’’اُمت کی اکثریت تو غلط اور مفاد پرست علماء اور حکام کے پیچھے چل پڑی ہے...... اے اللہ! ان لوگوں کے دلوں پر سے زنگ اُتار دے۔ ان کو زمانے کے امام کی مخالفت کرنے کی بجائے اُسے پہچاننے کی توفیق عطا فرما۔ پس یہ دعا کرنا بھی آج ایک احمدی کی ذمہ داری ہے بلکہ فرائض میں داخل ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 5 اکتوبر 2007ء)

’’پاکستان کے لیے بھی دعا کے لیے میں کہنا چاہتا ہوں۔ سیاستدانوں نے اپنی سیاست چمکانے اور جھوٹی اناؤں اور عزتوں کے لیے پوری قوم اور مُلک کو داؤ پر لگایا ہوا ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 19 اکتوبر 2007ء)

غریبوں، لاچاروں، مریضوں، خدمت انسانیت اور خدمت دین کرنے والوں، مالی قربانی کرنے والوں، واقفین زندگی، شہداء کے خاندانوں، اسیران راہ مولیٰ اور اُمت مسلمہ کو

دعاؤں میں یادرکھنے کی تحریک۔

(خطبہ عید الفطر 13 اکتوبر 2007ء)

پیتہ کے آپریشن کا تذکرہ اور دعا کی تحریک۔

(خطبہ جمعہ 26 اکتوبر 2007ء)

''میں ایک دعا کے لیے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے جو آج کل حالات ہیں ہر ایک کے سامنے ہیں اور حکومت بھی، سیاستدان بھی اور نام نہاد اسلام کے علمبردار بھی، ہر ایک ملک کی تباہی کے درپے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو بچائے جو بڑی قربانیوں سے حاصل کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ کی بھی اس کے لیے قربانیاں ہیں۔ کئی جانیں قربان ہوئی تھیں اس کے لیے۔ تو ایک تو وطن کی محبت کا تقاضا ہے، حکم ہے، حق بنتا ہے کہ اس کے لیے دعا کریں''۔

(خطبہ جمعہ 16 نومبر 2007ء)

8- مالی قربانی

''چندوں کی ادائیگی اور صحیح آمد کے مطابق اپنا بجٹ بنوائیں''۔

(خطبہ جمعہ 6 جون 2003ء)

تحریک جدید کے دفتر پنجم کا اجراء۔

(خطبہ جمعہ 5 نومبر 2004ء)

دفتر اوّل کے مجاہدین کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک کی یاددہانی۔

(خطبہ جمعہ 5 نومبر 2004ء)

''نومبائعین بیعت کرتے ہیں اور وہ چندہ نہیں دیتے۔ ان کو بھی اگر شروع میں یہ عادت ڈال دی جائے کہ چندہ دینا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے دین کی خاطر قربانی کی جائے تو اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے تو ان کو بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ بہت سے نومبائعین کو بتایا بھی نہیں جاتا کہ انہوں نے کوئی مالی قربانی کرنی بھی ہے کہ نہیں، تو یہ بات بتانا بھی انتہائی ضروری ہے''۔ (خطبہ جمعہ 5 نومبر 2004ء)

''احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقف جدید میں شامل کریں''۔ (خطبہ جمعہ 7 جنوری 2005ء)

''نومبائعین کو مالی نظام میں شامل کریں۔''

(خطبہ جمعہ 31 مارچ 2006ء)

تشحیذالاذہان | سیدنا مسرورایدہ اللہ نمبر | ستمبر، اکتوبر 2008ء

''کوئی بھی چندہ دینے والے، چاہے وہ موصی ہیں یا غیر موصی ہیں اگر توفیق ہے تو تمام تحریکات میں چندے دینے چاہئیں کیونکہ ہر تحریک اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے اہم ہے''۔

(خطبہ جمعہ 31 مارچ 2006ء)

9- دین حق

''آج ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ (دین حق) کی جو تصویر جو تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھینچی ہے اور دی ہے اس کو لے کر (دین حق) کے امن اور آشتی، صلح اور صفائی کے پیغام کو ہر جگہ پہنچا دیں اور دنیا میں یہ منادی کریں کہ (دین حق) تلوار سے نہیں بلکہ اپنی حسین تعلیم سے دنیا میں پھیلا ہے اور اپنوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کر رہے ہیں یہ پیغام دیں کہ تم کس غلط راستہ پر چل رہے ہو۔ ان کو سمجھائیں، ان کے لئے دعائیں کریں کیونکہ یہ لوگ بھی اِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ کے زمرے میں ہیں''۔

(خطبہ جمعہ 20 جون 2003ء)

''(دین حق) سلامتی کا پیغام ہے۔ ہر احمدی کو اس کو دنیا میں پھیلانا چاہیے۔''

(خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2004ء)

''ایسے لوگ جو یہ لغویات، فضولیات اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں...... مجھے خیال آیا کہ ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہوں کہ وہ بھی ان چیزوں پر نظر رکھیں...... اس لئے یہاں خدام الاحمدیہ بھی کم از کم 100 ایسے لوگ تلاش کرے جو اچھے پڑھے لکھے ہوں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور اس طرح لجنہ اپنی 100 نوجوان بچیاں تلاش کر کے ٹیم بنائیں جو ایسے مضمون لکھنے والوں کے جواب مختصر خطوط کی صورت میں ان اخبارات کو بھیجیں جن میں ایسے مضمون آتے ہیں یا خطوط آتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ 18 فروری 2005ء)

''ہر احمدی کا فرض ہے کہ جہاں مخالفین کے اعتراض کو ردّ کریں، ان کو جواب دیں وہاں ان شرفاء کا شکریہ بھی ادا کریں جو ابھی تک اخلاقی قدریں رکھے ہوئے ہیں۔ اُن تک (دین حق) کی خوبصورت تعلیم پہنچائیں۔ ان کے اندر جو

نیک فطرت اور انصاف پسند انسان ہے۔ اس کو ایک خدا کا پیغام پہنچائیں''۔

(خطبہ جمعہ 24 راگست 2007ء)

''جرمن احمدیوں سے بھی کہتا ہوں کہ وہ (دین حق) کی تعلیم جہاں اپنی زندگیوں پر لاگو کریں وہاں شمع ہدایت بنتے ہوئے اپنے ہم وطنوں میں بھی یہ تعلیم پھیلائیں''۔ (خطبہ جمعہ 7 ستمبر 2007ء)

''آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ دین حق اور خدا تعالیٰ پر ہونے والے اعتراضات کے ردّ کے لیے عزیز اور حکیم خدا کا صحیح تصور پیش کرے''۔

(خطبہ جمعہ 26 اکتوبر 2007ء)

10- خدمت خلق

''میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کرسکتا ہے غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آسکتا ہے۔ ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں''۔

(خطبہ جمعہ 12 ستمبر 2003ء)

خدمت خلق کی تحریک۔

(خطبہ جمعہ 15 دسمبر 2006ء)

صاحب حیثیت افراد کو امداد مریضان، امداد طلباء اور بیوت الحمد سکیم کی مدات میں حصہ لینے کی تحریک۔ (خطبہ عیدالفطر 13 اکتوبر 2007ء)

11- کفالت یکصد یتامیٰ

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادی تک کے اخراجات پورے کیے جاتے رہے اور کیے جارہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے...... اب میں باقی دنیا کے امراء کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ پڑھائی نہ کر سکتے ہوں۔ کھانے پینے کے

اخراجات مشکل ہوں اور پھر مجھے بتائیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں اسی طرح بنگلہ دیش ہے، ہندوستان ہے اس طرف کافی کمی ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے تو باقاعدہ ایک سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے''۔

(خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء)

''یتامیٰ کی خبرگیری کے لیے ایک فنڈ ہے، اس میں بھی احباب جماعت کو دل کھول کر مدد کرنی چاہیے تا کہ زیادہ سے زیادہ یتیموں کی ضروریات پوری کی جاسکیں''۔

(خطبہ جمعہ یکم جون 2007ء)

صاحب حیثیت اور دوسرے افراد کو یتامیٰ فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک۔

(خطبہ عیدالفطر 13 اکتوبر 2007ء)

12- دعوت الی اللہ

''دنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کرلے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام (دعوت الی اللہ) کے لئے وقف کرنا ہے''۔

(خطبہ جمعہ 4 جون 2004ء)

''دعوت الی اللہ کریں، حکمت سے کریں، ایک تسلسل سے کریں، مستقل مزاجی سے کریں اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتابوں سے حوالے نکالیں پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں''۔ (خطبہ جمعہ 18 اکتوبر 2004ء)

13- عہدیداران

''دنیا میں ہر جگہ جماعتی عہدیداران کی ایک یہ بھی ذمہ داری ہے کہ (مربیان) یا جتنے واقفین زندگی ہیں ان کا ادب واحترام اپنے دل میں بھی پیدا کیا جائے اور لوگوں کے دلوں میں بھی۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا، ان کی ضروریات کا خیال

رکھنا، حسب گنجائش اور توفیق ان کے لئے سہولتیں مہیا کرنا، یہ جماعت کا اور عہدیداران کا کام ہے تا کہ ان کے کام میں یکسوئی رہے۔ وہ اپنے کام کو بہتر طریقے سے کرسکیں۔ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنے فرائض کی ادائیگی کرسکیں۔''

(خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء)

14- قیام نماز

''پاکستان میں بھی اور دنیا کی ہر جماعت میں جہاں جہاں بھی احمدی آباد ہیں نمازوں کے قیام کی خاص طور پر کوشش کریں۔''

(خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007ء)

''جہاں جہاں احمدی آبادیاں ہیں اپنی بیوت الذکر کو آباد رکھنے کی کوشش کریں گی...... گھروں میں بھی خواتین نمازوں اور عبادات کا خاص اہتمام کریں۔''

(خطبہ جمعہ 28 نومبر 2003ء)

15- قرآن مجید

''ہمیں قرآن شریف سیکھنا اور پڑھنا چاہیے۔ جن کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے وہ دوسروں کو سکھائیں...... تلاوت قرآن کریم تو بہرحال ہر احمدی کو روزانہ ضرور کرنی چاہیے۔''

(خطبہ جمعہ 26 مارچ 2004ء)

''ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر ان ہی اصولوں پر چلتے ہوئے مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہیے اور پھر اس پر عمل کرنا ہے...... پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔''

(خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004ء)

''ہر روز کی تلاوت کے بعد جائزہ لینا چاہیے کہ اس میں بیان کردہ جو حکم ہیں، اوامر اور نواہی ہیں، کرنے اور نہ کرنے کی باتیں ہیں، ہم

کس حد تک ان پر عمل کر رہے ہیں تبھی ہم اپنی اصلاح کی کوشش کرسکتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2005ء)

16- صفائی

''اہل ربوہ توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام کریں...... قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔''

(خطبہ جمعہ 23 اپریل 2004ء)

17- زکوٰۃ

''ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔'' (خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء)

''جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہیے۔'' (خطبہ جمعہ 31 مارچ 2006ء)

18- کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔''

(خطبہ جمعہ 11 جون 2004ء)

''آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہیے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیے''۔

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء)

19- سلام کا رواج

''جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں۔ خاص طور پر ربوہ، قادیان میں اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہیے۔'' (خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2004ء)

20- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

''ایسے الزامات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر لگائے جاتے ہیں ان کا ردّ کرنے کے لئے آپ کی سیرت کے مختلف پہلو

بیان کئے جائیں۔'' (خطبہ جمعہ 11 فروری 2005ء)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات اور پُرامن تعلیم سے دنیا کو آگاہ کریں۔ عشق رسول کی ایسی آگ دلوں میں لگائیں جس کے شعلے آسمانوں تک پہنچیں اور بکثرت درود بھیجیں''۔ (خطبہ جمعہ 10 فروری 2006ء)

''ہمارا بھی کام ہے جنہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور امام الزمان کے سلسلے اور اس کی جماعت سے منسلک کیا ہوا ہے کہ اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود صدقِ دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اُٹھے اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں''۔

(خطبہ جمعہ 24 فروری 2006ء)

''آنحضرت ﷺ کی سیرت لوگوں تک پہنچائیں۔'' (خطبہ جمعہ 23 فروری 2007ء)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں جس سے آپ کی اُمت روحانیت میں بھی ترقی کرنے والی ہو۔ آپ کے اُسوہ کو دنیا کے سامنے پیش کریں لیکن یہ کام اگر کوئی کرسکتا ہے تو احمدی کرسکتا ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو مانا ہے۔ آج اگر معترضین کے جواب دے سکتے ہیں تو احمدی دے سکتے ہیں۔ آج اگر (دین حق) کی خوبصورت تعلیم دنیا کو دکھا سکتے ہیں تو احمدی دکھا سکتے ہیں۔ پس آج احمدی کا فرض ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اس بارے میں کوشش کرے، پہلے سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے''۔

(خطبہ جمعہ 22 جون 2007ء)

21-خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

''تین سال کے بعد خلافت کو 100 سال بھی پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کو بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی، تحریک کی تھی۔ میں بھی اب ان دعاؤں کی طرف دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔ ایک تو آپ نے

اس وقت کہا تھا کہ سورۃ فاتحہ روزانہ سات بار پڑھیں تو سورۃ فاتحہ کو غور سے پڑھیں تا کہ ہر قسم کے فتنہ و فساد سے اور دجل سے بچے رہیں۔ پھر رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ کی دعا بھی بہت دفعہ پڑھیں اور اس کے ساتھ ہی ایک اور دعا کی توجہ دلاتا ہوں جو پہلوں میں شامل نہیں تھی کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. یہ بھی دلوں کو سیدھا رکھنے کے لیے بہت ضروری اور بڑی دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے ہیں اور فرمایا ہے کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔

پھر اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ پڑھیں۔

پھر استغفار بہت کیا کریں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

پھر درود شریف کافی پڑھیں۔ ورد کریں۔ آئندہ تین سالوں میں ہر احمدی کو اس طرف بہت توجہ دینی چاہیے۔

پھر جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام اور استحکام کے لیے ضرور روزانہ دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔

ایک نفلی روزہ ہر مہینے رکھیں اور خاص طور پر اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کو جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رکھے''۔

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء)

''تین سال بعد انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال کا عرصہ ہو جائے گا اور جماعت اس جوبلی کو منانے کے لیے بڑے زور شور سے تیاریاں بھی کر رہی ہے۔ اس کے لیے دعاؤں اور عبادات کا ایک منصوبہ میں نے بھی دیا ہے۔ ایک تحریک دعاؤں کی، نوافل کی میں نے بھی کی تھی تو بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل بھی کر رہی ہے لیکن اگر ان باتوں پر عمل کے ساتھ ساتھ ہمیں حقوق العباد کے اعلیٰ معیار ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی تو یہ

روزے بھی بے کار ہیں، یہ نوافل بھی بے کار ہیں، یہ دعائیں بھی بے کار ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اگست 2005ء)

"آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کے سوویں سال سے گزر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال ہم نے خلافت احمدیہ کی نئی صدی کا استقبال کرتے ہوئے اس میں داخل ہونا ہے...... پس خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں داخل ہونے کے لیے بھی خالصۃً اس کا ہو کر دعاؤں میں وقت گزارنا چاہیے...... آج میں ان دعاؤں سے متعلق یاددہانی کرواتے ہوئے ہر احمدی سے کہتا ہوں کہ بقایا عرصہ میں ایک توجہ کے ساتھ ان دعاؤں کو پڑھیں...... ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر اپنی دعاؤں کے نذرانے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے والا بن جائے"۔

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء)

22- مریم شادی فنڈ

مریم شادی فنڈ کی طرف توجہ کی ضرورت۔

(خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء)

مریم شادی فنڈ میں شمولیت کی دوبارہ تحریک۔ (خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء)

"غریب بچیوں کی شادی کے لیے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مریم فنڈ کی تحریک کی تھی...... جس کثرت سے، جس شوق سے جماعت کے افراد اس میں حصہ لے رہے تھے اور چندہ دیتے تھے، رقمیں آ رہی تھیں اس طرح اب نہیں آ رہیں۔ تو اس طرف بھی جماعت کو اور خاص طور پر مخیّر حضرات کو توجہ کرنی چاہیے"۔ (خطبہ جمعہ یکم جون 2007ء)

مریم شادی فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صاحب حیثیت اپنی بچیوں کی شادی کے موقع پر غریبوں کا خیال رکھیں۔ اس سے جہاں اللہ ان کو ثواب دے رہا ہوگا وہاں ان غریبوں کی دعاؤں سے ان کے اپنے بچوں کے گھروں میں بھی برکت پڑ رہی ہوگی۔

(خطبہ عید الفطر 13 اکتوبر 2007ء)

23- طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی تحریک۔

(خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء)

24- تعمیر بیوت الذکر

بلنسیہ (سپین) کی بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مالی تحریک۔

(خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء)

جماعت احمدیہ ناروے کو بیت الذکر کی تعمیر کی تحریک۔ (خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2005ء)

"بیوت الذکر کی ایک مد ہونی چاہیے۔ اس میں جب بچے پاس ہو جائیں تو اس وقت یا کسی اور خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں چندہ دیا کریں"۔ (خطبہ جمعہ 11 نومبر 2005ء)

جماعت احمدیہ جرمنی کو بیوت الذکر کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ہر سال کم از کم پانچ بیوت الذکر تعمیر کرنے کی تحریک۔

(خطبہ جمعہ 16 جون 2006ء)

25- عزیزوں کے حقوق

"اپنے عزیزوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں، مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہاں ان مغربی ممالک میں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کشائش حاصل کر چکے ہیں اپنے عزیزوں کو، ایسے عزیز جو زیرِ نگیں نہیں بلکہ قرابت داری ہے، جو غریب ملکوں میں رہتے ہیں اور جن کی مالی کشائش نہیں ان کو بھی وقتاً فوقتاً تحفے بھیجتے رہا کریں۔ پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی میرے علم میں بعض ایسے خاندان ہیں جو اپنی بہتر تعلیم کی وجہ سے یا بہتر کاروبار کی وجہ سے آسودہ حال ہیں اُن کو بھی اپنے اپنے ملکوں میں اپنے ضرورتمند بھائیوں کا خیال رکھنا چاہیے"۔

(خطبہ جمعہ 8 جون 2007ء)

26- اطاعت نظام جماعت

"ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ جھگڑوں کی صورت میں (جو ذاتی جھگڑے ہوتے ہیں) اپنے

دماغ میں سوچے ہوئے فیصلوں کو اہمیت نہ دیا کریں بلکہ نظام کی طرف سے جو فیصلہ ہو جائے، قضا کی طرف سے ہو جائے جو کئی مرحلوں میں سے گزرنے کے بعد ہوتا ہے اسے اہمیت دیں۔ پھر بعض وقت خلیفہ وقت کی طرف سے بھی انہی فیصلوں پر صاد ہوتا ہے۔ اس کے باوجود یہ زور ہوتا ہے کہ نہیں، فیصلہ غلط ہوا۔ ٹھیک ہے، فیصلہ غلط ہو سکتا ہے لیکن فیصلہ کرنے والے کی نیت پر شبہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے پھر فتنہ پیدا ہوتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ 13 جولائی 2007ء)

"ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی پر اللہ تعالیٰ کے فضل، جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اور جماعت بن کر رہنے کی وجہ سے ہیں، نظامِ جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کی وجہ سے ہیں، اطاعت کے جذبے کے تحت ہر خدمت بجالانے کی وجہ سے ہیں۔ پس اس چیز کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور اطاعتِ نظام کا جذبہ پہلے سے بڑھ کر اپنے دلوں میں پیدا کریں"۔

(خطبہ جمعہ 7 ستمبر 2007ء)

27-نور فاؤنڈیشن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارچ 2005ء میں نور فاؤنڈیشن قائم فرمائی۔ اس فاؤنڈیشن کا بنیادی مقصد کتب احادیث کے مختلف زبانوں اور بالخصوص اُردو زبان میں تراجم کرنا ہے۔ اس فاؤنڈیشن کا نام حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل کے نام پر "نور فاؤنڈیشن" رکھا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نور فاؤنڈیشن کے صدر مکرم ومحترم میر محمود احمد صاحب ناصر کو مقرر فرمایا۔ اس طرح محترم میر صاحب کو اس عظیم فاؤنڈیشن کے سب سے پہلے صدر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

انتخاب خلافت خامسہ

خلافت خامسہ کا انتخاب 22 اپریل 2003ء کو بیت الفضل لندن میں نماز مغرب وعشاء کے بعد لندن وقت کے مطابق 11:40 بجے رات (پاکستانی وقت کے مطابق 23 اپریل 2003ء کو صبح 3:40 بجے) ہوا۔

تری دعاؤں کے فیض سے ہی غم اپنے سارے مٹائیں گے ہم

وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہمارے لئے

(مکرم اسرار احمد صاحب۔ مکرم عبدالشافی بھروانہ صاحب۔ ربوہ)

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

"خاکسار کو اپنی اہلیہ اور دو بچوں سمیت 2005ء میں جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جلسہ سالانہ کے بعد ہم لوگ چند دنوں کے لیے ناروے بھی گئے۔

یہ 12 اگست 2005ء کی بات ہے۔ اوسلو کی بیت میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ہمارا پروگرام سیر کے لیے ناروے کے مغربی علاقے میں جانے کا تھا۔ راستے میں Skien نامی شہر میں اپنے ایک عزیز کے ہاں کھانے کے لیے تھوڑی دیر قیام کیا۔ ابھی ہم لوگ کھانے کی میز پر بیٹھ ہی رہے تھے کہ باہر سے میرے بیٹے عزیزم جاذب عارفین احمد کے رونے کی آواز سنائی دی۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو اُس کی آنکھ سے خون کے قطرے گر رہے تھے۔ اُس کا ماموں زاد بھائی عثمان اُس کے ہمراہ تھا۔ عثمان نے بتایا کہ میرے ہاتھ میں کھانے والا کانٹا (fork) تھا میں ہاتھ کو آگے پیچھے حرکت دے رہا تھا۔ جاذب اچانک دوڑتا ہوا میرے قریب آیا اور کانٹا اُس کی آنکھ میں لگ گیا۔

ہم لوگوں کو کھانے پینے کی کوئی ہوش نہ رہی۔ میں نے جاذب کو گود میں اُٹھا لیا۔ وہ مجھے بتا رہا تھا کہ آنکھ میں شدید درد بھی ہے۔

ہم لوگ جاذب کی چھوٹی خالہ کے گھر میں تھے۔ جاذب کے خالو ڈاکٹر ہیں اور Skien

کے ہسپتال میں ملازم ہیں۔ انہوں نے فوری طور پر جاذب کو دیکھا۔ اُس کی آنکھ کو صاف کیا اور کوئی دوائی اُس کی آنکھ میں ڈالی۔ ہمارا خیال تھا کہ فوری طور پر بچے کو ہسپتال دکھا لیں لیکن ڈاکٹر صاحب نے تسلی دی کہ زخم معمولی ہے فکر کی کوئی بات نہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہاں ناروے میں ایمرجنسی کی صورت میں بھی پہلے عام ڈاکٹر دیکھتا ہے اور اگر وہ ضرورت سمجھے تو پھر specialist کے پاس refer کرتا ہے۔ بچے کو کوئی ہومیوپیتھی دوائی بھی کھلائی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جاذب نے بتایا کہ اُس کی درد تو ٹھیک ہوگئی ہے البتہ آنکھ میں کافی زیادہ سرخی تھی اور زخم والی جگہ پر خون جمنے کی وجہ سے سرخ نشان بن گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ خون کا یہ نشان آہستہ آہستہ خود ہی حل ہو کر ختم ہو جائے گا اس عمل میں شاید پندرہ بیس دن لگ جائیں۔ ہم لوگ سفر کے لیے تیار ہوئے اور اگلا ڈیڑھ دن بھرپور مصروفیت کے ساتھ سیر و سیاحت میں گزارا۔ بچے کی آنکھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک رہی البتہ خون کا سرخ نشان سیاہی مائل ہونا شروع ہو گیا۔

14 اگست کو علی الصبح ہماری لندن کے لیے واپسی تھی۔ میں نے ناروے جاتے وقت حضور انور کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ 16 اگست سے پہلے پہلے پاکستان واپسی کا پروگرام ہے اگر حضور ملاقات کا شرف بخش دیں تو احسان ہوگا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت و احسان ملاقات کی درخواست کو قبول فرما لیا اور 14 اگست کو ملاقات کا وقت مل گیا۔

ملاقات میں حضور انور نے ناروے کی سیر کے متعلق دریافت فرمایا۔ پاکستان واپسی کا پوچھا۔ ملاقات کے اختتام پر جب میں اور جاذب حضور انور سے مصافحہ بھی کر چکے تھے اور حضور ہمیں دعاؤں کے ساتھ رخصت کر رہے تھے میری اہلیہ محترمہ نے جاذب کی آنکھ کی چوٹ کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ ہم اس وقت حضور انور کے ساتھ کھڑے تھے۔ حضور نے جاذب کو اپنے پاس بُلایا اُس کے چہرے کو

اپنے دست مبارک سے اوپر اُٹھاتے ہوئے آنکھ کو دیکھا۔ پھر حضور تقریباً آدھے منٹ سے پونے منٹ تک خاموش رہے اُس کے بعد حضور انور نے اپنا دایاں دست مبارک جاذب کی متاثرہ آنکھ پر پھیرتے ہوئے فرمایا۔ ”فکر نہ کریں۔ ٹھیک ہو جائے گی“۔

ہم لوگ Faranham پہنچے۔ میری بہن نے جاذب کی آنکھ دیکھی تو مجھے کہنے لگیں کہ بھائی اتنا موٹا کالا نشان ہے آپ نے سستی کی چلیں ابھی کسی ڈاکٹر کو دکھاتے ہیں۔ میں نے اُسے بتایا کہ آنکھ اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہے۔ یہ کالا نشان خون جمنے کا ہے یہ بھی آہستہ آہستہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔

ہم لوگ رات کو سو گئے۔ صبح جب اُٹھے تو میں نے جاذب کی آنکھ کو دیکھا۔ مجھے خدائے عزوجل کی قسم ہے کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے جاذب کی آنکھ سے حضور انور کی دعا اور مسیحی نفس کے صدقے وہ موٹا کالا خون کا نشان بالکل غائب ہو چکا تھا اور آنکھ بالکل صاف تھی“۔ الحمدللہ

مکرم شاہد محمود احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں:۔

”خاکسار کے دو بھائی امریکہ میں مقیم ہیں۔ میرے والد صاحب مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب اپنے دونوں بچوں کے پاس امریکہ جانے کے خواہش مند بھی تھے لیکن ویزا نہ ہونے کی وجہ سے یہ خواہش پایہ تکمیل تک پہنچتے ہوئے نظر نہ آتی تھی۔ کسی بھی ملک کا ویزہ (سوائے قادیان کے) والد صاحب کے پاس اس سے قبل نہ تھا کہ امریکہ کے ویزہ کے حصول میں سہولت ہو سکتی۔ خاکسار نے ایک ویزہ کنسلٹنٹ سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ بغیر سپانسر لیٹر کے آپ کے والد صاحب کی درخواست ویزہ قبول نہ ہوگی۔ اُدھر امریکہ کے جلسہ سالانہ کا وقت قریب آ رہا تھا اور یہ بھی خیال تھا کہ حضور انور جلسہ سالانہ امریکہ 2006ء میں تشریف لائیں گے اور اگر سپانسر کا انتظار کیا جائے تو جلسہ سالانہ امریکہ کا وقت نکل جائے گا یہ سب سوچتے ہوئے خاکسار نے والد صاحب کا امریکہ کے ویزہ کے لیے فارم بھرا اور USA ایمبیسی بھجوا

دیا۔ اس کے ساتھ ہی والد صاحب نے حضور انور کی خدمت میں دعائیہ فیکس بھی کر دی۔ جس پر حضور کا جواب تھا کہ خدا تعالیٰ ویزہ کی تمام رکاوٹیں دور فرمائے۔ اس خط کا جواب پڑھتے ہی خاکسار کے دل میں یہ بات جم گئی کہ والد صاحب کو اب ویزہ ضرور مل جائے گا۔ انشاء اللہ۔

USA ایمبیسی اسلام آباد نے انٹرویو کے لیے 25 ستمبر کی تاریخ دی جو جلسہ سالانہ امریکہ 2006ء کے 22 روز بعد کی تھی اور باوجود یہ کہ application فارم میں بچوں کی ملاقات کے علاوہ جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کی خواہش کا ذکر بھی کیا گیا تھا اور انٹرویو تک جلسہ بھی گزر چکا ہوا تھا۔ اور کوئی سپانسر وغیرہ بھی نہ تھا۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے حضور انور کی دعا کو قبول فرمایا اور ویزہ کی تمام رکاوٹیں دور کر دیں اور والد صاحب کو امریکہ کا پانچ سال کا ویزہ مل گیا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مکمل آرام آ گیا

مکرم و محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ بیان کرتے ہیں:۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قبولیت دعا کے بہت سے واقعات ہیں۔ مجھے حضور کی دعاؤں سے بہت برکات حاصل ہوئی ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ لندن سے پہلے میرے گھٹنے میں بڑی تکلیف تھی۔ فضل عمر ہسپتال کے اسپیشلسٹ سے میں نے دوائی لی۔ ہومیوپیتھک کے اسپیشلسٹ سے بھی میں نے دوائی لی۔ حضور انور کو بھی دعا کیلئے فیکس کر دی جب میں لندن جلسے پر گیا تو وہاں بھی گھٹنے کو بڑی تکلیف تھی چنانچہ میں دوائی وغیرہ تو کھاتا رہا مگر افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن ملاقات کے دوران حضور انور نے پوچھا کہ آپ پکنک پر کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے عرض کی کہ حضور گھٹنے میں بڑی شدید تکلیف تھی۔ چنانچہ حضور انور نے مجھے ایک exercise بتائی کہ یہ کیا کرو۔ میں نے فوراً وہ exercise کرنی شروع کر دی تین دن بعد

کچھ افاقہ ہوا اور دس دن کے بعد تکلیف بالکل دور ہوگئی اور مکمل آرام آ گیا یہ سب کچھ حضور انور ایدہ اللہ کی دعا اور توجہ کی بدولت ہوا۔

اسی طرح یکم فروری 2006ء کو مجھے دل کی تکلیف ہوگئی۔ مجھے I.C.U میں داخل کر دیا گیا۔ ساتھ ہی میں نے حضور انور کو ساری صورتحال کی فیکس کر دی۔ چند دنوں بعد فیکس کا جواب آ گیا حضور انور نے میری شفایابی کیلئے دعا کی۔ چند دنوں بعد میں ٹھیک ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے کئی دوست کہتے رہے کہ آپ انجیوگرافی کرائیں۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے حضور کی دعائیں مل گئی ہیں میرے لیے یہی کافی ہیں۔ دوائیاں کچھ دیر تک تو میں کھاتا رہا اب دوائی بھی چھوڑ دی ہے۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہے۔ یہ سب حضور انور کی شفقت اور دعا کی برکت سے ہے۔

اور دھوپ نکل آئی

کوٹلی میں متبادل جلسہ سالانہ تھا۔ وہاں جانے سے قبل اس جلسے کی کامیابی کے لیے میں نے حضور انور ایدہ اللہ کو دعائیہ فیکس کی۔ ان دنوں بارشوں کا موسم تھا اور بہت بارشیں ہو رہی تھیں جلسہ سے ایک دن پہلے بھی بارش ہوئی تھی۔ جس دن جلسہ ہونا تھا اس دن بھی بارش ہو رہی تھی۔ میں نے حضور انور کو دعائیہ فیکس کی۔ مسلسل بارش ہو رہی تھی۔ ہم نے جلسے کا آغاز کر دیا۔ کچھ دیر بعد دھوپ نکل آئی اور سارے جلسے کے دوران دھوپ نکلی رہی پھر جب جلسے کا اختتام ہوا تو بارش دوبارہ شروع ہوگئی۔ جلسے کے دوران موسم بالکل ٹھیک رہا۔ ہم سب بڑے حیران تھے۔ یہ سب حضور انور کی دعا ہی کی برکت تھی۔

ماتحتوں سے حسن سلوک

کارکنان سے حضور انور کا سلوک بہت عمدہ ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک دفعہ حضور انور نے دفاتر کیلئے دو گاڑیاں خریدنی تھیں ایک اپنے دفتر کیلئے اور ایک نظارت اصلاح و ارشاد کیلئے۔ چنانچہ دو گاڑیوں کا آرڈر دے دیا گیا۔ چنانچہ جب پہلی گاڑی آئی تو آپ نے از راہ شفقت وہ مجھے عطا فرما دی۔ اور دوسری گاڑی جب کافی دنوں بعد آئی تو وہ خود رکھی۔

عہد وفا

(مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب)

تری اطاعت میں پیارے آقا مدام سر کو جھکائیں گے ہم
کہ داستانِ وفا میں عالی مثال خود کو بنائیں گے ہم

خدا کے فضل و کرم سے ہم نے کیا ہے عہد وفا کو تازہ
جو جذبہ ہائے وفا ہیں دل میں، عمل سے ان کو سجائیں گے ہم

تری محبت ہماری رگ رگ میں جان بن کر رواں ہے پیارے
ترے اشاروں سے دل کی دھڑکن کے زیر و بم کو ملائیں گے ہم

ہزار بزم جہاں میں ہونگے حسین و دلکش، دلوں کے باسی
جو حسن تجھ کو عطا ہوا ہے بس اس کو دل میں بسائیں گے ہم

خدا نے تجھ کو عطا کیا ہے مقام چارہ گر زمانہ
تری دعاؤں کے فیض سے ہی غم اپنے سارے مٹائیں گے ہم

رہِ محبت کی رہبری کا علَم جو تجھ کو عطا ہوا ہے
تمہارے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر ہی کوئے جاناں کو جائیں گے ہم

تری امامت سے کر کے بیعت ہوئے ہیں مسرور و شاد پھر ہم
تری رفاقت میں چل کے خوابیدہ بستیوں کو جگائیں گے ہم

ترے ہی دم سے ہے اب زمانے میں شمع احمد کی ضو فشانی
جہانِ تیرہ کو روشنی کے تمام رستے دکھائیں گے ہم

تری قیادت میں طے کریں گے ترقیوں کا حسیں سفر ہم
''خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اُڑائیں گے ہم''

ہر ایک نظر نے دیکھا ہے تم کتنے پیارے محسن ہو

(مکرم ومحترم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

خاکسار نے 1971ء میں جامعہ پاس کیا اور جنوری 1975ء میں غانا کے نارتھ میں میری تقرری ہوئی۔ ہیڈکوارٹر ٹمالے تھا۔ 1977ء کی بات ہے وہاں کی جماعت نئی نئی قائم ہوئی تھی۔ ہمارا ایک اخبار ''گائیڈنیس'' ماہوار چھپتا ہے میرے علاقے میں چونکہ جماعت بہت کم تھی اور جہاں میں تھا وہاں ٹمالہ میں 10 یا 12 گھر تھے۔ جو اخبار مجھے ملتا وہ میں بیچتا۔ میں مشن ہاؤس کے باہر ٹیبل رکھ لیتا اور اخبار بیچتا۔ ایک دن میں بس کے اڈے پر اخبار بیچ رہا تھا۔ میں نے دیکھا ایک نہایت خوبصورت نوجوان بس سے نیچے اترا ہے۔ میں گیا، السلام علیکم کیا تو پتہ چلا کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ہیں اور ان کی ہیڈکوارٹر سے 50 میل دور سلاگا احمدیہ سکینڈری سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر کے تقرری ہوئی ہے۔ میاں صاحب اکثر جمعہ ٹمالہ میں میرے پاس پڑھنے تشریف لاتے۔ سکولوں میں جمعہ ہفتہ کی چھٹی ہوتی ہے۔ ایک دن فرمانے لگے کہ آپ میرے سکول میں آجایا کریں اور دینیات یا religious studies پڑھا دیا کریں۔ میں منگل کی شام کو یا بدھ کی صبح کو بس پر چلا جاتا۔ میں دو دن پڑھاتا پھر بعض دفعہ جمعرات کو (میاں صاحب بھی اکیلے رہتے تھے میں بھی اکیلا رہتا تھا) بس پر اکٹھے ٹمالہ آجاتے۔ اس طرح میں جب بھی رات کو وہاں رہتا میاں صاحب کھانا خود پکاتے۔ میں کوشش بھی کرتا کہ میاں صاحب آج میں پکاتا ہوں تو نہ پکانے دیتے۔ ہر کام خود کرتے۔ بجلی بھی وہاں نہیں تھی۔ مکان میں ایک کمرہ تھا، ایک کچن، ایک باتھ روم اور جو گیلری تھی وہ 2 یا 3 فٹ کی ہوگی اور یہ گھر 2 مرلے سے غالباً کم ہوگا۔ 1979ء میں میری جامعہ میں ٹرانسفر ہوگئی تو میاں صاحب کی بھی ''ایسارچر'' نامی جگہ

میں سکول میں ٹرانسفر ہوگئی۔ ایسار چرجامعہ احمدیہ سے تقریباً 30 میل دور ہے۔ اکثر میاں صاحب سے جمعہ کو ملاقات ہوجاتی۔ آپ جہاں پر رہ رہے تھے وہاں بجلی بھی نہیں تھی اور پانی کا بھی خاص انتظام نہیں تھا۔

ایک دن فرمانے لگے کہ جب میں آیا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ دیکھو اللہ سے بے وفائی نہیں کرنی اور یہ بھی فرمایا کہ آپ کی وجہ سے کسی کوٹھوکر نہیں لگنی چاہیے۔

تنقید سے نفرت

جہاں تک نظام کا تعلق ہے امیر پر تنقید کرنا بالکل پسند نہ کرتے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مل کر بیٹھتے ہیں تو عہدیداران پر تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کو آپ بالکل پسند نہ کرتے۔ ہاں یہ دیکھا ہے کہ اگر کسی واقفِ زندگی میں کوئی اچھائی ہے تو اس کو دوسروں کے سامنے کھل کر بیان کر دیتے۔ لیکن کسی کے خلاف کوئی بات نہ کرتے۔ اگر کوئی دوسرا بھی کرتا تو ناپسند کرتے۔

طلبہ سے گہری واقفیت

میرے اکثر سفر میاں صاحب کے ساتھ ہوتے۔ میاں صاحب کے پاس گاڑی تھی۔ اُدھر جب ٹرانسفر ہوئی تو وہاں بھی ان کے پاس بڑی گاڑی تھی۔ دو فیملیاں بڑے آرام سے بیٹھ جاتی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ہم سفر کر رہے تھے رات کو میٹنگ سے لیٹ فارغ ہوئے، ہیڈکوارٹر میں میٹنگ تھی۔ رات گیارہ بارہ بجے کے قریب ہم آرہے تھے حضرت میاں صاحب کی اور میری فیملی ساتھ تھی۔ راستے میں ایک جگہ ہماری گاڑی کا پچھلا پہیہ نکل کر جنگل میں غائب ہوگیا گاڑی گھسٹتی گھسٹتی کھڑی ہوگئی۔ فرمانے لگے اچھا تم یہاں کھڑے رہو۔ میرا خیال ہے کہ ان جھاڑیوں کے پیچھے ایک گاؤں ہے۔ اس گاؤں کا ایک لڑکا میرے سکول میں پڑھتا ہے۔ میں جا کر اسے ڈھونڈ لاتا ہوں۔ آپ گئے اندھیرا تھا بجلی وغیرہ کا تو کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ تقریباً پونے گھنٹے بعد آپ واپس آئے۔ وہ لڑکا بھی

ساتھ تھا۔ میں آج تک بہت حیران ہوں کہ میں بھی آخر پڑھاتا تھا۔ جامعہ میں تو لڑکے بھی تھوڑے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی مجھے سب کے نام نہیں آتے تھے جبکہ سکول میں لڑکے بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن پھر بھی آپ کو نام یاد تھا۔ آپ دیکھیں کہ سینکڑوں لڑکوں میں سے اُس لڑکے کا نہ صرف نام یاد تھا بلکہ گاؤں کا نام اور حیرانگی کی بات یہ ہے کہ اُس گاؤں کی location بھی آپ کو رات کے اندھیرے میں بھی یاد تھی۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو ہر لڑکے کا پتہ تھا۔ وہ کہاں کا رہنے والا ہے، کس ماحول میں رہتا ہے۔ حالانکہ وہ احمدی نہیں تھے اکثر عیسائی تھے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو یادداشت دی ہے۔ بعض اوقات انسان سوچتا ہے کہ خلفاء کیسے ہزاروں خط پڑھ کر یاد رکھ لیتے ہیں۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جن کو کھڑا کرتا ہے ان کو شروع ہی سے بعض ایسی استعدادیں عطا کرتا ہے جو عام لوگوں میں نہیں ہوتیں۔ مربیان کے ساتھ آپ کا بڑا اچھا تعلق ہے۔ مربیان کا آپ اتنا احترام کرتے کہ ایسا احترام میں نے بہت کم لوگوں میں دیکھا ہے۔

خاکسار پر شفقتیں

میرے بیٹے نے جب F.A کا امتحان پاس کیا تو کہنے لگا کہ میں نے مزید پڑھنا ہے۔ وہ ربوہ میں تھا۔ میں نے کہا کہ میں آپ کو مزید تعلیم نہیں دلوا سکتا۔ آپ میاں صاحب کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مجھے ملازمت کے لئے کوئی چٹھی دے دیں۔ وہ گیا اور میاں صاحب کو ساری صورت حال بتا دی کہ والد صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو مزید نہیں پڑھا سکتا اس لئے نوکری کر لو۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ کمپیوٹر کا کورس کیا ہوا ہے یا نہیں۔ کہنے لگا نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے کمپیوٹر کا کورس کر لو۔ لاہور جاؤ اور وہاں جو کمپیوٹر کا اچھا سا کالج ہو دیکھ کر آؤ اور بتاؤ کہ تم فلاں کالج میں داخلہ لینا چاہتے ہو۔ چنانچہ میرا بیٹا پتہ کر کے آیا اور میاں صاحب کو ساری صورت حال بتائی۔ تین سال کا کورس تھا میاں صاحب نے اس کے تمام اخراجات خود دیے اور ہر

ضرورت کا خیال رکھا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ ناظر اعلیٰ تھے۔ میں نے عرض کی کہ میاں صاحب میں مکان کی بنیاد رکھوانی چاہتا ہوں۔ فرمانے لگے بتاؤ کب آؤں۔ میں نے عرض کیا کہ میاں صاحب پرسوں میں انصاراللہ کے دورے پر سندھ جارہا ہوں۔ صرف کل کا دن میرے پاس ہے۔ فرمانے لگے کہ بتاؤ کتنے بجے آؤں۔ میں نے عرض کیا کہ صبح آٹھ بجے۔ چنانچہ آپ دارالعلوم جنوبی تشریف لائے اور مکان کی نبیاد رکھی۔ یہ واقعہ مارچ 2003ء کا ہے۔ اِسی سال میرا بڑا بھائی لندن جلسہ پر گیا تو حضور انور ایدہ اللہ نے اُس سے پوچھا کہ بتاؤ مکان کا کیا بنا ہے۔ ابھی تک تعمیر ہوا ہے کہ نہیں۔ کس طرح پیارے آقا نے ادنیٰ خادم کو باوجود تمام مصروفیات کے یادرکھا۔ پھر دوسال بعد ایک اور مربی صاحب گئے تو اُن سے بھی یہی پوچھا کہ بتاؤ مکان بن گیا ہے یا نہیں۔

میرا جو بیٹا ماریشس میں ہے اسے لندن کی کسی یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا۔ لیکن خرچہ کافی تھا۔ میں نے اسے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ کو دعا کے لئے خط لکھو۔ چنانچہ اس نے دعائیہ خط لکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اُسے جواباً فرمایا کہ فکر نہ کریں۔ جتنی ضرورت ہے ہم ادا کر دیں گے۔ فیاضی اور سخاوت کی انتہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ باقاعدگی کے ساتھ صبح تلاوت کیا کرتے۔ ایک دن مجھے پوچھا تو میں نے کہا کہ جی تلاوت کرتا ہوں۔

ہم شاپنگ کے لئے بعض اوقات مع فیملیز اکرا اکٹھے جاتے تو حضرت بیگم صاحبہ جو چیزیں اچھی اور سستی ہوتیں میری بیگم کو بتاتیں کہ آپ بھی خرید لیں۔ میاں صاحب کی گاڑی پر ہی ہم لوگ جاتے۔ میاں صاحب کے سکول سے ہماری رہائش کا فاصلہ تقریباً 20 میل تھا۔ اگر رات کے 12 یا 1 بھی بجا ہوتا پھر بھی آپ ہمیں گھر چھوڑنے کے لئے آتے۔ ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ ہمیں ہمارے گھر چھوڑنے نہ آئے ہوں۔

سایۂ رحمت

(مکرم عبدالمنان ناہید صاحب)

تجھ کو خدا نے سایۂ رحمت بنا دیا
مسرور! تجھ پہ سایۂ رحمت خدا کرے

آ اے دلوں کی مملکت کے بادشاہ آ
اب تو کرے دلوں پہ حکومت خدا کرے

جائے جدھر جدھر تو فرشتے ہوں ساتھ ساتھ
عرش آشنا ہو تیری خلافت خدا کرے

اس شاہراہ نو کے نشیب و فراز میں
آسان تجھ پہ تیری مسافت خدا کرے

ہر سیدھی راہ پر رہے تیرا قدم قدم
ہر ہر قدم پہ تیری حفاظت خدا کرے

ہر شام بن کے ساعت سعد آئے ہر گھڑی
ہر صبح تیری صبح سعادت خدا کرے

ہر مرحلے پہ تجھ سے ہو راضی ترا خدا
ظاہر ہو تجھ سے دوسری قدرت خدا کرے

ہر روز نو شگفتہ کلی کی طرح رہے
ناساز ہو نہ تیری طبیعت خدا کرے

اے جان جاں! جہاں ترا حلقہ بگوش ہو
اور تو کرے جہاں کی امامت خدا کرے

رشک آئے اس کو دیکھ کے شاہوں کی شان کو
تجھ کو عطا وہ شوکت و سطوت خدا کرے

کسب فیوض تیری دعا سے کریں گے ہم
ڈھونڈے تری دعا کو اجابت خدا کرے

تیرا وجود اس کے لیے ہو گا حرز جاں
تجھ پر فدا ہو تیری جماعت خدا کرے

توفیق مل رہی ہے اسے تیری دید کی
پاتی رہے نظر یہ سعادت خدا کرے

مرضی تری سنائی دے تیرے کہے بغیر
تجھ کو عطا وہ حسن خطابت خدا کرے

دن ہو کہ رات جس گھڑی آئے تری صدا
اُترے دلوں میں حسن سماعت خدا کرے

ہم جنبش وسکوں میں ترے ساتھ ساتھ ہوں ایسا ملے شعور اطاعت خدا کرے
ہو عرش پر قبول جو سجدہ زمیں پہ ہو ہم اور ہو یہ ذوق عبادت خدا کرے
ممسوح اس کے عطر رضا سے ہوا ہے تو پہنچے چمن چمن تری شہرت خدا کرے
ارض وطن کو بھی ملے مژدہ بہار کا اب مختصر ہو عرصۂ ہجرت خدا کرے

تسکین جاں ملی ہمیں تمکین دیں ملی
نعمت وہ کیا ہے جو ترے در سے نہیں ملی

انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''پھر انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے یہ بھی ایک لحاظ سے آج کل کی بہت بڑی لغو چیز ہے۔اس نے بھی کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔ایک تو یہ رابطے کا بڑا سستا ذریعہ ہے پھر اس کے ذریعہ سے بعض لوگ پھرتے پھراتے رہتے ہیں اور پتہ نہیں کہاں کہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔شروع میں شغل کے طور پر سب کام ہو رہا ہوتا ہے پھر بعد میں یہی شغل عادت بن جاتا ہے اور گلے کا ہار بن جاتا ہے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا نشہ ہے اور نشہ بھی لغویات میں ہے۔ کیونکہ جو اس پر بیٹھتے ہیں بعض دفعہ جب عادت پڑ جاتی ہے تو فضولیات کی تلاش میں گھنٹوں بلا وجہ، بے مقصد وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔تو یہ سب لغو چیزیں ہیں..... آجکل چیٹنگ (Chatting) جسے کہتے ہیں۔بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اُڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لیے اس سے بھی بچنا چاہیے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9 ستمبر 2004)

سخی ابن سخی مہربان آقا

(مکرم شمیم پرویز صاحب۔نائب وکیل وقف نو)

الحمدللہ ثم الحمدللہ! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زیر سایہ قبل از خلافت اس عاجز کو بھی کچھ عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا اور آپ کے ساتھ بعض ایسی حسین یادیں وابستہ ہیں جو اس احقر العباد کے لئے باعث فخر ہیں۔الحمدللہ خاکسار کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک سال بطور مہتمم وقار عمل، پانچ سال بطور معتمد مرکزیہ اور ایک سال بطور معتمد پاکستان خدمت کا موقع ملا اور حسن اتفاق سے اسی عرصہ میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب بھی مرکزی عاملہ میں بطور مہتمم تجنید، مہتمم مجالس بیرون اور بعد ازاں بطور نائب صدر خدمات بجا لاتے رہے۔ یوں آپ کے بہت قریب رہ کر آپ کی بے شمار صفات حسنہ میں سے چند صفات کا جلوہ دیکھنے اور آپ کی عنایات خسروانہ سے حصہ پانے کا اس عاجز کو موقع ملا۔ مشتے از خروارے چند واقعات بطور تحدیث نعمت پیش ہیں۔

سفارش قبول کرنے کا سنہری اصول

ایک مرتبہ دفتر خدام الاحمدیہ میں ایک کارکن بھرتی کرنا تھا جس کے لئے مکرم ومحترم صدر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی جس کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو صدر کمیٹی اور خاکسار کو سیکرٹری مقرر فرمایا۔ انٹرویو کے لئے تاریخ مقرر ہوگئی عین آخری لمحات میں ایک امیدوار نے درخواست دی جس پر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے سفارش فرمائی ہوئی تھی خاکسار اپنی کم فہمی کی بناء پر بہت پریشان ہوا کہ جب ایک درخواست پر مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ نے سفارش فرما دی ہے تو پھر

اب اس کمیٹی کا کیا کام رہ گیا۔ اب تو اس امیدوار کو رکھنا پڑے گا۔ وہ امیدوار بھی بڑے فخریہ انداز میں برآمدے میں ٹہل رہے تھے۔ اسی اثناء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب تشریف لائے اور خاکسار سے دریافت فرمایا کہ کتنے امیدوار ہیں۔ خاکسار نے امیدواروں کی تعداد بتائی اور ساتھ ہی عرض کیا کہ میاں صاحب! ایک درخواست پر حضرت بڑے میاں صاحب نے سفارش فرمائی ہے۔ پھر اب ہمارا کیا کام رہ گیا اس امیدوار کو ہی رکھنا پڑے گا۔ درخواست ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ مسکرائے اور فرمایا کہ شمیم صاحب آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ بڑے میاں صاحب نے سفارش فرمائی ہے یہ تو نہیں فرمایا کہ ان کو رکھ لیں۔ سفارش کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ امیدوار آپ کے مقررہ معیار کے تمام تقاضے پورا کرتا ہے تو پھر سفارش کو بھی مدنظر رکھا جا سکتا ہے لیکن اگر وہ آپ کا مقررہ معیار ہی پورا نہیں کرتا تو پھر ہم اسے نہیں رکھ سکتے۔ چنانچہ اس آدمی سمیت تمام امیدواروں کا انٹرویو لیا گیا اور وہ صاحب چونکہ مقررہ معیار پر پورا نہیں اُترتے تھے اس لئے ان کی بجائے کسی دوسرے امیدوار کو منتخب کیا گیا۔ سبحان اللہ کیا اصول پسندی ہے اور کس حسین انداز میں اپنے خادم کو بھی اصول پسندی کے گر سکھائے۔

عاجزی وانکساری

الحمدللہ ثم الحمدللہ! اس عاجز کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہم عمر ہونے کا بھی شرف حاصل ہے اور ہم دونوں ایک ہی سال خدام سے انصار میں گئے۔ اس وقت آپ نائب صدر تھے اور خاکسار معتمد تھا۔ قائدین اضلاع وعلاقہ نے اکٹھے مل کر الوداعی دعوت کی اور بعض قائدین نے اپنے اپنے مقامات پر بھی الوداعی دعوت کے لئے بُلایا اور یہ دعوتیں جہاں تک خاکسار کو یاد پڑتا ہے کم از کم دس کی تعداد میں تو ضرور تھیں۔ جن میں ہم دونوں کو اکٹھے جانے کا موقع ملتا۔ جب تین چار دعوتیں ہو چکیں تو ایک دعوت پر جاتے ہوئے دوران سفر

بڑے پیارے انداز میں مسکراتے ہوئے فرمایا کہ شمیم صاحب آپ کی وجہ سے میری بھی دعوتیں ہو رہی ہیں خاکسار نے عرض کی کہ نہیں میاں صاحب آپ کی برکت سے میری بھی دعوتیں ہو رہی ہیں۔ جواباً ارشاد فرمایا کہ معتمد کا چونکہ قائدین کے ساتھ زیادہ رابطہ ہوتا ہے اور آپ کو چونکہ بہت لمبا عرصہ بطور معتمد کام کرنے کا موقع ملا ہے اس لئے اصل میں یہ دعوتیں آپ کے اعزاز میں ہو رہی ہیں مجھے بھی ساتھ بُلا لیا جاتا ہے۔ ماشاء اللہ اپنے خدام کی حوصلہ افزائی کا کیا خوبصورت انداز ہے۔

خاکسار پر شفقتیں

غالباً 1994ء کی بات ہے جب کہ آپ ناظر تعلیم تھے اور خاکسار اپنا ذاتی کاروبار کرتا تھا۔ خاکسار نے اپنے بیٹے کے پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے درخواست دی۔ آپ ان دنوں سندھ اپنی زمینوں پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اس لئے خاکسار آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے کے داخلہ کے لئے عرض نہ کر سکا۔

عزیز موصوف کا داخلہ نہ ہو سکا۔ بعض دوستوں اور گھر والوں نے خاکسار کو کہا کہ آپ نے محترم میاں صاحب سے اپنے بیٹے کے لئے سفارش کرنی تھی۔ کیونکہ بطور چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن مکرم ناظر صاحب تعلیم کے پاس چند سیٹوں کا کوٹہ ہوتا ہے۔ لیکن خاکسار کو یہ بات گوارا نہ تھی کہ ایک معمولی بات کی خاطر حضرت میاں صاحب کو تکلیف دی جائے۔ جب آپ سندھ سے واپس تشریف لائے اور نصرت جہاں اکیڈمی میں داخل ہونے والے اور داخلہ نہ ملنے والے امیدواروں کی فہرست ملاحظہ فرمائی تو ایک روز شام کو بعد نماز عصر اس عاجز کی دکان پر تشریف لے آئے، سائیکل پر ہی کھڑے رہے۔ خاکسار نے تین مرتبہ عرض کی کہ میاں صاحب تشریف رکھیں لیکن آپ نے پیار بھری ناراضگی کے ساتھ تینوں بار انکار فرمایا۔ خاکسار نے وجہ ناراضگی دریافت کی تو محبت بھری خفگی کے انداز میں فرمایا آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپ نے بھی اپنے بیٹے کے داخلہ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے میں

نے فہرست دیکھی تو مجھے پتہ چلا۔ آپ کو مجھے بتانا چاہیے تھا۔ خاکسار نے معافی چاہی اور عرض کیا کہ ایک تو آپ ان دنوں سندھ تشریف لے گئے ہوئے تھے دوسرے خاکسار کا خیال تھا کہ آپ پر پہلے ہی بہت پریشر ہوگا اس لئے آپ کو بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ معافی چاہتا ہوں اب حکم فرمائیں کیا کروں۔ نہایت پیار سے فرمایا کرنا کیا ہے آپ صبح اکیڈمی میں جا کر داخلہ فیس جمع کروائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا اپنے ادنیٰ ترین خدام کا بھی آپ کس قدر خیال رکھتے ہیں اور کس قدر شفقت فرماتے ہیں الحمدللہ۔ اس عاجز کے بیٹے نے بھی آپ کی شفقت اور دعاؤں سے بھرپور حصہ لیا۔ محض آپ کی دعاؤں کی برکت سے اپنی کلاسز میں نمایاں پوزیشنز لیتا رہا۔ بیڈمنٹن میں بھی پاکستان لیول تک اعلیٰ اعزازات حاصل کئے۔ گاہے بگاہے اپنے پیارے آقا کو دعا کے لئے لکھتا رہتا ہے اور ماشاء اللہ آپ کی دعاؤں کے طفیل اُسے جامعہ احمدیہ میں بھی تعلیم اور کھیل دونوں میدانوں میں نمایاں کارکردگی کا موقع مل رہا ہے۔ الحمدللہ

مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اب ایک بات میں نے گزشتہ سال بھی کہی تھی خاص زور دے کے، اب دوبارہ کہتا ہوں اور یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ کوئی بھی بچہ کوئی احمدی بچہ، وقف نو کا تو بہت اونچا معیار ہے ان سے تو یہ expect (امید) نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کبھی جھوٹ بولیں گے، کسی بھی احمدی بچے نے کبھی بھی مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ تو اس لیے آپ لوگ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ اپنے ساتھیوں سے کھیل رہے ہوں یا کوئی غلطی کرتے ہیں اور امی ابا آپ کے پوچھیں کہ فلاں کام تم نے تو نہیں کیا تو کبھی سزا کے ڈر سے بھی جھوٹ نہیں بولنا اور کبھی مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 102)

دورہ جات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

اگست 2003ء تا اپریل 2008ء

(مکرم عامر عثمان ظفر صاحب۔ ربوہ)

جرمنی

20 اگست تا 31 اگست 2003ء

حضور انور ایدہ اللہ بذریعہ سڑک لندن سے روانہ ہوئے اور بیلجیئم سے گزرتے ہوئے جرمنی تشریف لائے۔ جلسہ کے تینوں روز خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس پہلے غیر ملکی دورے میں 1345 خاندانوں اور 7207 افراد کو شرف ملاقات بخشا۔

فرانس

31 اگست 2003ء

حضور انور جرمنی سے بذریعہ سڑک 31 اگست کو فرانس تشریف لائے۔ حضور نے جلسہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور جلسہ سالانہ منعقدہ 5، 6 اور 7 ستمبر میں شمولیت فرمائی۔

غانا

13 مارچ تا 25 مارچ 2004ء

13 مارچ کو لندن سے روانگی اور غانا آمد۔ جلسہ سالانہ غانا میں شمولیت فرمائی۔ ایک بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا اور ایک بیت الذکر کا افتتاح فرمایا نیز پریس کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ غانا کے صدر مملکت John Agyekum Kufuor اور نائب صدر Alhaj Aliu Mahama سے ملاقات فرمائی۔

بورکینا فاسو

25 مارچ تا 04 اپریل 2004ء

25 مارچ کو بورکینا فاسو میں آمد ہوئی۔ صدر مملکت Blaise Compaore اور وزیر اعظم Per Langa Ernest Yonhi سے

ملاقات فرمائی۔ جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ بورکینا فاسو میں پہلے" احمدیہ سکول"، "بیت الہدیٰ" اور "احمدیہ ہسپتال" کا افتتاح فرمایا اور احمدیہ مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔

بینن

4 اپریل تا 11 اپریل 2004ء

ایک احمدیہ بیت الذکر اور احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ M.T.A سٹوڈیو کا افتتاح فرمایا اور صدر مملکت Mathieu Kerekou سے ملاقات فرمائی۔

نائجیریا

11 اپریل تا 14 اپریل 2004ء

حضور انور نے جلسہ سالانہ نائیجیریا میں شمولیت فرمائی اور دو بیوت الذکر کا افتتاح فرمایا 14 اپریل 2004ء کو لندن واپسی ہوئی۔

بیلجیئم

15 مئی 2004ء

حضور انور نے جرمنی جاتے ہوئے بیلجیئم میں ایک روزہ قیام فرمایا اور اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

جرمنی

16 مئی تا 02 جون 2004ء

16 مئی کو جرمنی آمد ہوئی۔ دو بیوت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ 19 مئی کو خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع میں شرکت فرمائی اور 31 مئی کو انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت فرمائی۔

ہالینڈ

02 جون تا 07 جون 2004ء

جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شرکت فرمائی۔ لجنہ سے اختتامی خطاب فرمایا اور 7 جون کو لندن واپسی ہوئی۔

کینیڈا

21 جون تا 6 جولائی 2004ء

3,2 اور 4 جولائی کو جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کی پہلی کلاس کو قیمتی

نصائح فرمائیں۔ 6 جولائی کو لندن واپسی ہوئی۔ وزیر اعظم Paul Martin سے ٹیلی فون پر گفتگو فرمائی۔

جرمنی

17 اگست تا یکم ستمبر 2004ء

17 اگست 2004ء کو جرمنی میں آمد اور 21,20 اور 22 اگست کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت فرمائی۔ بیت الحبیب کا افتتاح فرمایا اور "بیت العزیز" کا سنگ بنیاد رکھا۔

سوئٹزرلینڈ

یکم ستمبر تا 8 ستمبر 2004ء

3 تا 5 ستمبر کو جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ میں شرکت فرمائی۔ نیشنل عاملہ اور ذیلی تنظیموں کی عاملہ سے میٹنگ ہوئی۔

بیلجیئم

8 ستمبر تا 14 ستمبر 2004ء

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کیا اور 10 تا 12 ستمبر جلسہ سالانہ بیلجیئم میں شرکت فرمائی۔

ہالینڈ

14 ستمبر تا 16 ستمبر 2004ء

مشن ہاؤس کا جائزہ فرمایا اور منتظمین کو ہدایات فرمائیں۔ 16 ستمبر کو لندن واپسی ہوئی۔

فرانس

22 دسمبر تا یکم جنوری 2004ء

جلسہ سالانہ فرانس میں شمولیت فرمائی اور نیشنل عاملہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

سال 2005ء

سپین

یکم جنوری تا 8 جنوری 2005ء

یکم جنوری کو فرانس سے سپین میں آمد ہوئی۔ یہ سفر بذریعہ کار طے کیا گیا۔ 7 اور 8 جنوری کو جلسہ سالانہ سپین میں شرکت فرمائی۔

کینیا

26 اپریل تا 7 مئی 2005ء

26 اپریل کو کینیا میں آمد اور کینیا کے

40 ویں جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائی اور دو بیوت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ مشن ہاؤس اور میڈیکل سنٹر کا افتتاح فرمایا۔ نائب صدر مملکت Mudi Awori سے ملاقات فرمائی۔

تنزانیہ

8 مئی تا 17 مئی 2005ء

عمائدین علاقہ، صدر مملکت Wilim Fredrikt T. Mkapa اور وزیراعظم Sumay سے ملاقات فرمائی۔

یوگنڈا

17 مئی تا 25 مئی 2005ء

جلسہ سالانہ یوگنڈا میں شرکت اور اختتامی خطاب فرمایا۔ اور ایک ''احمدیہ بیت الذکر'' کا افتتاح فرمایا۔ صدر مملکت Yoweri Kaguta Museveni سے ملاقات فرمائی۔ 25 مئی کو لندن واپسی ہوئی۔

کینیڈا

4 جون تا 6 جولائی 2005ء

جلسہ سالانہ کینیڈا میں شمولیت اور ایک احمدیہ ''بیت الذکر'' کا سنگ بنیاد رکھا۔ وزیراعظم کینیڈا Paul Martin سے ملاقات فرمائی۔

6 جولائی کو لندن واپسی ہوئی۔

جرمنی

23 اگست تا 5 ستمبر 2005ء

جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت فرمائی۔ ایک بیت الذکر کا افتتاح فرمایا اور 4 بیوت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ 5 ستمبر قیام کا آخری دن تھا۔

ڈنمارک

6 ستمبر تا 10 ستمبر 2005ء

6 ستمبر کو آمد اور ایک اخبار کو انٹرویو دیا۔ ذیلی تنظیموں سے ملاقات فرمائی۔ 11 ستمبر کو سویڈن روانہ ہو گئے۔

سویڈن

11 ستمبر تا 21 ستمبر 2005ء

جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور وزیر مملکت برائے مذہبی امور، Youth، تعلیم بچگان و تعلیم بالغان Mrs. Lena Hallengren سے ملاقات فرمائی۔

ناروے

21 ستمبر تا 25 ستمبر 2005ء

نیشنل عاملہ کے ساتھ میٹنگ، ذیلی تنظیموں سے ملاقات کی۔ 25 ستمبر کو ہالینڈ روانہ ہوئے۔

ہالینڈ

25 ستمبر تا 30 ستمبر 2005ء

''بیت ناصر'' کا سنگ بنیاد رکھا۔ پانچ ممالک کے چالیس روزہ دورہ کا اختتام اور لندن کے لیے روانگی 30 ستمبر 2005 کو ہوئی۔

ماریشس

27 نومبر تا 10 دسمبر 2005ء

صدر مملکت Sir Anerood Jugnauth سے ملاقات کی اور جلسہ سالانہ ماریشس میں شرکت فرمائی۔ ایک بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ نائب صدر مملکت Mr. Raouf Bundhun سے بھی ملاقات فرمائی۔

انڈیا

10 دسمبر 2005ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بھارت میں پہلی دفعہ آمد ہوئی اور جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ M.T.A کے ذریعے تمام کارروائی براہ راست نشر کی گئی۔ اور ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' والا الہام ایک اور رنگ میں پورا ہوا۔

سال 2006ء

سنگاپور

4/اپریل تا 10/اپریل 2006ء

مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا اور ذیلی تنظیموں اور نیشنل عاملہ سے ملاقات فرمائی۔

آسٹریلیا

11/اپریل تا 25/اپریل 2006ء

''بیت الھدیٰ'' کا سنگ بنیاد رکھا۔ ''بیت المسرور'' کا افتتاح فرمایا۔ جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں شرکت فرمائی۔

فجی

25/اپریل تا 3 مئی 2006ء

جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ اور 28/

اپریل کا خطبہ جمعہ حضور انور کا ایسا واحد خطبہ جمعہ تھا جو ساری دنیا میں وقت کے لحاظ سے سب سے پہلے ہوا۔ قائم مقام صدر مملکت Ratu Joni Madraiwiwi سے ملاقات فرمائی۔

نیوزی لینڈ

4 مئی 2006 تا 7 مئی 2006ء

حضور انور نے 5 اور 6 مئی کو جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔

جاپان

8 مئی تا 15 مئی 2006ء

جلسہ سالانہ جاپان منعقدہ 12، 13 مئی 2006ء میں حضور انور نے شرکت فرمائی۔

بیلجیئم

3 جون تا 4 جون 2006ء

جلسہ سالانہ بیلجیئم سے اختتامی خطاب فرمایا اور 5 جون کو جرمنی روانہ ہوگئے۔

جرمنی

5 جون تا 16 جون 2006ء

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات میں شرکت اور خطابات فرمائے اور بچوں کی تقریب آمین میں شرکت فرمائی۔

ہالینڈ

17 جون تا 20 جون 2006ء

18 جون کو جلسہ سالانہ ہالینڈ کی افتتاحی تقریب سے خطاب فرمایا۔

جرمنی

18 دسمبر 2006ء تا 3 جنوری 2007ء

لندن سے بذریعہ سڑک جرمنی 18 دسمبر کو روانہ ہوئے۔ رات بیلجیئم میں قیام فرمایا۔ تین بیوت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا اور تین بیوت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ 28 دسمبر کو جلسہ سالانہ قادیان کیلئے جرمنی سے ایم ٹی اے کے ذریعے خطاب فرمایا۔

سال 2007ء

ہالینڈ

4 جنوری تا 7 جنوری 2007ء

5 جنوری 2007ء کا خطبہ جمعہ M.T.A

پر ''آڈیو'' براہ راست نشر کیا گیا اور 7 جنوری کو بیلجیئم اور فرانس سے گزرتے ہوئے بذریعہ کار لندن واپسی ہوئی۔

فرانس

18 اگست تا 20 اگست 2007ء

بذریعہ ''فیری'' 18 اگست فرانس آمد۔ اور 19 اگست کو اجتماعی بیعت کی تقریب میں بارہ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے افراد نے بیعت کی۔

ہالینڈ

20 اگست تا 25 اگست 2007ء

بذریعہ کار بیلجیئم سے گزرتے ہوئے ہالینڈ میں تشریف آوری اور ذیلی تنظیموں سے ملاقات فرمائی اور 25 اگست کو جرمنی روانگی ہوئی۔

جرمنی

25 اگست تا 8 ستمبر 2007ء

تین بیوت الذکر کا افتتاح کیا اور جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت فرمائی۔

سال 2008ء

غانا

15 اپریل تا 26 اپریل 2008ء

جلسہ سالانہ غانا میں شمولیت فرمائی۔ صدر مملکت John Agyekum Kufuor اور نائب صدر مملکت Aliou Mahama سے ملاقات فرمائی۔ جلسہ سالانہ میں 32 دیگر ممالک سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ 1460 ایکڑ زمین پر پھیلے باغ احمد کا معائنہ فرمایا۔

نائجیریا

22 اپریل تا 23 اپریل 2008ء

پریس کانفرنس فرمائی۔ لجنہ اور انصار کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔

بینن

23 اپریل تا 26 اپریل 2008ء

حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پر جوش استقبال کیا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو سرکاری مہمان قرار دیا گیا۔ بیت المہدی کا افتتاح فرمایا۔ مختلف وزراء سے ملاقات فرمائی۔

نائیجیریا

26اپریل تا......2008ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ نائیجیریا میں شرکت فرمائی۔ پریس کانفرنس کی۔ ایک ٹی وی کو انٹرویو دیا اور مختلف سرکاری عمائدین سے ملاقات فرمائی۔

☆☆☆

سگریٹ نوشی سے جان چھڑائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سگریٹ نوشی سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’پھر آج کل کی لغویات میں سے ایک چیز سگریٹ وغیرہ بھی ہے جیسا کہ مختصر سا میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ نوجوانوں میں اس کی عادت پڑتی ہے اور پھر تمام زندگی یہ جان نہیں چھوڑتی سوائے ان کے جن کی قوت ارادی مضبوط ہو۔ اور پھر سگریٹ کی وجہ سے بعض لوگوں کو اور نشوں کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی سے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اشتہار سنایا گیا تو آپ نے فرمایا:

’’اصل میں ہم اس لیے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے، نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں‘‘۔

یعنی جو لوگ مبتلا ہوتے ہیں وہ یہ باتیں سنیں تو اس کے نقصانات سے بچیں۔ فرمایا:

’’اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ (دین حق) لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 110 جدید ایڈیشن۔ الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9 ستمبر 2004ء)

یہ قصص عجیب وغریب ہیں یہ محبتوں کے نصیب ہیں

گلدستۂ سیرت

(مکرم ریاض احمد بلوچ صاحب۔ ربوہ)

خاکسار کا تعلق بستی سہرانی ضلع ڈی۔ جی خان سے ہے۔ جب میں ربوہ آیا تو اُس وقت میں تیسری یا چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا۔ میری عمر تقریباً 10 سال کی ہوگی۔ میں پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے پاس آیا تھا۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے بھیجا تھا۔ پہلے تو میں خوشی خوشی آ گیا لیکن اگلے ہی دن میں نے کہا میں نے یہاں نہیں رہنا۔ پھر جب میں نے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کا اپنے ساتھ پیار دیکھا تو میں بڑی خوشی اور آرام سے وہاں رہنے لگ گیا۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے والد محترم حضرت مرزا منصور احمد صاحب نے صاحبزادہ مرزا خورشید صاحب کو کہا کہ اس طرح کا لڑکا ہمیں بھی لا دو۔ ابھی مجھے ربوہ آئے ہوئے 15،20 دن ہی ہوئے تھے۔ مجھے مرزا خورشید صاحب نے کہا کہ تم میاں منصور صاحب کی طرف چلے جاؤ لہٰذا میں حضرت مرزا منصور صاحب کے گھر چلا گیا اور وہاں رہنا شروع کر دیا۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی والدہ صاحبہ نے مجھے سکول میں داخل کروا دیا۔ میں نے وہاں پڑھنا شروع کر دیا۔ میں پانچویں کلاس میں ہوگیا۔ مجھے اُردو زبان کا مسئلہ تھا کیونکہ مجھے صرف سرائیکی آتی تھی جبکہ کتابیں اُردو میں تھیں۔ میں نے دن رات محنت کی۔ پانچویں جماعت کے آخر تک میں نے زبان کی مشکل کو کافی حد تک دور کر لیا۔ میں اچھے

نمبروں سے پاس ہوا پھر میں ناصر پبلک سکول میں داخل ہو گیا۔ اس دوران انہوں نے میرا اور میرے گھر والوں کا ہر طرح سے خیال رکھا۔

اس کے بعد ایک دفعہ میں بغیر کسی کو بتائے ڈی۔ جی خان جانے لگا تو حضرت میاں مسرور احمد صاحب کو پتہ چل گیا۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں واپس آ گیا اور رہنے لگ گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا مشکل ہے جس کی وجہ سے تم جانا چاہتے ہو۔ میری کچھ گھریلو وجہ تھی جس کی وجہ سے میں جانا چاہتا تھا۔ بہرحال حضرت میاں صاحب نے میری مشکل سنی اور اس کے بعد آپ نے میرا ہر طرح سے خیال رکھنا شروع کر دیا۔ حضرت میاں صاحب نے مجھے روزانہ اپنے ساتھ ڈیرے پر لے جانا شروع کر دیا تاکہ میرا دل لگا رہے۔ آپ روزانہ مجھے آواز دے کر بلاتے کہ اگر ڈیرے پر جانا ہے تو آ جاؤ اور پہرے داروں کو بتا دیتے کہ اگر کوئی گھر والوں میں سے پوچھے کہ ریاض کہاں گیا ہے تو بتا دینا کہ مسرور کے ساتھ گیا ہے۔ وہ دن اور آج کا دن ہے کہ آپ نے میرا ہر طرح کا خیال رکھا ہے۔ میں تو ان کی آنکھوں کے سامنے جوان ہوا ہوں۔ آج بھی ان کے گھر کا ایک فرد ہی ہوں۔ مجھے بہت پیار کرتے ہیں۔

آپ سے دور نہیں جا سکتا

ایک دفعہ مجھے حضرت میاں صاحب کے بھائی صاحبزادہ مرزا ادریس صاحب نے کہا کہ لاہور میں ہم ایک چپ بورڈ کی فیکٹری لگا رہے ہیں اگر تم آنا چاہتے ہو تو آ جاؤ۔ فیکٹری ابھی بالکل ابتدائی مراحل میں تھی۔ مجھے ٹیکنیکل کاموں کا شوق تو پہلے سے ہی تھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم لاہور جانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا جی میں جانا چاہتا ہوں۔ پھر جب میاں صاحب نے مجھ سے دوبارہ پوچھا تو میرے ذہن میں آیا کہ میں اتنا عرصہ ان کے ساتھ رہا ہوں اور آج میں چند روپوں کے لیے یہ ساتھ چھوڑ رہا ہوں۔ اس لیے میں نے لاہور جانے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا میاں صاحب میں اب آپ کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اتنا عرصہ مجھے پیار دیا ہے میں اب آپ سے دور نہیں جا سکتا۔ میاں

صاحب نے مجھ سے پھر پوچھا تو میں نے پھر یہی جواب دیا کہ میاں صاحب میں ساری زندگی آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ جب میری شادی ہوئی تو اس وقت بھی آپ کی والدہ صاحبہ نے مجھ سے پوچھا کہ ہمیں چھوڑ کر تو نہیں چلے جاؤ گے تو میں نے کہا نہیں جی جب تک میں زندہ ہوں اس گھر کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جہاں بھی ہوا میں ضرور حاضر ہوتا رہوں گا۔

حسن سلوک

میرے والدین نے مجھے کہا کہ اب تم شادی کر لو۔ میں نے آپ سے بات کی۔ آپ نے فرمایا جیسے تمہارے والدین کہتے ہیں کر لو۔ میں نے شادی کے انتظامات خود کرنے تھے اور اس سلسلہ میں میں نے والدین کو بھی کچھ نہیں کہا سارا کام خود ہی کر رہا تھا۔ ڈی۔ جی خان میری شادی ہوئی۔ میری بارات ربوہ سے گئی۔ آپ نے مجھے دو گاڑیاں دیں۔ جب ہم وہاں چلے گئے تو بارات کی واپسی پر کھانے وغیرہ کا انتظام کرنا میرے ذہن میں نہ رہا اور میں وہاں سے فون وغیرہ بھی نہ کر سکا۔ ایک دن چھوڑ کر ولیمہ تھا۔ میں نے سوچا میں ولیمہ کا سارا انتظام آ کر کر لوں گا لیکن میں یہ بھول گیا کہ جو لوگ بارات کے ساتھ تھے ان کو ربوہ پہنچ کر کھانا وغیرہ دینا تھا یہ میرے ذہن میں نہیں تھا۔ میں نے انتظامات کے لیے گھر میں ایک آدمی چھوڑا تھا۔ اس آدمی کو حضرت میاں صاحب نے فون کیا کہ کوئی مسئلہ وغیرہ تو نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بہرحال جب میں واپس آیا ابھی میں جھنگ کے قریب تھا تو میاں صاحب کا فون آ گیا کہ خیریت سے ہو میں نے خیر خبر بتائی۔ جب میں گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں 3 دیگیں تیار تھیں اور بارات کے کھانے کا مکمل

> جب میں گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں 3 دیگیں تیار تھیں اور بارات کے کھانے کا مکمل انتظام تھا۔ یہ انتظام آپ نے کروایا تھا اور مجھے بھی نہیں بتایا تا کہ مجھے شرمندگی نہ ہو۔

انتظام تھا۔ یہ انتظام آپ نے کروایا تھا اور مجھے بھی نہیں بتایا تا کہ مجھے شرمندگی نہ ہو۔ بہر حال آپ کی شفقت اور فراست ہی تھی جس کی وجہ سے میری بہت بڑی پریشانی وقت آنے سے پہلے ہی ختم ہوگئی۔ اس وقت آپ ناظر اعلیٰ تھے اور آپ میرے ولیمہ میں بھی شریک ہوئے۔

آپ اپنے ماتحت افراد سے بھی بہت حسن سلوک کرتے اگر رمضان المبارک کا مہینہ ہوتا اور ڈیرہ پر یا کسی اور جگہ جانا ہوتا تو مجھے فرماتے کہ فروٹ خرید کر گاڑی میں رکھ لو۔ چنانچہ میں گاڑی میں فروٹ رکھ لیتا۔ جب افطاری کا وقت ہوتا تو آپ اپنے ساتھ آئے ہوئے عملہ حفاظت والوں کو وہ فروٹ دیتے کہ روزہ افطار کرلیں۔

حضرت میاں صاحب عموماً جب ڈیرے پر جاتے تو دوائیاں وغیرہ ساتھ رکھ لیتے اور بیماروں میں تقسیم کر دیتے۔ جو زیادہ بیمار ہوتے ان کو ہسپتال میں بھیج دیتے۔ لیکن جو معمولی مسائل ہوتے ان کو خود دور کرنے کی کوشش کرتے۔

زمینداری کا ایک اصول

جب میاں صاحب زمین پر جاتے تو مجھے باقاعدہ کہتے کہ کھیت کے اندر جانے کی بجائے زمین کے بارڈر پر ضرور چکر لگایا کرو تا کہ اُن لوگوں کو جن کی ساتھ والی زمین ہے پتہ چلے کہ اس زمین کا کوئی مالک بھی ہے جو غافل نہیں ہے اور اپنی زمین پر آتا جاتا ہے۔ آپ اپنی زمین کی ایک ایک وٹ پر جاتے اور پوری زمین کا چکر لگاتے دھوپ، چھاؤں، بارش کی فکر نہ کرتے کچھ بھی ہو جب بھی جاتے وہاں خوب محنت کرتے۔

ایک دفعہ ہم راموالہ گئے جو طاہر آباد کے ساتھ ایک ڈیرہ ہے۔ ویسے تو چار پانچ ڈیرے ہیں سب پر آپ چکر لگاتے لیکن زیادہ اس کو وقت دیتے کیونکہ یہ بڑا ڈیرہ تھا۔ وہاں گندم کی کٹائی ہو رہی تھی اور ہارویسٹر لگا ہوا تھا۔ ہم دوپہر کے وقت گئے اور رات کو عشاء کے وقت واپس آئے۔ گھر والے پریشان تھے کہ ابھی تک کیوں نہیں آئے۔ آپ وہاں پر مشین پر چڑھ کر خود کٹائی کرواتے رہے۔ اکثر مجھے بھی کہتے

کہ جاؤ دیکھ کر آؤ کہ مشین ٹھیک چل رہی ہے یا نہیں۔ پوری صفائی کے ساتھ کام کرواتے۔ اس کے علاوہ آپ حساب کتاب کے بھی بہت ماہر ہیں آپ بغیر کیلکولیٹر کے لاکھوں کا حساب کتاب بڑی تیزی کے ساتھ کر لیتے اور زمینداری کے کام میں اتنے ماہر ہیں کہ گندم کے سٹہ کو ہاتھ پر رکھ کر اُس کے دانے گن کر اندازہ لگا لیتے اور کہتے کہ ریاض اس ایکڑ میں اتنی بوریاں نکلیں گیں اور واقعی اتنی ہی نکلتیں۔ آپ زراعت میں اتنے ماہر ہیں کہ خاندان کے سارے زمیندار لوگ آپ سے مشورہ لیتے۔ آپ بیج وغیرہ کے معاملے میں بہت زیادہ مہارت رکھتے اور آپ کو تمام حالات کا علم ہوتا۔ ڈیرے پر جو ملازم رکھتے ان کے ساتھ مشفقانہ تعلق رکھتے۔ وہ لوگ آپ کے سامنے چالاکی وغیرہ نہ کر سکتے کیونکہ آپ کو تمام حالات کا علم ہوتا اور آپ شفقت بھی بہت کرتے، ان کا ہر طرح سے خیال رکھتے۔ گندم، چاول وغیرہ سردی، گرمی میں مدد غرضیکہ خفیہ طریقے سے ان کی مدد کرتے رہتے یہاں تک کہ اس مدد کا منشی کو بھی پتہ نہ چلتا۔

دلیری و بہادری

ایک دفعہ جب 1996ء میں سیلاب آیا۔ ڈیروں پر کنوؤں کے اندر موٹریں لگی ہوتی ہیں جن سے پانی نکال کر کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ جب سیلاب آتا ہے تو وہ موٹریں نکال کر محفوظ جگہ پر رکھ دی جاتی ہیں۔ آپ سیلاب کے متعلق پوچھتے رہتے کہ کتنا پانی آ گیا ہے۔ کہاں تک ہے اور پھر دفتر سے چھٹی کے بعد خود ہی چکر لگا لیا کرتے اور بعض اوقات کسی کو بھیج کر بھی پتہ کروا لیتے۔

ایک دفعہ جب فیکٹری ایریا تک پانی آ گیا تو وہاں سے جانے کا راستہ نہ رہا۔ دوسری طرف بارش بھی ہو رہی تھی اور بہت زیادہ کیچڑ تھا اور ساتھ ہی سیلاب بھی آیا ہوا تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ چلو احمد نگر سے پیلووال کے راستہ سے چلتے ہیں۔ ہم وہاں سے جا رہے تھے مین روڈ پر بھی تھوڑا تھوڑا پانی تھا۔ گاڑی کی ڈرائیونگ آپ کر رہے تھے اور میں آپ کے ساتھ بیٹھا تھا۔

جب کچی جگہ آئی تو میں نے کہا بہت زیادہ کیچڑ ہے اس میں واپسی پر گاڑی ضرور پھنس جائے گی اور ہمیں واپس آنے کے لئے مسئلہ بن جائے گا تو بہتر ہے کہ اوپر سے ریلوے پٹڑی سے جا کر آوازیں دے کر پتہ کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم خاموشی سے بیٹھے رہو۔ اس کے بعد پھر ہم چل پڑے اور جب میں نے پیچھے شیشے سے دیکھا تو ایسا لگا کہ جیسے گاڑی پر گارے کا لیپ کر دیا گیا ہے۔ میں بار بار پیچھے دیکھتا (ویسے بھی میں بایاں شیشہ اپنی نظر میں رکھتا سکیورٹی کے لحاظ سے بھی اور ویسے ٹریفک کے لحاظ سے بھی۔ اور آپ زیادہ تر اوپر والا شیشہ اور دائیں طرف والا شیشہ نظر میں رکھتے) تو آپ نے مجھے فرمایا کہ تم گھبرا رہے ہو۔ میں واقعی گھبرا رہا تھا کیونکہ ایک طرف بارش دوسری طرف کیچڑ اور تیسرا سیلاب کے آنے کا ڈر تھا۔ مجھے پسینہ آرہا تھا کہ کہیں ہماری گاڑی ان چیزوں میں نہ پھنس جائے۔ دوسری طرف یہ فکر تھی کہ میاں صاحب کسی مسئلہ میں نہ پھنس جائیں۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم شیشہ کو بند کر دو اور خاموشی سے بیٹھے رہو۔ میں نے پھر دوبارہ دیکھنا شروع کر دیا آپ نے مجھے فرمایا کہ میں نے کہا ہے کہ بس تم آگے دیکھتے رہو پیچھے نہیں دیکھنا۔ لہذا میں تو پھر آگے دیکھتا رہا اور دعائیں کرتا رہا کہ کہیں کوئی مسئلہ ہی نہ بن جائے۔ بہرحال ہم ڈیرہ پر پہنچ گئے۔ اس وقت وہاں مونجی کے لیے کدو کیا ہوا تھا۔ یہ بھی ڈر تھا کہ گاڑی سلپ ہو کر اس میں نہ چلی جائے۔ اس صورت میں بہت بڑی مشکل بن جاتی ہے۔ گاڑی بہت بری طرح پھنس جاتی ہے۔ ہم اوپر سے آکر طاہر آباد والے ڈیرے پر آگئے۔ وہاں پر ایک باغ ہے وہاں گاڑی کھڑی کی۔ میں بھاگ کر آیا اور دیکھا کہ ملازموں نے موٹر نکال کر محفوظ جگہ پر رکھ دی تھی۔ وہ صبح سے لگے ہوئے تھے اور انہوں نے بتایا کہ بس آپ کے آنے سے کچھ دیر پہلے ہی نکالی ہے (اُس جگہ دو کنویں ہیں اس لئے اس پر وقت کافی لگتا ہے)۔ جب میں وہاں پتہ کرنے جا رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ سیلاب کا پانی تقریباً ہماری گاڑی سے 25، 30 فٹ دور

تھا پانی چونکہ آہستہ آہستہ اوپر چڑھتا ہے اس لئے آپ نے مجھے فرمایا کہ جلدی سے پتہ کر کے آنا۔ کیونکہ پانی نزدیک آیا ہوا ہے جب میں پتہ کر کے واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ تقریباً 2 یا 3 فٹ دور سیلاب کا پانی تھا اور آپ بڑے اطمینان سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہیں اور میرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ جیپ میں چھلانگ لگا دو باقی تفصیل بعد میں بتا دینا۔ جب میں گاڑی میں بیٹھا تو گاڑی کبھی اِدھر جاتی اور کبھی اُدھر جاتی اور پھر اچانک سلپ ہو کر کدو میں پھنس گئی اور مجھے آپ نے فرمایا گھبرانا نہیں، پریشان نہیں ہونا، گاڑی ہماری نکل تو جانی ہے، تھوڑا سا آسرا تم دے دو۔ میں نے اُتر کر پیچھے سے تھوڑی سی گاڑی اُٹھائی۔ جیپ بہت ہلکی ہوتی ہے۔ ایک اور آدمی بھی جو احمدی تھا مل گیا ہم دونوں نے تھوڑی سی گاڑی اوپر اُٹھائی اور گاڑی نکل آئی۔ جب ہم موڑ پر چڑھ آئے تو میری جان میں جان آئی۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ پریشان نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے اور الحمدللہ! اللہ نے ہماری بہت مدد کی کہ گاڑی بری طرح پھنسی بھی نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی مسئلہ بنا۔

جب میں پتہ کر کے واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ تقریباً 2 یا 3 فٹ دور سیلاب کا پانی تھا اور آپ بڑے اطمینان سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہیں اور میرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ جیپ میں چھلانگ لگا دو باقی تفصیل بعد میں بتا دینا۔

دوسروں کی راہنمائی

ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ احمد نگر والے ڈیرے ''چنیوٹی والا'' جو پل کے قریب ہے گاڑی میں جا رہا تھا۔ میں تو ویسے بھی اکثر ہی آپ کے ساتھ ہوتا۔ آپ اکثر احمد نگر والے ڈیرے پر گاڑی کھڑی کر لیتے اور کہا کرتے کہ چلیں طاہر آباد والے ڈیرے پر پیدل چلتے ہیں۔

احمد نگر سے طاہر آباد تک ہم پیدل آتے۔ میں اکثر پیچھے رہ جایا کرتا اور پھر دوڑ کر آپ کے ساتھ مل جاتا۔ میں اُس وقت غالباً دسویں جماعت میں تھا۔ بہر حال آپ پیدل چلتے جاتے اور ساتھ ساتھ مجھے بتاتے جاتے کہ یہ فلاں فصل ہے اور رُک رُک کر مجھے بتاتے کہ اس فصل کو فلاں بیماری ہے۔ اس فصل کو فلاں دوائی کی ضرورت ہے یہ فصل اچھی ہے اور اس فصل کو فلاں کیڑا لگ چکا ہے یا لگنے والا ہے۔ غرضیکہ مجھے تفصیل سے فصل کے بارے میں بتاتے اور فرماتے جاتے کہ کل کو یہ باتیں بھول نہ جانا۔

ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ ساتھ بائیں جانب جا رہا تھا اور اس دن آپ بڑی خاموشی سے اپنی دائیں جانب فصلوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میں آپ سے تھوڑا سا پیچھے تھا۔ میں اکثر اپنے ساتھ جیپ میں لمبا سا ڈنڈا رکھا کرتا۔ اس دن وہ میرے ہاتھ میں تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ ایک سانپ مونجی سے نکل کر میرے سامنے آگیا ہے آپ اس سانپ سے تقریباً ایک یا دوفٹ دور تھے بالکل ایسے کہ اگر آپ ایک قدم اور اٹھاتے تو سانپ کے اوپر آجاتے۔ میں نے پیچھے سے آواز دی کہ میاں صاحب آگے سانپ ہے اور ساتھ ہی میں نے اسے ڈنڈا مارا اور ڈنڈا اسے لگا لیکن آپ بڑی تسلی سے اس کے اوپر سے چھلانگ لگا کر آگے کی طرف جا کر کھڑے ہوگئے۔ میں نے دوسری دفعہ پھر ڈنڈا اٹھا کر اسے مارنے کی کوشش کی لیکن وہ بھاگ گیا۔ سانپ کو چوٹ تو لگ گئی تھی لیکن اتنی زیادہ نہیں تھی کہ وہ اسی وقت مر جاتا۔ بہر حال سانپ زخمی ہوگیا۔ اب میں اس ڈنڈے کو نہیں پکڑ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ڈنڈا اُٹھا لاؤ۔ میں نے کہا کہ میاں صاحب میں تو ڈنڈا نہیں اُٹھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں اُٹھانا۔ میں نے کہا کہ جی اُس پر زہر لگ گیا ہے اس لئے مجھے ڈنڈا پکڑتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ آپ نے بہت اطمینان سے مسکراتے ہوئے وہ ڈنڈا اُٹھایا اور تقریباً 7،5 قدم آگے ایک چھوٹا سا نالہ بہہ رہا تھا اس کے اندر تازہ پانی آرہا تھا آپ نے وہ ڈنڈا خود

Depale نامی گاؤں کا منظر جہاں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ نے قیام غانا کے دوران جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی فرمائی

کمرہ جہاں حضور انور زرعی فارم کی اشیاء رکھا کرتے تھے

Ekumfi T.I Ahmadiyya Sec. School Essarkyir Ghana کا بیرونی گیٹ، حضور انور ایدہ اللہ اس سکول کے تقریباً پانچ سال تک ہیڈ ماسٹر رہے

سدا دیتا رہے گا باغ احمد پھول وپھل تازہ   سدا ملتا رہے گا اس چمن کو باغباں زندہ

دھنک تیری صداؤں کی ہواؤں میں مہکتی ہے   ترے انفاس کی خوشبو فضاؤں میں مہکتی ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
قیام غانا کے دوران
ان تین گھروں میں
مختلف اوقات میں رہائش پذیر رہے

ہو عرش پر قبول جو سجدہ زمیں پہ ہو

دورۂ کینیا
2005ء

دعا دعا وہ چہرہ۔ حیا حیا وہ آنکھیں
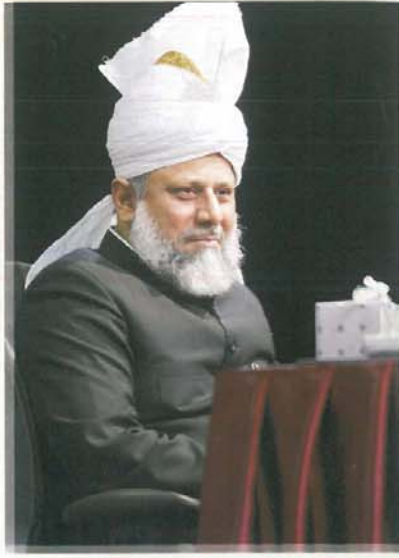
وہ نور نور دمکتا ہوا سا اک چہرا   وہ آئینوں میں حیا ہی حیا ہمارے لئے

M.T.A کے معروف پروگرام
الحوار المباشر میں حضور انور تشریف فرما ہیں
(2008ء)

ایک مجلس میں۔ دورۂ جرمنی 2005ء

ایک بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے
(دورۂ جرمنی 2005ء)

صدقے مری جاں آپ کی ہر ایک ادا کے

وائلڈ لائف کلب میں سیر کرتے ہوئے (کینیا 2005ء)

(دورہ جرمنی 2005ء)

(دورہ سپین 2005ء)

بے تکلف سا بے ریا سا ہے

جائے جدھر جدھر تو فرشتے ہوں ساتھ ساتھ   عرش آشنا ہو تیری خلافت خدا کرے

(دورۂ کینیا 2005ء)

(دورۂ سپین 2005ء)

حضور انور ایدہ اللہ کے ہمراہ

دھویا اور کہا کہ بس اتنی بات تھی تم ایسے ہی ڈر رہے تھے۔ ڈرتے نہیں ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ایسے سانپ، زہر والے نہیں ہوتے۔

مجھے گاڑی کی ڈرائیونگ بھی آپ نے ہی سکھائی۔ ایک دن ڈرائیونگ سکھاتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی مشکل صورت حال پیش آجائے یا کوئی اچانک چیز سامنے آجائے تو پہلا اصول ہے کہ گھبراتے نہیں اور آپ اگر درست سمت میں ہیں تو پھر خوف کی بات نہیں۔

مظلوم کی مدد

ایک دفعہ آپ اور میں جیپ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی زمین سے واپس آرہے تھے۔ ڈرائیونگ آپ خود کر رہے تھے اور میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا۔ جب ہم احمد نگر کے اڈے سے تھوڑا سا دور تھے تو میں نے دیکھا کہ ایک بس کھڑی ہے اور بس کے آگے سے ایک آدمی سائیکل چلاتا ہوا گزر رہا تھا۔ ایک کار سرگودھا کی طرف کافی تیز رفتار میں جا رہی تھی۔ سائیکل والے نے دائیں بائیں نہ دیکھا اور چونکہ آگے بس کھڑی تھی اس لئے کار والا بھی سائیکل والے کو نہ دیکھ سکا۔ بس بھی سرگودھا کی طرف جانے کے لئے کھڑی تھی۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے میاں صاحب سے کہا کہ میاں صاحب ذرا دیکھ کر۔ اس پر آپ بہت ہی اطمینان سے گاڑی چلاتے رہے۔ ہم بھی قریب ہی تھے۔ مجھے یہ ڈر تھا کہ وہ آدمی کار کو ٹکرا کر ہماری گاڑی سے نہ ٹکرا جائے۔ لیکن آپ کے چہرے پر کوئی پریشانی کے آثار نہ تھے اور آپ خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہے تھے اور آپ نے بہت اطمینان سے بریکیں لگاتے ہوئے گاڑی ایک طرف

آپ یہ سب دیکھ رہے تھے اور مجھے فرمایا کہ دیکھو ان لوگوں کا کام کہ جس کا قصور ہے اُسے نہیں کوستے بے قصور کو مارنے لگے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ گاڑی سے اُتر کر وہاں گئے اور انہیں منع کیا

اس کے عشاق جہاں بھی دیکھو، ایک ہی نشے میں ڈوبے ہوئے سب

جلسہ سالانہ کینیڈا سے خطاب فرماتے ہوئے
(2004ء)

بچوں سے شفقت کا انداز
(دورہ جرمنی 2005ء)

لنگر کے انتظامات کا معائنہ کرتے ہوئے
(جلسہ سالانہ کینیا 2005ء)

کھڑی کر لی۔ اتنی دیر میں سامنے سے آتی ہوئی تیز رفتار گاڑی نے آدمی کو دیکھ کر بریکیں بھی لگائیں اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ گاڑی سائیکل سے ٹکرائی لیکن اُس آدمی کو کوئی بھی چوٹ نہ آئی۔ اس پر سارے لوگ اکٹھے ہوگئے اور کار والے کو نکال کر اس کو مارنے لگے کہ اُس کی غلطی ہے لیکن کار والا مسلسل کہہ رہا تھا کہ سائیکل والے کی غلطی ہے۔ میں نے تو جہاں تک ہوسکتا تھا بریکیں لگائیں۔ اور وہ آدمی اچانک میرے سامنے آیا۔ آپ یہ سب دیکھ رہے تھے اور مجھے فرمایا کہ دیکھو ان لوگوں کا کام کہ جس کا قصور ہے اُسے نہیں کوستے بے قصور کو مارنے لگے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ گاڑی سے اُتر کر وہاں گئے اور انہیں منع کیا اور آپ نے بڑے وقار سے انہیں رکنے کو کہا تو وہ رک گئے آپ نے انہیں سمجھایا کہ غلطی سائیکل والے کی ہے کار والے کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ سائیکل والا بڑے آرام سے اپنی غلطی مان گیا اور دوسرے لوگ بھی اپنی غلطی مان گئے۔ کار والے نے آپ کا بعد میں بہت شکریہ ادا کیا۔

جب کبھی ہم سے یا زمینوں پر موجود لوگوں میں سے کسی سے بھی اگر کوئی غلطی وغیرہ ہو جاتی تو بڑے آرام سے بغیر کسی سختی کے سمجھاتے، بار بار بھی اگر کوئی غلطی کرتا تو آپ بڑے نرم انداز سے سمجھا دیتے۔ آپ اصول کے بہت پکے ہیں۔ اصول کے لحاظ سے آپ بعض اوقات سختی کرتے۔ آپ شرارت کرنے والے آدمی کو بہت جلدی پکڑ لیتے آپ کو پتہ چل جاتا کہ کس سے غلطی ہوئی ہے اور کس نے جان بوجھ کر شرارت کی ہے۔ آپ کو فوراً پتہ چل جاتا کہ آدمی غلط بیانی کر رہا ہے یا ٹھیک بتا رہا ہے یا بہانہ بنا رہا ہے۔ آپ شرارت کرنے والے سے بہر حال کچھ نہ کچھ سختی کرتے۔

مشاہدہ

احمد نگر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ہٹ (hut) تیار کیا جا رہا تھا۔ میں حضرت میاں صاحب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تھا۔ جب گاڑی وہاں سے گزری تو اچانک میاں صاحب نے مجھے اشارہ سے دکھاتے ہوئے کہا کہ اوپر والی منزل کا بایاں کونہ ٹیڑھا ہے اور ان کو

پتہ نہیں چل رہا۔ جو مستری اُس وقت کام کر رہا تھا آپ نے اسے بتایا کہ تم یہ ٹیڑھا بنا رہے ہو تو وہ نہ مانا اور بحث کا انداز اختیار کر لیا۔ آپ نے اسے نیچے اُترنے کو کہا اور کام رکوا دیا۔ آپ نے ٹھیکیدار کو بلوایا۔ پہلے تو سارے مزدور، مستری اور ٹھیکیدار یہی کہہ رہے تھے کہ ٹھیک بنا ہے لیکن جب آپ نے انہیں مختلف زاویوں سے دکھایا تو وہ مان گئے کہ واقعی ٹیڑھا ہے اور مستری مان گیا کہ میری غلطی ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ میاں صاحب ''چنیوٹی والا'' ڈیرہ پر گئے اور جا کر جب فرلانگ ناپی تو آپ کو کچھ شک پڑا کہ کچھ رقبہ ہمارا ان کی طرف چلا گیا ہے اور ان کا ہمارے پاس دوسری طرف سے آگیا ہے۔ آپ کو یہ بات اس لئے پتہ چل گئی کیونکہ آپ کا معمول تھا کہ جب بھی زمین پر آتے تو ایک ایک وٹ کو چیک کرتے۔ اندر بھی اور باہر زمین کے بارڈر پر بھی۔ جب زمین کو ناپا تو دیکھا کہ واقعی زمین کم تھی۔ آپ کی زمین دوسرے آدمی کی طرف زیادہ گئی تھی۔ آپ اپنے منشی کے ساتھ ان کے پاس گئے اور ان کو کہا کہ یہ معاملہ نپٹا لیں۔ اصول کی بات ہے کہ جتنا ہمارا رقبہ آپ کے پاس گیا ہے ہمیں واپس دے دیں جتنا آپ کا ہماری طرف آیا ہے ہم آپ کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ تھوڑے سے تردّد کے بعد وہ مان گئے اور وہیں معاملہ ختم کیا۔ آپ کی فرلانگ بہت اچھی تھی مجھے بھی سمجھاتے کہ فرلانگ کیسے ناپتے ہیں۔ میں آپ کے پیروں کے نشانوں پر پیر رکھتا جاتا اور آپ آگے آگے جاتے اور مجھے کہتے کہ تم بھی پیچھے ناپتے آؤ۔ بہر حال کافی حد تک میرے قدم بھی برابر ہوگئے لیکن کبھی کبھار غلطی ہو جاتی تو آپ بتا دیتے کہ کہاں پر غلطی ہوئی ہے پھر دوبارہ مجھے ناپنے کو کہتے کہ جاؤ دوبارہ ناپو۔

جب بھی آپ کہیں آتے جاتے میں ساتھ ہوتا تو مجھے ہمیشہ تلقین کرتے کہ کبھی بھی ضرورت سے زیادہ پیسے جیب میں نہ رکھا کرو کیونکہ سفر میں زیادہ پیسہ انسان کا دشمن ہے اور جب کہیں آؤ جاؤ تو ضرورت سے زائد پیسے نہ رکھا کرو اور جب

میرے ساتھ ہوتے تو فرماتے کہ جیب میں اتنے پیسے رکھ لو کہ پٹرول وغیرہ کبھی ڈلوانا پڑ جائے یا کسی کو دینے پڑ جائیں تو ضرورت پوری ہو جائے۔

دعا گو وجود

جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو اس صبح آپ نے مجھے فرمایا کہ تم دوپہر کو جلدی آ جانا وہاں کٹوائی کروانی ہے۔ میں گھر سے کپڑے بدل کر آ ہی رہا تھا کہ مجھے پتہ چلا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی ہے۔ میں دوبارہ گھر گیا کپڑے بدل کر میاں صاحب کے پاس چلا گیا۔ آپ اس وقت میٹنگ میں تھے۔ جب آپ باہر آئے تو میں نے افسوس کیا۔ آپ نے حکم دیا کہ تم یہیں رہنا تھوڑی دیر بعد مجھے کسی نے کوئی کام کہا جس کے لئے میں میر مسعود صاحب کے گھر جا رہا تھا (گھر میں سے ہی میر مسعود صاحب کے گھر کی طرف راستہ نکلتا ہے) تو جب میں ادھر جا رہا تھا تو مجھے آپ کے کمرے کی کھڑکی سے رونے کی آوازیں آئیں۔ جب میں ادھر گیا تو دیکھا کہ آپ عبادت میں مصروف ہیں اور گریہ وزاری کر رہے ہیں۔

آپ بہت زیادہ عبادت گزار ہیں۔ ایک دفعہ ایک آدمی ملنے آیا اور مجھے کہا کہ میاں مسرور صاحب سے ملنا ہے (حضور اس وقت ناظر اعلیٰ تھے) اُس وقت آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے قصر خلافت گئے ہوئے تھے۔ کافی دیر ہوگئی آپ واپس نہ آئے۔ میں نے تین چار دفعہ قصر خلافت فون کر کے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میاں صاحب نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ آدمی کہنے لگا کہ یار میاں صاحب اتنی عبادت کرتے ہیں میں نے ذرا شوخ انداز میں کہا کہ میاں صاحب واقعی بہت عبادت کرتے ہیں لیکن آخر میں جو دو رکعتیں ہوتی ہیں اس میں وہ میرے لئے دعا کے زیادہ لمبے سجدے کرتے ہیں تو ابھی میں یہ کہہ کر رکا ہی تھا کہ اتنی دیر میں آپ آتے ہوئے دکھائی دیے۔ جب وہ آئے تو اُس آدمی نے کہا کہ میاں صاحب یہ لڑکا کیا کہہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ مذاق کرتا رہتا ہے۔ جب وہ اندر جا کر بیٹھا اور

اس نے وہ بات بتائی جو میں نے اسے کہی تھی تو آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے اس کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

پرندوں پر شفقت

آپ پرندوں کا بھی بہت خیال رکھتے۔

آپ ڈیرے سے اڑھائی من مونجی کی بوری منگوا کر برآمدے میں سکیورٹی والے خدام کے پاس رکھ دیتے اور جب بھی آپ فجر کی نماز پڑھ کر آتے تو چڑیوں کو وہ دانے ڈالتے۔ اپنے صحن میں گیٹ کے ساتھ ہی آپ چڑیوں کو دانے ڈالتے۔ ایک دن میں نے پوچھا تو فرمایا کہ میں چڑیوں کی خدمت کر رہا ہوں کیونکہ ان کا بھی حق بنتا ہے۔ اگر تمہارے بقول یہ بڑا گھر ہے تو پھر اس گھر سے ان کو بھی حق ملنا چاہیے۔ چڑیاں بھی پھر روز فجر کے بعد اکٹھی ہو جاتیں۔ اس طرح آپ سال میں تقریباً دو بوریاں چڑیوں کو کھلا دیتے۔

جب آپ ڈیرے پر جاتے تو چڑیوں اور پرندوں وغیرہ کا بہت خیال رکھتے۔ مجھے چونکہ شکار کا شوق تھا اس لیے میں اکثر گن وغیرہ ساتھ لے جاتا ڈیرے پر کوئی پرندہ نہ مارنے دیتے۔ بلکہ فرماتے کہ یہ گھر کے پرندے ہیں ان کو نہیں مارنا اگر شکار کرنا ہے تو ڈیرے سے کافی دور جا کر شکار کرو۔

بوائی کے دنوں میں بھی آپ چڑیوں کو دانہ ڈال دیتے اور فرماتے کہ اس سے برکت پڑے گی ان کو ضرور دانہ ڈالنا چاہیے۔ اسی طرح کٹائی کے وقت بھی آپ اس طرح کرتے۔

آپ اپنے کام کو اتنی محنت اور ذمہ داری سے کرتے کہ کٹائی کے دنوں میں باقاعدہ ساتھ بیٹھتے۔ وزن بھی خود کرواتے حتی کہ آپ عشاء کے بعد بھی آتے رہے اور جیپ کی لائٹ میں بھی آپ وزن کراتے رہے ہیں۔ آپ کی یہ سنہری یادیں خاکسار ساری عمر بھلا نہیں سکے گا۔

☆☆☆

حضور انور ایدہ اللہ کی توجہ اور دعا سے فوراً اجازت مل گئی

قادیان سے ایم ٹی اے پر Live نشریات

(محترم مولانا برہان احمد ظفر صاحب ۔ ناظر نشر و اشاعت قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کا جب ارشاد فرمایا تو اس خوشخبری کے ساتھ ہی قادیان سے پورے جلسہ کو MTA پر Live نشر کرنے کی غرض سے کوششیں شروع ہوگئیں۔ ہندوستان سے UPLINK کرنے والی کمپنیوں سے رابطہ کیا گیا اور بہت جلد ہی ہمارا N.S.T.P.L والوں سے معاہدہ ہوگیا جو JAIN T.V والوں کے توسط سے کام کرتے ہیں۔

پروگرام کرنے کے سلسلہ میں سب سے اہم مرحلہ Broadcasting منسٹری سے اجازت حاصل کرنا تھا۔ اس غرض کے لئے ماہ جولائی میں ہی درخواست کر دی گئی اور اجازت حاصل کرنے کی مسلسل کوشش کی جاتی رہی۔ انتہائی کوشش کے باوجود وہ دن آ پہنچا جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دہلی تشریف لے آئے۔ بڑی فکر مندی تھی کہ آخر جلسہ سالانہ قادیان کس طرح Live دکھایا جائے گا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قادیان روانہ ہونے میں صرف ایک دن باقی تھا اور ابھی تک اجازت نامہ ہاتھ نہ آیا تھا اور نہ ہی کوئی امید دکھائی دیتی تھی۔

اس پر محترم اجے جین صاحب جو Jain T.V والوں کی طرف سے کام کر رہے تھے، نے مشورہ دیا کہ اب صرف ایک ہی صورت نظر آتی ہے کہ ہم JAIN T.V والوں کو کہیں کہ وہ اپنے

لائسنس پر ہمارا پروگرام UPLINK کریں اور وہاں سے اُن کے تعاون سے MTA پر ایک لائن ڈال کر Live کر دیا جائے کہ یہ JAIN T.V کے تعاون سے دکھایا جا رہا ہے۔ اس صورت کے سوا کوئی صورت نہ تھی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ معاملہ رکھا گیا تو خاکسار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلب فرمایا۔ بڑی پریشانی تھی۔ 14 دسمبر کا دن تھا اور 15 دسمبر کو حضور انور قادیان تشریف لے جا رہے تھے۔ 16 دسمبر کو پہلا خطبہ جمعہ قادیان سے Live نشر ہونا تھا۔ جب خاکسار دعا کرتا ہوا حضور انور کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے فرمایا کہ میں اس وقت تک قادیان نہ جاؤں جب تک پروگرام Live کرنے کی اجازت نہیں ہو جاتی۔ اور فرمایا کہ دعا بھی کریں اور ساتھ کے ساتھ رپورٹ دیتے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کے ساتھ خاکسار کو رخصت کیا۔ میری پریشانی کا جو عالم تھا وہ میں ہی جانتا تھا یا میرا خدا۔

خاکسار دعاؤں کے ساتھ جب مشن ہاؤس سے روانہ ہو کر Jain والوں کے دفتر پہنچا تو وہ بھی میری پریشانی کو جان گئے اور بس یہ امید دلانے لگے کہ پروگرام ہر صورت میں ہوگا۔ اس پر وہاں بیٹھ کر ہی جین ٹی وی والوں کا توسط اختیار کرنے کے لئے معاہدہ وغیرہ لکھنا شروع کیا اور منسٹری کے لئے بھی ایک خط لکھا کہ ہم جین والوں کے توسط سے پہلا پروگرام دکھائیں گے۔

اسی دوران خاکسار نے ہوم منسٹری میں جناب L.C. Goel صاحب سے بات کی کہ ہمارا پروگرام ہونے میں صرف ایک دن باقی ہے ہماری اجازت کی کارروائی کہاں تک پہنچی ہے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ آپ اس سلسلہ میں رنجنی کمار سے بات کریں۔ موصوف INSAT ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں۔ جب خاکسار نے اُن سے بات کی تو اُنہوں نے یہ خوشخبری سنائی کہ ہوم

منسٹری سے ہمیں فون آ گیا ہے کہ اجازت دے دی جائے اور ابھی اُن کی طرف سے چٹھی نہیں آئی ہے۔ چٹھی کے آنے پر کارروائی ہوگی۔ خاکسار نے جب یہ بات سنی تو خدا کی حمد سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے کہ سبحان اللہ خلیفہ وقت کی دعاؤں اور توجہ میں کیا اثر ہے کہ جس کی دو گھنٹہ پہلے تک کوئی امید نہ تھی وہ ایک توجہ کے نتیجہ میں کام ہوگیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ!

خاکسار نے یہ خوشخبری تین بجے شام بذریعہ فون ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن کو دی جو حضور انور کے ساتھ ہی لال قلعہ گئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں یہ خوشی کی خبر پہنچائی۔ شام پانچ بجے کے قریب INSAT میں اجازت نامہ دینے کی چٹھی بھی آ گئی۔ جس پر 14 دسمبر 2005ء کی تاریخ درج تھی اور بفضلہ تعالیٰ مورخہ 15 دسمبر 2005ء کو ہمیں اجازت نامہ حاصل ہوگیا۔ اجازت نامہ ملنے میں جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا، حضور انور نے بھی اس سلسلہ میں اپنے خطاب میں ذکر فرمایا تھا۔ الغرض 16 دسمبر کا مبارک دن ہے کہ جس دن ایک غیر معروف بستی قادیان سے خلیفہ وقت کی آواز ساری دنیا کو براہِ راست سنائی دی۔ یہ ساری جماعت احمدیہ کے لئے ایک خوشی کا موقعہ تھا۔ گویا جماعت کے لئے عید کا دن کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسکن کو ساری دنیا کی توجہ کا مرکز بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان سے جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں کا پروگرام Live نشر ہوا اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پانچ خطبات جمعہ اور ایک عید کا خطبہ Live نشر ہوا۔ الحمدللہ!

پس اس لحاظ سے 2005ء کا سال جماعت احمدیہ کے لئے اور پھر قادیان والوں کے لئے بے شمار رحمتوں اور برکتوں کو لے کر آیا۔

(سووینیئر جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان)

☆ ☆ ☆

اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر

(مکرم حنیف احمد محمود صاحب۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ۔ ربوہ)

پیارے بچو اور بچیو! ہمارا پیارا خدا ہاں جماعت احمدیہ کا خدا بہت سی صفات حسنہ کا مالک خدا ہے جو ہر کس و ناکس، چھوٹے اور بڑے، مرد عورت اور ہر بچے اور بچی کی دُعا اور پکار کو سنتا اور ان کی التجاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اس کو ہم روزانہ ہی صبح و شام اپنی ذاتی زندگی میں بھی اور جماعتی زندگی میں بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس حقیقت کا اظہار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

جماعت احمدیہ کی تاریخ خدا تعالیٰ کے اپنے پیارے بندوں سے بولنے اور اُن کی راہنمائی کرنے سے بھری پڑی ہے۔

اس کا ایک نظارہ جماعت احمدیہ نے حال ہی میں سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب خلافت کے موقعہ پر دیکھا جب تمام کرۂ ارض انتشارِ روحانیت سے معمور تھا۔ صرف آس پاس نہیں بلکہ ہر گاؤں میں، ہر شہر میں، ہر ملک میں، ہر براعظم میں، ہر کالے اور گورے میں، ہر چھوٹے اور بڑے میں، ہر عورت اور مرد میں یکساں طور پر خدا تعالیٰ کا نور نازل ہو رہا تھا خدا کے انتشارِ روحانیت کی یہ تجلّی پہاڑوں پر بسنے والے لوگوں کے دلوں پر اُترتی بھی دکھائی دی، میدانوں اور صحراؤں کے باسی بھی اس سے جدا نہ رکھے گئے۔ ہاں ارضِ مقدس کے باسیوں اور عرب کے صحراؤں میں رہنے والے احمدیوں کے دل بھی اُسی خدا کے قبضہ میں تھے جو خلافت خامسہ کے قیام کے لئے اور سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ

کی تائید میں دلوں کو بدل رہا تھا۔

عزیز بچو! ان مبشر رؤیا، خوابوں اور الٰہی اشاروں کو اکٹھا کیا گیا تو یہ تعداد اڑھائی سو سے زائد بنی۔ ابھی کئی ہوں گی جو اکٹھی نہیں ہو سکیں۔ خواب دیکھنے والوں میں سے اکثریت حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے نام سے ناواقف تھی۔ آپ کی شخصیت سے جان پہچان نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے رنگ میں راہنمائی فرمائی کہ کسی کو رؤیا میں بتلایا گیا کہ آئندہ آنے والے خلیفہ کا نام ''میم'' سے شروع ہوگا، کسی کو بتلایا گیا کہ ''مر جا'' ہوگا، کسی کو ''خامس'' کے الفاظ میں سمجھایا گیا جو ''خامس'' کے لفظ اور معنی سے بھی نابلد تھے۔ دُنیا میں بسنے والے کروڑوں احمدی، مختلف بولی بولنے والے جن کو عربی یا اُردو کے الفاظ سے بھی آشنائی نہ تھی ان میں کسی کی راہنمائی ''**Masar**'' احمد کے الفاظ میں کی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک بندی کی راہنمائی یوں کی کہ آنے والا خلیفہ عینک پہنتا ہوگا اور انتخاب خلافت خامسہ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو بغیر عینک کے دیکھ کر وہ پریشان ہوگئی کہ یہ تو بغیر عینک کے ہیں مگر شرائط بیعت کے لئے جب حضور ایدہ اللہ نے اپنی عینک نکالی تو وہ حیران رہ گئی اور سجدہ شکر بجالائی۔

ایک خاتون کو تو اس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کردی کہ آنے والے خلیفہ کے ہاتھ پر ایک کالا نشان ہوگا اور انتخاب خلافت کے دنوں میں امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ کی انگلی پر کالا نشان نمایاں طور پر ہم سب نے **MTA** پر دیکھا۔

یہ خوابیں دیکھنے والے بڑی عمر کے بھی تھے اور چھوٹی عمر کے بچے بھی تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی۔ اکٹھی کی گئی **250** خوابوں میں سے چند خوابیں پیش خدمت ہیں۔ چونکہ میرا مضمون تشحیذ کے قاری بچوں کے لئے زیادہ ہے اس لئے بچوں کی خوابوں سے ہی آغاز کرتا ہوں۔

1- پیارے بچو! عزیزم عزت احمد ابن مکرم بشارت احمد انیس صاحب جرمنی بعمر 12 سال نے خواب میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو

خلیفۃ المسیح کے طور پر دیکھ لیا تھا۔

2- عزیزم عبد الوحید صاحب آف جرمنی نے اپنے ابا محترم شیخ عبد الکریم صاحب کو اپنی ایک خواب بتلائی کہ میں نے خواب میں نئے خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے۔ والد محترم نے کہا بیٹا! ابھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع زندہ ہیں۔ پھر جب آپ فوت ہوئے اور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد نئے خلیفہ بنے تو بچے نے کہا یہی ہیں وہ جن کو میں نے اپنی خواب میں دیکھا۔ جو 2001ء میں دکھلائی گئی۔

3- عزیزم ناصر الدین آف پاکستان نے 2001ء کی مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں ساتویں روز خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ مہمان خصوصی بن کر آئے ہیں اور اپنے خطاب میں فرماتے ہیں کہ

''میں اعلان کرتا ہوں کہ آنے والے وقت میں نئے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہوں گے''۔

4- مکرم محمود احمد صاحب انجم طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ نے تحریر کیا کہ میں خواب میں بیت مبارک کے باہر والے صحن میں خلیفۃ المسیح سے ملتا ہوں۔ مگر پگڑی پہنے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب تھے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) ابھی زندہ تھے۔

5- مکرم محمد کامل مبشر صاحب ضلع جھنگ

انتخاب خلافت کی رات خاکسار کو نیند آ گئی تو خاکسار اپنے ابا جان کو یہ کہہ کر سویا کہ جب نئے امام کا اعلان ہو تو مجھے جگا دیں۔ دوران نیند مجھے خواب آئی کہ مرزا مسرور احمد صاحب کو جماعت کا نیا امام منتخب کرلیا گیا ہے۔

اور جب نئے امام کا اعلان ہونے لگا تو ابو نے مجھے جگایا۔ میں نے اُٹھتے ہی ابو کو بتایا کہ مجھے خواب آئی ہے کہ مرزا مسرور احمد صاحب نئے امام منتخب ہوگئے ہیں تو ابو بہت حیران ہوئے اور مجھے بتایا کہ ہاں مرزا مسرور احمد صاحب ہی نئے امام منتخب ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے خاکسار حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو نہ جانتا تھا۔

6- مکرم خالد احمد سعید صاحب۔ راولپنڈی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کی خبر سن کر میں دفتر سے فوراً گھر لوٹا۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور دل میں دعائیں کر رہا تھا۔ دل تھا کہ غم سے پھٹا جا رہا تھا کہ اچانک میری طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ شروع ہوگئی اور میں بستر پر لیٹنے کے لئے چلا گیا۔

بستر پر لیٹتے ہی میری آنکھ لگ گئی۔ ابھی مجھے لیٹے ہوئے چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ میں نے خواب میں زبردست نظارہ دیکھا کہ دور دور تک پھیلے ہوئے نیلگوں آسمان پر بہت بڑے سائز کا ایک banner سفید رنگ میں چلتا ہوا نظر آرہا ہے جس پر لکھا ہے "مرزا مسرور احمد" اور خواب میں محسوس ہوتا ہے کہ یہ نئے خلیفۃ المسیح کا نام ہے۔ میں ایک دم اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہوں اور بستر پر بیٹھے بیٹھے یہ سوچنے لگتا ہوں یہ کیا نظارہ ہے۔ 10/15 منٹ کے بعد دوبارہ لیٹتا ہوں تو پھر آنکھ لگ جاتی ہے پھر اس سے ملتا جلتا نظارہ نظر آتا ہے کہ دور دور تک نیلا آسمان پھیلا ہوا ہے اور اس پر تاحد نظر بڑے سائز میں لکھا ہوا ہے۔ ''مرزا مسرور احمد'' اور اس دفعہ یہ نظارہ میری آنکھوں کے بالکل سامنے بہت واضح تھا اور خواب میں ہی محسوس کرتا ہوں کہ جیسے بہت بڑا پارک ہے اور اس میں لوگوں کا مجمع ہے۔ میں آگے آگے بڑھتا جاتا ہوں اور ساتھ ساتھ آسمان پر متواتر بڑا بڑا ''مرزا مسرور احمد'' نظر آرہا ہے اور یہ نظارہ کافی دیر تک دیکھتا رہتا ہوں حتیٰ کہ آنکھ کھل جاتی ہے اور میں اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہوں اس وقت رات کا پونا ایک بجا تھا۔

7- مکرم منصور احمد لقمان صاحب۔ ربوہ

یہ ان دنوں کی بات ہے جب ابھی MTA کا کوئی وجود بھی نہ تھا اور خاکسار ضلع فیصل آباد میں مقیم تھا۔ خواب میں دیکھا کہ نماز فجر سے پہلے کا وقت ہے۔ لوگوں کا جم غفیر ہے کہ TV پر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن ظاہر ہوتے ہیں اور حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کا اعلان کرتے ہیں جبکہ خاکسار اس وقت طالب علم تھا اور مکرم صاحبزادہ صاحب کے نام سے بھی ناواقف تھا اور نہ ہی ان کی کوئی تصویر دیکھی تھی۔

عین نظارہ کے مطابق چودہ پندرہ سال بعد

جو رونما ہوا وہ ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔

8- مکرم مقصود الحق صاحب۔ لندن

میری امی نے مجھے بتایا کہ تمہارے ابا (مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب) کی وفات (30/دسمبر 1995ء) سے دو تین سال قبل کی بات ہے کہ صبح سویرے اٹھنے پر انہوں نے بتایا کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ ایک کمرہ ہے جس میں خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد ایک دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تشریف لاتے ہیں ان کے ہاتھ میں دو ہار ہیں ایک بڑا ہار ہے اور ایک چھوٹا ہار ہے آپ دائرے میں بیٹھے ہوئے تمام افراد پر نظر ڈالتے ہیں اور بڑا ہار حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔

یہ خواب بیان کر کے تمہارے ابا نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان دو وجودوں سے اپنے دین کے لئے اہم کام لے گا انہوں نے کہا کہ میں نے یہ خواب تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ خدا جانے اس وقت میں موجود ہوں یا نہ ہوں۔

9- مکرم لئیق احمد طاہر صاحب۔ ربوہ

فروری 1996ء کی بات ہے کہ خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ ربوہ بیت خضر سلطانہ کے قریب اسٹیشن روڈ پر مکرم مولانا برکات احمد صاحب کا گھر ہے (جب کہ محترم مولوی صاحب مرحوم اور ان کے گھر کو بھی میں نے آج تک نہیں دیکھا) بیت خضر سلطانہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) اور دونوں خلفاء کے درمیان مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحبؒ آرہے ہیں۔ یعنی دونوں خلفاء کے درمیان میں محترم میاں منصور احمد صاحب ہیں۔ میاں صاحب کے بائیں جانب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور دائیں جانب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ہیں۔ محترم میاں منصور احمد صاحب نے سفید شرٹ اور پینٹ پہنی ہوئی ہے اور ہاتھ میں چھڑی ہے۔

ان بزرگوں کے سامنے سے حضرت مرزا

مسرور احمد صاحب، ایک اور بزرگ اور خاکسار آتے ہیں یعنی ہم سب مشرق کی طرف سے مغرب کی جانب ان بزرگوں کی ملاقات کے لئے جا رہے ہیں خاکسار اور ایک اور صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے پیچھے پیچھے ہیں اور آپ چند قدم ہم سے آگے آگے چل رہے ہیں چنانچہ جب دونوں خلفاء اور میاں منصور احمد صاحب سے ملاقات ہوتی ہے تو محترم میاں منصور احمد صاحب محترم صاحبزادہ صاحب کو پگڑی پہناتے ہیں جو سفید رنگ کی اور بہت ہی خوبصورت کپڑے کی ہے۔

10- مکرم رشید احمد زاہد صاحب۔ لندن

خاکسار اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتا ہے کہ 6-5 سال قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ربوہ میں وفات پا گئے ہیں اور جنازہ قصر خلافت کے مغربی دروازے سے نکل کر جامعہ نصرت ربوہ کے سامنے سڑک پر سے گزرتا ہوا بہشتی مقبرہ کی طرف جا رہا ہے۔ اس جنازہ کو دیکھنے کے لئے سڑک کے دونوں طرف بہت ہی تعداد میں لوگ کھڑے ہیں۔ اور اس موقعہ پر خاکسار بھی ان میں شامل ہے۔ خدام حسب معمول بڑی مستعدی سے ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔ جنازہ آہستہ آہستہ جا رہا ہے اور جنازہ کے پیچھے ایک بہت بڑا ہجوم ہے۔ جوں جوں جنازہ آگے بڑھ رہا ہے جنازے کے ساتھ لوگ بھی ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور جو لوگ آگے ہیں الٹے پاؤں پیچھے ہٹتے جاتے ہیں اور جب جنازہ عین جامعہ نصرت ربوہ کے سامنے سے گزر رہا ہوتا ہے تو خاکسار نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بھی جنازہ کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ تو خواب میں میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ حضور رحمہ اللہ تو زندہ ہیں اور اسی لمحہ نظارہ بدلتا ہے اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا چہرہ مبارک دھندلا سا دکھائی دیا اور ساتھ ساتھ جنازہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے قریب بہشتی مقبرہ کی طرف مڑتا ہے تو دوبارہ یہ نظارہ دہرایا گیا ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا

چہرہ مبارک بہت واضح اور صاف مع پگڑی دکھائی دیتا ہے حتی کہ جنازہ بہشتی مقبرہ پہنچ کر رکھ دیا جاتا ہے۔ اور نماز جنازہ کے لئے قطاریں بن رہی ہیں۔ بعدۂ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ پڑھنے کے دوران ہی خواب میں میرے دل میں سے آواز نکلی کہ حضرت خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے قریب ہوگی۔ اس کے بعد خاکسار کی آنکھ کھل گئی۔

11- مکرم ایس اے طارق احمد صاحب۔ سری لنکا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بہت بیمار تھے۔ اس سال رمضان میں اعتکاف کے دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ **MTA** کی سکرین پر ایک نیا چہرہ خطبہ دے رہا ہے۔ جس کا نام مسرور ہے۔ پھر میں بیدار ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ نیند آ گئی تو بہت واضح آواز آئی ''مسرور''۔ میں نے بہت سی خوابیں دیکھی ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو ساتھ ساتھ لکھتا رہا۔ اسے نہ لکھا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اس خواب کو خاکسار نے اپنی آنٹی صدر لجنہ اماء اللہ سری لنکا سے آنسوؤں کی لڑی میں بیان کیا۔

آج صبح 3:45 پر سری لنکا کے وقت کے مطابق جب **MTA** پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفہ بننے کی خبر سنی تو الحمد للہ پڑھا۔

12- مکرمہ نصیرہ لیاقت صاحبہ۔ ربوہ

میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بیماری کے دوران آپریشن سے پہلے ایک رات حضور کی صحت کے لئے دعا کرتی کرتی سوئی کہ خواب میں میں خود سے کہتی ہوں کہ ''ہائے حضور فوت ہوگئے اور اب میاں مسرور احمد خلیفہ بنیں گے'' ساتھ ہی ایک دم میری آنکھ کھل گئی۔ میں سخت بے چین ہوئی۔ حضور کے لئے بہت دعائیں کرتی رہی پھر حضور کے آپریشن کے بعد اللہ تعالیٰ نے جب صحت دی تو میں نے اپنی خواب میں مسرور کا مطلب خوشی اخذ کیا اور میں بہت خوش تھی کہ خدا نے حضور رحمہ اللہ کو موت کے منہ سے نکال کر ہمیں خوشی دی ہے۔ اور جب میں نے اچانک حضور کی وفات کی خبر سنی تو دل کانپ اٹھا اور ساتھ ہی وہ

خواب دوبارہ میرے ذہن میں آ گئی تو اس رات میں نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا نام ایک پرچہ پر لکھ کر اس کو بند کر کے اپنی بیٹی کو دیا کہ اس کو تالے میں رکھ دو یہ میری امانت ہے۔ جب میں کہوں تو اس کو کھولنا۔ جب خدا نے ہمیں دوبارہ خلافت کی نعمت عطا کی اور جونہی آپ کا نام بولا گیا تو میں نے بے اختیار الحمدللہ کہا اور بیٹی سے کہا کہ جاؤ اور پرچی نکال کر اس کو پڑھو کہ اس سے ایمان بڑھتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔

13- مکرمہ نعمت بی بی صاحبہ۔ محمود آباد فارم کنری میر پور خاص

جب پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بیماری سے صحت یاب ہوئے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے عاجزہ ربوہ حضرت بی بی ناصرہ صاحبہ کے گھر میں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ میں کمزور اور بوڑھا ہو گیا ہوں اب مجھ سے کام نہیں ہوتا تو بی بی ناصرہ کہتی ہیں میرا بیٹا مسرور جو ہے یہ میں آپ کو دیتی ہوں۔

14- مکرم شیخ عمر احمد منیر صاحب۔ راولپنڈی

جنوری 2003ء میں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے پیچھے نماز جمعہ ادا کر رہا ہوں۔ سلام پھیرنے کے بعد جاتے ہوئے حضور کی نظر جب مجھ پر پڑتی ہے تو مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کب آئے ہیں۔ حضور کی قدم بوسی کے لئے آگے بڑھتا ہوں اور حضور سے مصافحہ کرتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں۔ شیخ صاحب میرے بعد اب آپ نے صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سے مصافحہ کرنا ہے۔ اتنی دیر میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب حضور کے ساتھ آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور میں فوراً صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ کر لیتا ہوں تو حضور رحمہ اللہ میری کمر پر تھپکی دیتے ہیں اور اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

15- مکرم ناصر محمود احمد صاحب۔ لاہور

آج سے قریباً دو سال قبل جب خاکسار ''گنی کنا کری'' میں ملازم تھا تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی تصویر جو لکڑی کے فریم میں ہے۔ ایک صاحب اٹھائے ہوئے مجھے دکھاتے ہیں۔ تصویر میں ایک شخص پگڑی میں

ملبوس کھڑا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہے تو آواز آتی ہے کہ یہ اگلے خلیفہ ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ ان کا نام کیا ہے تو آواز آتی ہے ''مرزا مسرور احمد'' اگلے روز صبح میں نے اس خواب کا ذکر مکرم مولانا خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ گنی کنا کری سے کیا۔ آپ نے کہا کہ اس خواب کا ذکر کسی سے نہ کریں جب تک ایسا ہو نہ جائے مگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات پر قبل از خلافت میں نے یہ خواب اپنی والدہ کو سنا دی تھی۔

16- مکرم شیخ محمد نعیم صاحب۔ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی علالت 1999ء کے دوران ساری جماعت نے خدا تعالیٰ کے حضور دعائے صحت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور کو صحت عطا فرمائی اور حضور پھر سے حسب سابق اپنے فرائض ادا فرمانے لگے۔ حضور کی صحت کے دوران خاکسار نے ایک خواب دیکھا یہ غالباً 2001ء کی بات ہے۔

میں **MTA** دیکھ رہا ہوں اور حضور کا چہرہ مبارک سکرین پر ہے ایک دم یہ تصویر سکرین سے ہٹ گئی اور نمایاں حروف میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لکھا ہوا آ گیا اور ساتھ ہی یہ الفاظ بھی لکھے ہوئے تھے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحلت فرما گئے ہیں۔ یہ خبر پڑھ کر دکھ اور افسوس ہوا اور خواب میں ہی ہم ایک دوسرے سے تعزیت اور دعا کر رہے تھے کہ سکرین پر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی تصویر پگڑی پہنے ابھرنی شروع ہوئی اور چند سیکنڈز میں تصویر مکمل ہو کر پوری سکرین پر چھا گئی اور ساتھ لکھا ہوا تھا۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
امام جماعت احمدیہ''

خواب کے اندر ہی دل و دماغ پر سکون و اطمینان آ گیا اور اسی خوشی میں آنکھ کھل گئی۔ یہ واقعہ 19/اپریل 2003ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر MTA پر دیکھا اور 23 اپریل کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو اسی طرح سکرین پر پگڑی پہنے دیکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

کی زندگی میں کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کیا۔ حضور کی وفات کے بعد اس خواب کا ذکر کیا اور دو دن بعد خدا تعالیٰ نے یہ خواب پورا فرما دیا۔

17- مکرم محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ۔ بلغاریہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے تقریباً ایک سال قبل کی خواب ہے کہ ایک بہت بڑا جلسہ ہے ہم سب لوگ پیارے حضور کا انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن حضور یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تشریف نہیں لاتے بلکہ ان کی جگہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب تشریف لاتے ہیں اور ہم سب حضرت صاحبزادہ صاحب سے شرف ملاقات حاصل کرتے ہیں۔

18- مکرمہ امتہ المصور صاحبہ۔ ربوہ

میں نے 23/اپریل 2002ء کو ایک خواب دیکھا کہ میں خطبہ سن رہی ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ دے رہے ہیں اور اچانک غائب ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خطبہ دینا شروع کر دیتے ہیں اور میں جب خطبہ سننے بیٹھتی ہوں تو میں اکیلی ہوتی ہوں اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ غائب ہوتے ہیں تو میں دیکھتی ہوں کہ میرے سامنے بہت زیادہ عورتیں بیٹھی ہیں تو میں ان سے پوچھتی ہوں کہ یہ کیا ہو گیا ہے کہ ابھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطاب فرما رہے تھے۔ اب یہ کون خطاب فرما رہے ہیں۔ وہ عورتیں مجھے بتاتی ہیں کہ آپ کو نہیں پتہ یہ مرزا مسرور احمد صاحب ہیں جو ہمارے نئے خلیفہ ہیں۔ میں نے 25/اپریل 2002ء کو یہ خواب اپنی کزن کو سنائی۔ تو اس نے کہا تمہارے پاس یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ یہ اب کسی کو نہیں سنانی۔

19- مسز مہوش چوہدری صاحبہ۔ سڈنی۔ آسٹریلیا

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفہ بننے کے بعد میرے میاں نے اپنی ایک خواب مجھے سنائی جو 10، 12 ماہ قبل انہوں نے دیکھی تھی۔ خواب میں دیکھا کہ انہیں ایک آواز آئی کہ ''اگلے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب ہوں گے'' یہ خواب انہوں نے آپ کے خلیفہ بننے کے بعد سب کو بتائی اور بتایا کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو ربوہ اس خواب کی بناء پر ملنے بھی گئے تھے۔

20- مکرم حفیظ احمد طاہر صاحب۔ ربوہ

بندہ نے مورخہ 5-4/مارچ 2003ء رات کو فجر کے وقت خواب میں دیکھا کہ میں بیت اقصیٰ ربوہ سے جمعہ کی نماز ادا کر کے جلدی جلدی خلیفہ وقت کو سلام کرنے کے لئے اس سڑک تک پہنچا جس پر حضور کی گاڑی جاتی تھی تو جب گاڑی قریب آئی تو دیکھا کہ کالی گاڑی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جگہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ وقت کے لباس میں بیٹھے جا رہے ہیں۔ میں نے انہیں سلام عرض کی اور اسی دوران میری آنکھ کھل گئی اور یہ خواب میں نے اگلے دن صبح دفتر میں حاضر ہو کر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو سنائی۔ آپ نے پوچھا خواب کا ذکر کسی سے کیا تو نہیں۔ میں نے عرض کی کہ نہیں تو فرمایا۔ کسی سے کرنا بھی نہیں۔ لوگ مختلف نتیجے اخذ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

21- مکرم مقصود احمد صاحب۔ میر پور خاص سندھ

یہ اس وقت کی بات ہے جب اپریل 2003ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبل از خلافت ناصر آباد فارم سندھ کے دورہ پر آئے تھے۔ اسی دوران ایک دن صبح کی نماز سے قبل خواب دیکھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تشریف لائے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں چمکتا ہوا چاند تارا ہے جو حقیقی معلوم ہوتا ہے تصویر یا بناوٹی چیز نہیں۔ پوری آب و تاب اور خوبصورتی کے ساتھ۔ چنانچہ وہ چاند حضور رحمہ اللہ نے ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے ہاتھ پر یہ فرما کر کہ ''مسرور احمد ہاتھ آگے کرو'' رکھ دیا۔ نیز فرمایا کہ مسرور احمد یہ چاند آپ کو دے کر جا رہا ہوں اس کو سنبھال کر رکھنا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے وہ چاند حضور سے لے کر مٹھی بند کر لی۔

22- مکرم منصور احمد خاں صاحب۔ امریکہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات سے ایک ہفتہ قبل خاکسار نے رؤیا میں دیکھا کہ کوٹ امیر شاہ (ربوہ) کا سا علاقہ ہے۔ حضور رحمہ اللہ کھڑے ہیں اور کچھ جماعت کے افراد بھی ہیں۔ خاکسار حضور رحمہ اللہ کے بالکل ساتھ کھڑا ہے۔ اور جیسا کہ کوئی project ہے اور حضور رحمہ

اللہ خاکسار سے دریافت فرماتے ہیں کہ کیا کرنا چاہیے یا کیا رائے ہے۔ دوسرے دن پھر دوبارہ یہ نظارہ خواب میں دیکھا پھر تیسرے روز خاکسار نے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو اسی جگہ خواب میں دیکھا اور آپ بھی خاکسار سے اُسی طرح دریافت فرمارہے ہیں کہ کیا رائے ہے۔ خاکسار نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ خواب کی بناء پر ہمارے اگلے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہوں گے (انشاء اللہ) اور اگر خاکسار انتخاب خلافت تک زندہ نہ رہا تو آپ ان کی بیعت ضرور کر لینا۔

23- مکرم مقبول احمد صاحب۔ فیصل آباد

خاکسار نے 18/اپریل 2003ء بروز جمعہ کی رات خواب دیکھا کہ آئندہ خطبہ جمعہ نئے خلیفہ صاحب پڑھائیں گے اور نئے خلیفہ صاحب کا نام بھی بتایا گیا ''مسرور احمد'' لیکن یہ نام خاکسار کی زبان پر نہیں چڑھ رہا تھا یا نہیں آرہا تھا۔

جب خلافت خامسہ کا انتخاب ہوا اور پیارے حضور کا نام سنا تو پھر یاد آگیا کہ یہی تو نام ہے یعنی (مسرور احمد) یہ نام حضور کے خلیفہ بننے کے کافی دیر کے بعد خاکسار کی زبان پر چڑھا یا بول سکا۔ کیونکہ اس وقت میری عمر 80 سال ہے اور میں زیادہ پڑھا لکھا بھی نہیں ہوں۔

24- مکرم نصیر احمد بدر صاحب۔ لیہ

انتخاب خلافت خامسہ کے موقع پر خاکسار خانیوال میں تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات پر غم اور پریشانی کے عالم میں بیت الذکر خانیوال میں بیٹھا تھا۔ ایم ٹی اے لگایا ہوا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی کی کیفیت میں ایک اخبار دیکھا جس میں صرف ایک ہی صفحہ تھا۔ اس اخبار کے نیچے والی لائن پر جو دستخط تھے وہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے تھے۔ یہ دستخط دیکھ کر میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا کہ پہلے تو یہاں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دستخط ہوا کرتے تھے۔

اسی کے ساتھ وہ کیفیت جاتی رہی اور دل میں یہ احساس مضبوطی کے ساتھ گڑ گیا کہ اب لازماً حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح منتخب ہوں گے۔

☆ ☆ ☆

تیری عنایتوں نے بھرم رکھ لیا مرا

(عبدالکریم قدسی۔ لاہور)

ابر نوازشات نے مسرور کر دیا
اک پل میں عمر بھر کا گلہ دور کر دیا

بھیگا ہوا تھا پہلے ہی شفقت کی اوس میں
تازہ کرم نے مجھ کو شرابور کر دیا

تیری عنایتوں نے بھرم رکھ لیا مرا
دنیا نے ورنہ تھا مجھے معذور کر دیا

راہِ حیات پنجۂ ظلمت کے زد میں تھی
فیض نظر سے آپ نے پُرنور کر دیا

سر پر رکھا جو دست تلطف حضور نے
قلب حزیں کو فخر سے معمور کر دیا

دست عطا کی ایک توجہ کے لمس نے
راہوں میں بکھری دھوڑ کو سندور کر دیا

قدسی پہ التفات کی ڈالی جو اک نظر
گوشہ نشیں فقیر کو منصور کر دیا

☆......☆......☆

خلافت کی اہمیت و برکات

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں)

(مکرم وقار احمد بھٹی صاحب۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

1۔ ''خلیفہ وہی ہے جو خدا بناتا ہے۔ خدا نے جس کو چن لیا اس کو چن لیا۔ مخالفین اور منافقین جتنا مرضی زور لگالیں خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی۔''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 335)

2۔ ''پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کے فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے (خلافت) کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بیکا نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 354)

3۔ ''اللہ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ جو تمام قسم کی ترقیات کے لئے ایک بابرکت راہ ہے۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ وحدت اور یک جہتی کے قیام کے لئے اور کامیابیوں کے حصول کے لئے خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہیں اور نسل در نسل اپنی اولادوں کو بھی اس نعمتِ عظمیٰ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ہمیشہ اس کی سربلندی اور مضبوطی کے لئے کوشاں رہیں اور اس راہ میں درپیش ہر قربانی کے لئے مستعد رہیں''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 32)

4۔ ''یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت

کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافتِ احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہو جائے''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ 165)

5۔ ''آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نقطہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلے کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔''

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003)

خلافت کی برکات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

1۔ ''ہم نے دیکھا ہے جس بھی حکومت نے (خلافت سے۔ ناقل) ٹکر لی ہے اس کے اپنے ٹکڑے ہو گئے ہیں اور پھر خلافتِ رابعہ میں بھی یہی نظارے ہمیں نظر آئے''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 14)

2۔ ''لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کرسکتا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی بعض مخالفین شور

مچاتے ہیں ، منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں، وہ چاہے جتنا مرضی شور مچالیں، جتنا مرضی زور لگائیں، خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اُٹھالے گا اور کوئی نیا خلیفہ آجائے گا''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 20-19)

3۔ ''ہم دوسرے ......فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے وعدے کے مطابق علوم ظاہری و باطنی سے پُر، ذہین اور فہیم، ایسا موعود بیٹا عطا فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے ہم میں چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر ملکی اور پھر مرکزی سطح پر ایک ایسا جماعتی ڈھانچہ بنا کر دے دیا جس میں نہ صرف جماعت کے انتظامی معاملات بلکہ تربیتی، تعلیمی، تمام قسم کے معاملات جو ہیں، سب کا ایک اعلیٰ انتظام موجود ہے۔ پھر جماعت کے ہر طبقے کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنے کے لیے ، ہر طبقے کے ہر شخص کو جماعتی معاملات میں شامل کرنے اور اس کو اس کی اہمیت کا احساس دلانے کے لیے ذیلی تنظیموں خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات، انصار کا قیام فرمایا۔ ان تنظیموں میں ابتداء سے حصہ لینے والے کو علم ہے کہ ان کی حدود کیا ہیں، اس کی ذیلی تنظیموں کی حدود کیا ہیں، جماعتی نظام کی اہمیت کیا ہے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کس طرح کرنی ہے''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 24)

انذار اور تنبیہ

خلافت کی برکات سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کو انذار کرتے ہوئے فرمایا:۔

''خلافت قائم رکھنے کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو مضبوط ایمان والے ہوں اور نیک اعمال کر رہے ہوں۔ جب ایسے معیار مومن قائم کر رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری رکھے گا۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اور ہر خلیفہ کی وفات کے بعد آئندہ خلیفہ کے ذریعہ سے یہ خوف کی حالت امن میں بدلتی

چلی جائے گی۔ اور یہی ہم گزشتہ 100 سال سے دیکھتے آرہے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور دنیا کے لہو ولعب ان کو متاثر کر کے شرک میں مبتلا نہ کر رہے ہوں۔ اگر انہوں نے ناشکری کی، عبادتوں سے غافل ہو گئے، دنیاداری ان کی نظر میں اللہ کے احکامات سے زیادہ محبوب ہوگئی تو پھر اس نافرمانی کی وجہ سے وہ اس انعام سے محروم ہو جائیں گے۔ پس فکر کرنی چاہیے تو ان لوگوں کو جو خلافت کے انعام کو نہیں سمجھتے۔ یہ خلیفہ نہیں ہے جو خلافت کے مقام سے گرایا جائے گا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو خلافت کے مقام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے فاسقوں میں شمار ہوں گے۔ تباہ وہ لوگ ہوں گے جو خلیفہ یا خلافت کے مقام کو نہیں سمجھتے، ہنسی ٹھٹھا کرنے والے ہیں۔ پس یہ وارننگ ہے، تنبیہ ہے ان کو جو اپنے آپ کو (مومن) کہتے ہیں۔ یا یہ وارننگ ہے اُن کمزور احمدیوں کو جو خلافت کے قیام و استحکام کے حق میں دعائیں کرنے کی بجائے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں سے کوئی اعتراض تلاش کیا جائے''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 19-18)

خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

''پس یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے بیعت اور محبت کا دعویٰ ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے اور اس کے ہر اشارے اور حکم پر عمل کرنے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 20)

خلافت کا احترام

''اپنی ساری عبادتوں، اپنی ساری نیکیوں اور اپنے سارے کاموں کو بابرکت انجام تک پہنچانا چاہتے ہو تو خلافت سے محبت اور اس کا ادب اور اس کا احترام اپنے ایمان کا جزو بنالو۔ اور یہ امر خوب یاد رکھو اور اپنی نسلوں کو ان کے خون کی رگوں میں یہ بات شامل کر دو کہ تمہاری تمام تر ترقیات اب صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کے پیچھے پیچھے چلو اس کے اشاروں کو حکم سمجھ کر چلو، تو تم دیکھو گے کہ فتوحات اور ترقیات کی منزلیں تمہارے قدم چومیں گی۔ انشاء اللہ''۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 116)

بچوں کو نصائح

(مرتبہ: مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب۔ ربوہ)

حضور انور ایدہ اللہ کا ہر حکم جماعت احمدیہ کے تمام بچوں، بڑوں اور عورتوں کے لئے ہوتا ہے لیکن حضور ایدہ اللہ نے بہت سی نصائح خصوصاً احمدی بچوں کے لئے کی ہیں۔ اس مضمون میں ان میں سے چند پیش ہیں تا ہر بچہ اور بچی اپنا جائزہ لے کہ وہ کس حد تک ان پر عمل کرتا ہے۔ ہمارا تو بس یہی نعرہ ہونا چاہیے کہ:۔

سنی ہم نے جس دم نوائے خلافت
ہوئے جان و دل سے فدائے خلافت
کسی کے لبوں پر قصائد جہاں کے
ہمارے لبوں پر ثنائے خلافت

حضور انور نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد جو پہلا ارشاد فرمایا وہ تو احمدی بچوں اور بچیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اس پر ہر لحظہ عمل کرتے رہنا چاہیے۔

بہت دعائیں کریں

22اپریل 2003ء کو مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد بیت الفضل لندن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا:۔

''احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین''

(الفضل انٹرنیشنل 25اپریل تا یکم مئی 2003ء)

تین باتیں

''ربوہ کے بچوں کے لئے میری یہی نصیحت

ہے کہ تین باتیں میں نے کہی ہیں۔ ایک سلام کو رواج دیں، ایک (بیوت الذکر) میں زیادہ جائیں اور اپنے بڑوں کو بھی لے کر جائیں۔ تیسری بات ربوہ میں مزید پودے لگائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی بھی خواہش تھی کہ ربوہ میں ہر گھر تین پھلدار پودے لگائے تو حضور کی اس خواہش پہ بھی عمل ہونا چاہیے اور اس کے علاوہ گھروں سے باہر بھی حضرت مصلح موعود کی خواہش پر بھی عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ربوہ کو سرسبز بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جزاکم اللہ''

(الفضل ربوہ 10جون 2003ء)

احمدی نوجوانو اور بچو! اپنی عبادت اور اخلاق کے معیار بلند کرو

''پس اس بارے میں بھی خاص کوشش کر کے اس طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنوں میں خدام احمدیت بنائے۔ صرف نعرے اور ترانے اور وعدے ہی نہ ہوں صرف، بلکہ حقیقت میں آپ میں وہ کچھ نظر آئے جو ایک احمدی خادم میں نظر آنا چاہیے اور اگر آئندہ کیونکہ بچوں نے بھی سنبھالنا ہے، چھوٹی عمر کے خدام ہیں انہوں نے سنبھالنا ہے، جوں جوں جماعت نے انشاء اللہ پھیلنا ہے، یہ تبدیلیاں نہ کیں تو پھر جماعت تو ترقی کرے گی انشاء اللہ تعالیٰ لیکن آپ کے اپنے حلقوں میں آپ کو محرومی کا احساس ہونے لگ جائے گا۔ کیونکہ آئندہ خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں بھی بڑھنی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا، جماعت کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ۔

پس اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں۔ اپنے مقام کو سمجھیں اور اگر آپ نے اپنے مقام کو سمجھ لیا، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ لیا تو پھر دشمن ہزار حربے استعمال کرے احمدیت کو ختم کرنے کے، وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ دشمن جتنا مرضی زور لگا لے وہ جماعت کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پس احمدی نوجوانو اور بچو! اٹھو اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرو اور اپنے اخلاق کے معیار بھی بلند کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(ماہنامہ ''خالد'' نومبر 2004ء)

بچپن سے ہی سچ کی عادت ڈالیں

''پھر ایک بہت بنیادی چیز ہے کہ سچ بولنا

اس پر میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ ہر احمدی کوتو کوشش کرنی چاہیے، ہر احمدی بچہ ہو بڑا ہو، ہر ایک کوکوشش کرنی چاہیے اور بچپن سے ہی اگر آپ یہ عادت ڈال لیں کہ آپ نے سچ بولنا ہے۔ کسی بات میں بھی، مذاق میں بھی، کسی سے غلط بات نہیں کرنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ میری مٹھی میں کوئی چیز ہے اور وہ ہاتھ کھولوتو کوئی چیز نہ ہوتو یہ بھی جھوٹ ہے۔ اتنا بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ تو بچپن میں ہی سچ بولنا سیکھیں۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ اگر تم لوگ جھوٹ بولنے کی عادت چھوڑ دوتو پھر کوئی برائی تمہارے اندر پیدا نہیں ہوسکتی۔ ہمیشہ سچ بولوتو ہمیشہ پھر تمہارے اندر نیکیاں ہی پیدا ہوں گی تو پھر کوئی بری بات پیدا نہیں ہوگی تمہارے دلوں میں۔

ہر بچہ خدمت خلق کرے

پھر ایک ہمارا احمدیوں کا کام ہے، بہت بڑا ایک مذہب کا کام بھی ہے (دین حق) میں بھی اس کی تعلیم ہے اور احمدی اس پہ عمل کرتے ہیں کہ لوگوں کی خدمت کرنا۔ اسے کہتے ہیں خدمت خلق۔ وہ، آپ بچے کس طرح خدمتِ خلق کر سکتے ہیں اب چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ آپ سڑک پہ جارہے ہیں وہاں کوئی بعض دفعہ (footpath) فٹ پاتھ پر ہی کوئی گند پڑا ہوا ہو، کوئی پتھر پڑا ہوا نظر آ جاتا ہے۔ یہاں بھی نظر آجاتے ہیں۔ میں نے دیکھے ہیں۔ تو اٹھا کر اس کو ایک طرف کردیں تا کہ کسی کوٹھوکر نہ لگ جائے۔ پھر کوئی آدمی آپ کوراستہ پوچھتا ہے، بڑوں سے تو بچ کے رہیں کیونکہ بعض دفعہ غلط قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں لیکن وہیں کھڑے کھڑے اگر آرام سے راستہ سمجھا سکتے ہیں تو اس کوراستہ سمجھادیں۔ یہ بھی خدمت خلق ہے۔ پھر اپنے سکولوں مین اگر کوئی بچہ آپ سے سوال پوچھتا ہے کہ مجھے سمجھادو، سمجھ نہیں آئی اور آپ کووہ سوال آتا ہے تو اس کو سمجھا دیں۔ یہ بھی خدمت خلق ہے۔ اس طرح چھوٹی چھوٹی باتیں خدمت خلق کی یہ سیکھیں اور یہ احمدی بچے کا کام ہونا چاہیے۔

محنت کے ساتھ پڑھائی کرنی چاہیے

پھر جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں۔ آپ

دنیاوی تعلیم تو حاصل کرتے ہیں اور اس کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں لیکن جو بچے پوری طرح محنت نہیں کرتے ان کو اپنے سکول کی پڑھائی میں بھی پوری محنت کرنی چاہیے اور دین سیکھنے کی طرف بھی پوری محنت کرنی چاہیے۔ پوری توجہ سے دونوں قسم کی پڑھائیاں جاری رہنی چاہئیں تا کہ آپ کو دنیا کا علم بھی حاصل ہو بڑے ہو کر آپ دنیا کو بتا سکیں کہ (دین حق) کی صحیح تعلیم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے کیا اچھے طریق ہیں۔ کیا صحیح طریق ہیں۔ اس لیے دونوں قسم کی تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

ہمیشہ ماں باپ کی فرمانبرداری کریں

آپ لوگوں کے لیے پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ماں باپ کا کہنا ماننا۔ بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے بہت زیادہ ضد کرتے ہیں کسی چیز کی ضرورت ہوگی نہیں، بڑی عمر کے بچے بھی میں نے دیکھ لیے ہیں، تیرہ چودہ سال کی عمر میں بھی بعض دفعہ ضد کررہے ہوتے ہیں کہ ہم نے فلاں قسم کے کپڑے ہی لینے ہیں۔ اس وقت گنجائش نہیں ہوتی یا نہیں خرید کے دے سکتے اماں ابا۔ تو پھر ضد نہیں کرنی چاہیے۔ ان کا ہمیشہ کہنا ماننا چاہیے۔ ان کی خدمت کرنی چاہیے کبھی ان کو تکلیف نہ پہنچے آپ لوگوں سے۔ کیونکہ یہی حکم ہے ہمیں کہ سب سے زیادہ خدمت جو ہے وہ دنیا میں اگر کسی کی کرنی ہے تو اپنے ماں باپ کی کرنی چاہیے اور ان کی ہر بات ماننی چاہیے جو نیکی کی بات ہو اور ہمیشہ نیک بات ہی ماننی ہے سوائے اس کے کہ (یہ بھی یہاں حکم ہے) کہ ماں باپ کی کون سی بات نہیں ماننی؟ جہاں وہ ایسی بات کریں جو غیر شرعی ہو۔ جو شریعت کے خلاف ہو۔ اور کوئی احمدی ماں باپ غیر شرعی بات نہیں کرسکتا۔ یہ تو کوئی نہیں کہے گا آپ کے امی یا ابا آپ کو کہ نماز نہیں پڑھنی۔ تو سوائے اس قسم کے حکم ہوں جو کوئی احمدی ماں باپ نہیں کہہ سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات ان کی ماننی ہے کہ اچھے کام کرو۔ اگر بعض معاملات میں وہ کہیں کہ نہیں اس طرح کرنا

ہے تو اسی طرح کرو۔ ضد نہ کرو۔ ان کا کہنا مانو۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ باہر کھیلنے نہیں جانا کسی وجہ سے تو نہ جاؤ۔ تو جو بھی باتیں آپ کے امی ابا آپ سے کریں ان کا کہنا ماننا ہے۔ اور ماں باپ کا کہنا ماننا بہت ضروری ہے۔ یہی چند باتیں اب میں آپ سے کرتا ہوں۔ باقی آپ نے جو سیکھا ہے ان دنوں میں، یہاں اس کا امتحان دیا ہے آپ نے اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور مزید نیکی میں بڑھنے کی توفیق دے اور علم میں بڑھنے کی توفیق دے۔"

(مشعل راہ جلد 5 حصہ دوم صفحہ 180 تا 182)

بزرگوں کا ادب

"پھر ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، زربی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بوڑھا آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے آیا۔ لوگوں نے اسے جگہ دینے میں سستی سے کام لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بزرگوں کی عزت نہیں کرتا ہم میں سے نہیں ہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی رحمۃ الصبیان)

تو جہاں بڑی مجلس ہو، جمعوں پہ، جلسوں پہ گھروں میں بھی بعض دفعہ یہ ہوتا ہے۔ انصار اللہ کے اجتماع پہ بھی میں نے ایک دفعہ خدام اطفال کو کہا تھا جبکہ بڑی عمر کے لوگ کھڑے اور چھوٹی عمر کے بیٹھے ہوئے تھے تو ان کو جگہ دینی چاہیے۔ تو یہ خُلق بھی ایسا ہے جو ہر احمدی میں، بچے میں، جوان میں، مرد میں، عورت میں نظر آنا چاہیے جس سے پھر ہم آنحضرت ﷺ کی دعاؤں سے بھی حصہ لے رہے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تو جو ہم میں سے نہیں ہوگا وہ دعاؤں سے حصہ کیسے لے گا۔ تو آنحضرت ﷺ کی دعاؤں سے حصہ لینے کے لئے جو آپ نے امت کے لئے کیں، ہر ایک کو ہر عمل کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اس کے علاوہ پھر معاشرے میں بھی محبت اور پیار کی فضا پیدا ہوتی ہے......"

(الفضل انٹرنیشنل 16 تا 22 فروری 2007ء)

واقفین نو تجدید وقف کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جو پندرہ سال کے ہو گئے ہیں ان کو چاہیے کہ خود تجدید وقف کریں۔ بعد ازاں حضور انور نے واقفین کا تربیتی جائزہ لیتے ہوئے سب سے پہلے نماز پنجوقتہ کی ادائیگی کے متعلق دریافت فرمایا کہ کتنے ایسے ہیں جو روزانہ پانچ وقت کی نمازیں اپنے وقت پر پڑھتے ہیں؟ پانچ نمازیں پانچ وقتوں پر پڑھتے ہیں۔ آج کل اگر مغرب عشاء جمع ہوتی ہیں تو چار نمازیں۔ آج کل، چاروں نمازوں سے مراد یہ چار اوقات لیکن نمازیں پانچ، نماز میں چھٹی نہیں ہے۔

روزانہ تلاوت باترجمہ کریں

اسی طرح تلاوت قرآن کریم کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ بھی تمام واقفین کو پڑھنا چاہیے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جو ایک رکوع کا روزانہ ترجمہ پڑھتے ہیں ذرا ہاتھ کھڑا کریں؟ بعد ازاں فرمایا کہ کم از کم ایک رکوع روزانہ مع ترجمہ پڑھنا چاہیے۔ اور ترجمہ کو غور سے پڑھا کریں، چاہے جامعہ میں جائیں یا نہ جائیں لیکن قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے ترجمہ کو باقاعدگی سے پڑھنے اور اس کا مطلب سمجھنے کی طرف ضرور کوشش کریں۔

کتب مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی طرف توجہ

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جو واقفین اردو پڑھ سکتے ہیں (حضور کو بتایا گیا کہ سارے واقفین اردو پڑھ لیتے ہیں) ان کو چاہیے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر کردہ چھوٹی چھوٹی کتب کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں اور روزانہ ایک صفحہ پڑھا کریں۔

واقفین نو اپنی دلچسپی کے شعبوں میں جائیں

فرمایا کہ واقفین نو میں سے کچھ کو سوچنا چاہیے کہ ڈاکٹر بھی بن جائیں۔ جو ہوشیار ایسے

لڑکے ہیں، گوکہ جامعہ میں جانے والے بھی ہوشیار ہی ہونے چاہئیں۔ لیکن جن کو سائنس سے دلچسپی ہے، بیالوجی سے دلچسپی ہے، میڈیسن سے کوئی دلچسپی ہے۔ لیکن صرف وہ اپنے دوستوں کے کہنے کی وجہ سے یا اپنے ماں باپ کے کہنے کی وجہ سے یا اپنے مشنریز کے کہنے کی وجہ سے جامعہ میں جانا چاہ رہے ہیں۔ وہ دوبارہ سوچ لیں کیونکہ کسی کو بھی پابند نہیں کیا جاسکتا۔ نیز واقفین نو سے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے خود سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے کہ انہوں نے جامعہ میں جانا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ اگر جامعہ احمدیہ میں اتنے طلباء کی گنجائش نہ ہو یا کوئی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے معیار پر پورا نہ اتر سکے تو پھر جامعہ کے علاوہ سوچنا چاہیے کہ کن مضامین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔ یعنی اگر کسی نے یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہے تو اس نے مختلف مضامین کا تعین کیا ہوتا ہے کہ اگر فلاں مضمون میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ نہ ملا تو میں دوسرے مضمون میں اپنی تعلیم مکمل کرلوں گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پندرہ سال سے اوپر کے واقفین نو کی سوچ بہت پختہ ہونی چاہیے۔

واقفین نو کو جامع نصائح

آخر پر حضور انور نے واقفین نو سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ نماز کوئی نہیں چھوڑنی، باقاعدہ ادا کرنی ہے، کوشش یہ کرنی ہے کہ باجماعت ادا کریں، جہاں نماز سینٹر دور ہیں اپنے اپنے گھروں میں اپنے بہن بھائیوں کو ماں باپ کو اکٹھا کر کے باجماعت نماز پڑھوائیں، جو پڑھا سکتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کریں اور تلاوت کے ساتھ روزانہ کچھ نہ کچھ ترجمہ اس کا پڑھیں اور اس پر غور کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی کتاب اپنے زیر مطالعہ رکھیں اور اس طرح چھوٹی چھوٹی کتابیں، ان کو پڑھنا شروع کریں، ایک آدھ صفحہ روزانہ بے شک پڑھیں، لیکن پڑھ کر سوئیں اور عشاء کے بعد یا صبح اگر جلدی اٹھ سکتے ہیں، نیند زیادہ گہری نہیں ہے تو دو نفل ضرور پڑھیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کو بڑھاتے جائیں اور جو جامعہ میں نہ جاسکیں بالفرض، کسی مجبوری کی

وجہ سے وہ مایوس نہ ہوں بلکہ جس مضمون میں ان کو دلچسپی ہے، اس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ ہوسکتا ہے کہ تمام واقفین کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ نہ ہو اگرچہ شدید خواہش رکھتے ہوں، ان کو مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ پاکستان میں بھی پانچ سات سولڑکے آتے ہیں جامعہ میں داخلہ کے لئے اور ان میں سے ستّر یا اسّی کو داخلہ ملتا ہے۔ جن کو داخلہ نہیں مل سکتا وہ دوسرے مضامین میں تعلیم حاصل کرنا شروع کردیتے ہیں۔ لہٰذا اگر کسی کو جامعہ میں داخلہ نہ ملے تو کسی ایسی فیلڈ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں جس کا مستقبل میں جماعت کو فائدہ پہنچے۔ مثال کے طور پر واقفین نو کو ڈاکٹرز، ٹیچرز، مختلف زبانوں میں مہارت اور آرکیالوجی جیسی فیلڈز اختیار کرنی چاہئیں''۔

(نورالدین ''جرمنی'' شمارہ نمبر 4، 2006)

واقفین زندگی کے لئے قیمتی نصائح

''اب میں واقفین کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس پڑھتا ہوں۔ آج تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے حالات بہت بدل گئے ہیں اور واقفینِ زندگی کے لئے بھی جماعت وسائل کے لحاظ سے جس حد تک سہولتیں بہم پہنچا سکتی ہے، پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن واقفین زندگی اور اب واقفین نو بھی بعض اس عمر کو پہنچ گئے ہیں اور جامعہ میں بھی ہیں کچھ اور کالجوں میں پڑھ رہے ہیں ان کو حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ ہمیشہ پیش نظر رکھنے چاہیں جو میں پڑھوں گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کچھ کر کے دکھانے والے ہوں، علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں ہے۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔

(دعوت الی اللہ کے) سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے، مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ

میں وقف کردیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔ اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات پر چلے جاویں۔ (اب تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہزاروں دے دیے ہیں) تو بہت جلدی (دعوت الی اللہ) ہوسکتی ہے (سینکڑوں تو میدان میں ہیں اور ہزاروں پیچھے سے آرہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ) مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گزر کر لیتے تھے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 682۔ جدید ایڈیشن)

(الفضل انٹرنیشنل 14 تا 20 مئی 2004)

☆☆☆☆☆

خدا کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا

اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ قادیان کے نام اپنے ایک پیغام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے عزیزو اور بہت ہی پیارے طلبہ اور اساتذہ! آپ لوگ دین کی خاطر دنیا کو تیاگ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا عزم لے کر آئے ہو تو سنو کہ کبھی دنیا کی چمک دمک سے مرعوب نہ ہونا دنیا کی رنگینیوں سے اپنے دل کو میلا نہ ہونے دینا اور دنیا کی محرومیوں سے کبھی اپنے دل کو بے چین نہ ہونے دینا۔ کبھی یہ نہ سوچنا کہ فلاں کو ایک اچھی چیز ملی ہے تو مجھے ویسی کیوں نہ ملی۔ یاد رکھو تم نے خدا اور اس کے رسول کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرنے کا جو عہد باندھا ہے اگر تم اس پر قائم رہتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پر چلو گے تو کبھی تمہیں تنہا نہیں چھوڑے گا"۔

(مجلہ جامعہ احمدیہ قادیان بسلسلہ صد سالہ جوبلی جامعہ 2006)

مبارکباد بحضور خلیفہ نو

(عبدالسلام اسلام صاحب)

مبارک! قبائے خلافت مبارک! — امامت مبارک! امارت مبارک!

دیا جذبہ تازہ تو نے دلوں کو — تجھے عزم نو کی کرامت مبارک!

چلا کارواں تیری سرکردگی میں — سیادت مبارک! قیادت مبارک!

تجھے زیب دیتی ہے اسپید پگڑی — ترے سر پہ تاج خلافت مبارک!

مبارک مسیحا کی ہو جانشینی! — مبارک خدا کی نیابت مبارک!

ملائک تجھے رشک سے دیکھتے ہیں — فرشتوں پہ تجھ کو فضیلت مبارک!

"زمین و فلک، کوہ بھی جس سے لرزاں" — خدا کی تجھے وہ "امانت" مبارک!

مسیحا کا خود کوٹ بھی کہہ رہا ہے — "تجھے یہ قبائے خلافت مبارک"

سبھی نے اطاعت کا ہے عہد باندھا — جماعت کی تجھ کو اطاعت مبارک!

ترے ہاتھ پر کی گناہوں سے توبہ — تجھے میرا اشک ندامت مبارک!

(روزنامہ الفضل 14 جون 2003ء)

تجھ کو خدا نے سایۂ رحمت بنا دیا

(مکرم حافظ راشد جاوید صاحب ۔ ناظم دارالقضاء ربوہ)

قواعد کی پابندی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جب ناظر اعلیٰ تھے تو آپ کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک نمایاں وصف یہ دیکھا کہ اصولوں اور قوانین کی پابندی کا بہت خیال رکھتے اور جملہ بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتے ۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی سہ ماہی تقریب میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تو آپ نے اطفال کو یہ نصیحت بڑی تفصیل کے ساتھ فرمائی کہ اقصیٰ چوک سے گزرتے وقت ٹریفک قوانین کے مطابق جو صحیح راستہ ہے اُس پر جانا چاہیے خواہ آپ سائیکل پر ہی کیوں نہ ہوں ۔ کیونکہ اکثر لوگ جلدی میں غلط طرف مڑتے ہیں اور ٹریفک کے قوانین کی پابندی نہیں کرتے ۔ اگر آپ کو اپنے صحیح راستے کی وجہ سے پورے چوک کا بھی چکر کاٹنا پڑے تو کاٹا کریں لیکن غلط راستے پر نہ جائیں ۔ انہیں چھوٹی چھوٹی چیزوں سے شہریوں اور قوموں کے اخلاق سنورتے ہیں ۔

ایک دفعہ ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے یہ کام ربوہ میں شروع کیا گیا کہ جن لوگوں نے اپنے دروازوں کے سامنے ریمپ بنائے ہیں انہیں ختم کر دیا جائے اور اسی طرح جن لوگوں نے باہر کی جانب اپنے کمروں کے ساتھ ایئر کولر لگائے ہیں جن کی وجہ سے راستے میں رکاوٹ پڑتی ہے انہیں بھی ختم کر دیا جائے ۔ چنانچہ اس چیز کو بنیاد بناتے ہوئے کہ یہ ہر دو اشیاء راستوں اور سڑکوں کو بلاک کرنے کا موجب بنتی ہیں اس لئے کمیٹی والوں نے انہیں ہٹانے کا فیصلہ کیا۔

بظاہر اس سے محسوس ہوتا تھا کہ لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے ۔ خاکسار نے ایک موقع پر اس کا اظہار حضرت میاں صاحب جو اُس وقت ناظر صاحب اعلیٰ تھے سے کیا۔ اس پر آپ

فرمانے لگے کہ ہر حال میں قواعد کی پابندی کرنی چاہیے ۔ لوگ قواعد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بڑے بڑے ریمپ بنا لیتے ہیں جو سڑک تک جا ملتے ہیں گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اگر کمیٹی قواعد کے مطابق اُن کو تڑوا رہی ہے تو بہت اچھا کر رہی ہے ۔

محلہ جات کے پروگراموں میں شرکت

مسند خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے کے تقریباً دو تین سالوں میں حضرت میاں صاحب نے بہت سے محلہ جات کے پروگراموں میں شرکت کی ۔ ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی محلہ کی سطح پر سہ روزہ تربیتی و ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کرتی ہے اور اس پروگرام کی اختتامی تقریب میں بزرگان کو بُلایا جاتا ہے اور وہ آ کر انعامات تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ خدام و اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازتے ہیں ۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے آخری سالوں میں جب بھی کسی محلہ کی طرف سے ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی کو پروگرام میں شرکت کی درخواست کی گئی تو حضرت میاں صاحب نے قبول فرمائی ۔ ایک دفعہ بعض تربیتی امور سامنے آنے پر خدام الاحمدیہ مقامی کو خود کہا کہ مجھے مضافاتی محلہ جات میں لے کر جائیں جب آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے ہیں تو اُس سال خاکسار مہتمم خدام الاحمدیہ مقامی تھا اور اگلے سال جب محلہ جات کی سطح پر پروگراموں میں شرکت کا موقع ملا تو جس جس محلہ میں حضرت میاں صاحب کسی پروگرام میں شرکت فرما چکے تھے وہاں کے خدام اور اطفال بڑے فخر کے ساتھ خاکسار سے کہتے کہ گزشتہ سال یا گزشتہ سے پیوستہ سال موجودہ حضور یہاں تشریف لائے تھے ۔ یہ انعامات آپ نے اپنے ہاتھوں سے ہمیں دیے ۔ ہم نے آپ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ دیکھیں یہ ہماری تصاویر آپ کے ساتھ ہیں۔

خدام اور اطفال جب کثرت سے ان ملاقاتوں کا ذکر کرتے تو ان کے چہرے خوشی اور فخر سے تمتما رہے ہوتے ۔ یہ یقیناً خدا تعالیٰ کی

تقدیر تھی جس کی وجہ سے آپ اپنے دورِ خلافت سے قبل کے سالوں میں کثرت سے محلّہ جات میں تشریف لے گئے جس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جن کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ ملاقات نہ ہوئی تھی انہیں خلیفہ وقت سے ملاقات کی تشنگی کا بہت احساس تھا۔ حضرت میاں صاحب ان محلّہ جات میں گئے جس کے نتیجے میں آج یہ لوگ خلیفہ وقت سے اپنا ذاتی تعلق محسوس کرتے ہیں اور اس سے یقیناً خلافت سے وابستگی میں بھی اضافہ ہوا ہے اور یہ بات ان لوگوں کے لئے بلاشبہ قابلِ فخر بھی ہے اس لئے وہ خوشی سے اس کا اظہار کرتے۔

مہمان نوازی

ایک دفعہ ناظر صاحب امور عامہ ربوہ سے باہر گئے ہوئے تھے ان دنوں آپ قائم مقام ناظر امور عامہ تھے اچانک ایک پریس ریلیز شائع کرنے کا پروگرام بنا۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب نے ارشاد فرمایا کہ آج خطبہ جمعہ کے بعد گھر آ کر مجھے خبر دکھالیں۔ گرمیوں کے دن تھے خاکسار وہ خبر تحریری صورت میں تیار کر کے آپ کے مکان پر حاضر ہوا۔ میرے ذہن میں یہ تاثر تھا کہ آپ سیکیورٹی گارڈ کے ذریعے کاغذ اندر منگوا کر چیک کر کے دے دیں گے یا پھر باہر انتظار گاہ میں آ کر چیک کر کے چلے جائیں گے۔ لیکن جب میں وہاں پہنچا تو آپ نے مجھے ڈرائنگ روم میں بُلوا لیا۔ میں ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا۔ اچانک ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا تو حضرت میاں صاحب ہاتھ میں شربت کا گلاس اُٹھائے میری طرف آ رہے تھے۔ مجھے یک دم جھٹکا لگا اور میں فوراً اُٹھ کر آگے بڑھا کہ لائیں مجھے پکڑا دیں فرمایا نہیں بیٹھیں میں آپ کو خود ہی دیتا ہوں۔

اسی طرح ایک دفعہ خاکسار کی ہمشیرہ لندن سے آئی ہوئی تھی۔ ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ڈیرے پر پکنک اور سیر کا پروگرام بنایا۔ ان دنوں حضرت میاں مسرور احمد صاحب ڈیرہ کے انچارج تھے۔ چنانچہ ہم شام کو وہاں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ حضرت میاں صاحب ہاتھ میں تین امرود پکڑے میری

طرف آ رہے تھے۔ میں آگے بڑھا تو تینوں امرود جو دھوئے ہوئے تھے مجھے دے کر بڑی شفقت سے فرمایا کہ جا کر بچوں کو دو اور انہیں پوچھو کہ کیا ہم نے یہیں ولایت نہیں بنایا ہوا ہے؟

اللہ ہمارے پیارے شفیق امام کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور وہ وقت جلد آئے جب آپ کی بابرکت قیادت میں دین حق کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرائے۔ آمین

قرآن کریم ایک عظیم خزانہ

''پس قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کی ہمارے نوجوانوں کو عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تمام دینی اور دنیاوی علوم کے خزانے اس میں محفوظ ہیں۔ اسی میں راہنمائی ہے دنیاوی تعلیم کے لئے بھی ہمارے نوجوان جو پڑھ رہے ہیں یونیورسٹیوں میں یا ہائی کلاسز میں انہیں قرآن کریم سے راہنمائی لینی چاہیے۔''

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 4 صفحہ 148)

کامیابی کے ہتھیار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''جماعت احمدیہ کی فتح اور اس کا غلبہ دنیاوی ہتھیاروں کے ذریعہ سے نہیں ہونا بلکہ یہ نیکیاں اور تقویٰ ہے جو ہماری کامیابی کے ضامن ہیں۔ ورنہ دنیاوی لحاظ سے تو نہ ہمارے پاس طاقت ہے اور نہ وسائل ہیں۔ دنیاوی وسائل کے لحاظ سے تو ہم غیر کا ایک منٹ بھی مقابلہ نہیں کر سکتے، لیکن اگر ہم میں تقویٰ پیدا ہو جائے گا، اگر ہم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کر لیں گے اگر ہم اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں وہ طاقتیں عطا کروں گا جن کا کوئی غیر اور کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس ہر احمدی کو چاہیے کہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خاص تبدیلی پیدا کرے۔ اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرے۔''

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 293)

قیام غانا کی چند یادیں

(مکرم مجید احمد بشیر صاحب۔لاہور)

خاکسار کو کچھ عرصہ غانا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کام کرنے کی سعادت ملی۔ الحمدللہ۔ حضرت میاں صاحب نے وہاں پر پہلے سلاگا اور ایسارچر میں بطور پرنسپل کام کیا اور بعد میں ایگریکلچر فارم پر ٹمالے تشریف لے گئے۔ کئی ایسے مواقع آئے جہاں آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا موقع ملتا رہا۔ جماعتی میٹنگز، جلسہ ہائے سالانہ، اجتماعات کے مواقع پر اکٹھے وقت گزارنے کا موقع ملا۔ بے شمار واقعات میں سے بچوں کے لیے چند واقعات سادہ زبان میں تحریر کررہا ہوں۔

پیارے بچو جس کو اللہ تعالیٰ نے مامور کرنا ہوتا ہے یا بطور خلیفہ چن لینا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت شروع سے ہی اس کے شامل حال رہتی ہے۔

ایک دفعہ خاکسار کو کسی کام کے سلسلہ میں غانا کے دارالحکومت اکرا آنا پڑا۔ محترم لطیف صاحب بھی ہمراہ تھے۔ حضرت میاں صاحب بھی ایسارچر سے اکرا تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس اس وقت V.W (واکس ویگن) ہوا کرتی تھی۔ حالات اس قسم کے تھے کہ اگر گاڑی ہے تو ٹائر دستیاب نہیں اور اگر ٹائر ہیں تو گاڑی کے سپیئر پارٹس دستیاب نہیں اور اگر خوش قسمتی سے دونوں ہیں تو پٹرول نہیں۔ جب رات کو آپ جانے کے لیے تیار ہوئے تو محترم لطیف صاحب نے اشارہ کیا کہ ایک ٹائر میں ہوا بہت ہی کم ہے لہٰذا رات کو یہیں رک جائیں اور اگلے روز ٹائر کی مرمت کے بعد روانہ ہوں۔ سپیئر ٹائر چیک کیا گیا اس میں بھی ہوا اتنی ہی کم تھی غالباً پنکچر تھا۔ آپ کا ایسارچر واپس جانا بھی بہت

ضروری تھا کیونکہ محترمہ بیگم صاحبہ اور بچے ایسارچر میں ہی تھے۔ میں بعد میں حضرت میاں صاحب کی اس وقت کی پریشانی کو سمجھ سکتا تھا کیونکہ خاکسار کو بھی بعد میں اسی گھر میں رہنے کا موقع ملا۔ جنگل میں ایک ٹیلے کی چوٹی پر اکیلا گھر ہے۔ MTA پر وہ گھر دکھایا بھی گیا ہے۔ بہرحال جب حضرت میاں صاحب نے کہا کہ جانا ضروری ہے تو مکرم لطیف صاحب اور خاکسار بھی حضرت میاں صاحب کے ساتھ ہولیے تاکہ آپ کو کمپنی مل جائے۔ ہم نے سوچا کہ صبح واپس آجائیں گے۔ آپ گاڑی خود ڈرائیو کررہے تھے۔ فرمایا کہ ہم خاموشی سے بیٹھ جائیں۔ دعاؤں کے ساتھ اسی ٹائر کے ساتھ ایسارچر کی طرف روانگی ہوئی۔ راستہ بھر کسی جگہ پر بھی ٹائر مرمت کرنے والوں کی دکان کھلی نہ ملی لیکن اللہ کی شان کہ ہم تقریباً رات بارہ بجے ایسارچر پہنچ گئے۔ الحمدللہ

مہمان نوازی

مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ رات بارہ بجے پہنچ کر بھی مہمانوں کی خود ہی خدمت کی جارہی ہے۔ جب کہ وہاں پر بجلی، فریج اور دوسری سہولیات میسر نہ تھیں۔ اس بات کو صرف وہی سمجھ سکتے ہیں جو وہاں پررہ کر آئے ہیں۔ دیگر مواقع پر بھی مہمان نوازی میں کبھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کاموں میں برابر کے شریک رہتے۔ چونکہ وہاں پر کھانا وغیرہ خود ہی خواتین کو بنانا پڑتا۔ تو دیکھا گیا کہ آپ مہمانوں کو بھی دیکھ رہے ہوتے اور ساتھ بچوں کو بھی سنبھال رہے ہوتے کسی کو کام سمجھانا ہوتا تو انتہائی شفقت سے کام سمجھاتے۔ اپنے ماتحت کام کرنے والوں کے ساتھ انتہائی شفقت اور محبت اور نرمی کا سلوک فرماتے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والے آپ کے گرویدہ رہتے۔ اور آپ کو انتہائی عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ جب خاکسار نے ایسارچر سکول کا چارج لیا تو اس وقت حضرت میاں صاحب ٹمالے تشریف لے جاچکے تھے اور خاکسار نے آپ کے اسسٹنٹ مکرم نصیر احمد صاحب سے چارج

قیام غانا کی چند یادیں

(مکرم مجید احمد بشیر صاحب۔ لاہور)

خاکسار کو کچھ عرصہ غانا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کام کرنے کی سعادت ملی۔ الحمدللہ۔ حضرت میاں صاحب نے وہاں پر پہلے سلاگا اور ایسار چر میں بطور پرنسپل کام کیا اور بعد میں ایگریکلچر فارم پر ٹمالے تشریف لے گئے۔ کئی ایسے مواقع آئے جہاں آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا موقع ملتا رہا۔ جماعتی میٹنگز، جلسہ ہائے سالانہ، اجتماعات کے مواقع پر اکٹھے وقت گزارنے کا موقع ملا۔ بے شمار واقعات میں سے بچوں کے لیے چند واقعات سادہ زبان میں تحریر کر رہا ہوں۔

پیارے بچو جس کو اللہ تعالیٰ نے مامور کرنا ہوتا ہے یا بطور خلیفہ چن لینا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت شروع سے ہی اس کے شامل حال رہتی ہے۔

ایک دفعہ خاکسار کو کسی کام کے سلسلہ میں غانا کے دارالحکومت اکرا آنا پڑا۔ محترم لطیف صاحب بھی ہمراہ تھے۔ حضرت میاں صاحب بھی ایسار چر سے اکرا تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس اس وقت V.W (واکس ویگن) ہوا کرتی تھی۔ حالات اس قسم کے تھے کہ اگر گاڑی ہے تو ٹائر دستیاب نہیں اور اگر ٹائر ہیں تو گاڑی کے سپیئر پارٹس دستیاب نہیں اور اگر خوش قسمتی سے دونوں ہیں تو پٹرول نہیں۔ جب رات کو آپ جانے کے لیے تیار ہوئے تو محترم لطیف صاحب نے اشارہ کیا کہ ایک ٹائر میں ہوا بہت ہی کم ہے لہٰذا رات کو یہیں رک جائیں اور اگلے روز ٹائر کی مرمت کے بعد روانہ ہوں۔ سپیئر ٹائر چیک کیا گیا اس میں بھی ہوا اتنی ہی کم تھی غالباً پنکچر تھا۔ آپ کا ایسار چر واپس جانا بھی بہت

ضروری تھا کیونکہ محترمہ بیگم صاحبہ اور بچے ایسار چر میں ہی تھے۔ میں بعد میں حضرت میاں صاحب کی اس وقت کی پریشانی کو سمجھ سکتا تھا کیونکہ خاکسار کو بھی بعد میں اسی گھر میں رہنے کا موقع ملا۔ جنگل میں ایک ٹیلے کی چوٹی پر اکیلا گھر ہے۔ MTA پر وہ گھر دکھایا بھی گیا ہے۔ بہرحال جب حضرت میاں صاحب نے کہا کہ جانا ضروری ہے تو مکرم لطیف صاحب اور خاکسار بھی حضرت میاں صاحب کے ساتھ ہو لیے تا کہ آپ کو کمپنی مل جائے۔ ہم نے سوچا کہ صبح واپس آ جائیں گے۔ آپ گاڑی خود ڈرائیور کر رہے تھے۔ فرمایا کہ ہم خاموشی سے بیٹھ جائیں۔ دعاؤں کے ساتھ اسی ٹائر کے ساتھ ایسار چر کی طرف روانگی ہوئی۔ راستہ بھر کسی جگہ پر بھی ٹائر مرمت کرنے والوں کی دکان کھلی نہ ملی لیکن اللہ کی شان کہ ہم تقریباً رات بارہ بجے ایسار چر پہنچ گئے۔ الحمدللہ

مہمان نوازی

مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ رات بارہ بجے پہنچ کر بھی مہمانوں کی خود ہی خدمت کی جا رہی ہے۔ جب کہ وہاں پر بجلی، فریج اور دوسری سہولیات میسر نہ تھیں۔ اس بات کو صرف وہی سمجھ سکتے ہیں جو وہاں پر رہ کر آئے ہیں۔ دیگر مواقع پر بھی مہمان نوازی میں کبھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کاموں میں برابر کے شریک رہتے۔ چونکہ وہاں پر کھانا وغیرہ خود ہی خواتین کو بنانا پڑتا۔ تو دیکھا گیا کہ آپ مہمانوں کو بھی دیکھ رہے ہوتے اور ساتھ بچوں کو بھی سنبھال رہے ہوتے کسی کو کام سمجھانا ہوتا تو انتہائی شفقت سے کام سمجھاتے۔ اپنے ماتحت کام کرنے والوں کے ساتھ انتہائی شفقت اور محبت اور نرمی کا سلوک فرماتے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والے آپ کے گرویدہ رہتے۔ اور آپ کو انتہائی عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ جب خاکسار نے ایسار چر سکول کا چارج لیا تو اس وقت حضرت میاں صاحب ٹمالے تشریف لے جا چکے تھے اور خاکسار نے آپ کے اسسٹنٹ مکرم نصیر احمد صاحب سے چارج

لیا۔ وہ بھی چارج دینے کے بعد پاکستان تشریف لے گئے۔ چند امور کی سمجھ نہیں آ رہی تھی خاکسار نے محترم امیر صاحب کی وساطت سے آپ کو لکھا تو آپ ایک طویل اور تکلیف دہ سفر طے کر کے خود ایسارچر تشریف لائے اور ایک ایک بات سمجھائی۔ خاکسار کو آج تک اس امر کا افسوس ہے کہ آپ کو اس قدر تکلیف کیوں دی، خاکسار نے کبھی حضرت میاں صاحب کو کسی کے ساتھ سختی سے پیش آتے نہیں دیکھا۔

نظام جماعت کی پابندی اپنا فرض سمجھتے ہمیشہ محترم امیر صاحب کے سامنے نیچی آنکھوں سے بات کرتے۔ محترم امیر صاحب بھی آپ کی انتہا درجہ کی عزت کرتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ دفتر میں بیٹھے ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی گاڑی مشن ہاؤس میں داخل ہوتی تو امیر صاحب فوراً باہر نکل کر نہایت احترام سے استقبال کرتے۔

کفایت شعاری

سادگی کا یہ عالم کہ ایک دفعہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہاں کے ایک شہر میں ہم میٹنگ کے سلسلہ میں تمام اساتذہ جمع ہوئے تھے اور ہم جب بھی بڑے شہروں میں آتے تو وہاں کے بڑے سٹورز سے کچھ نہ کچھ خرید لیتے کیونکہ جہاں بھی ہمارے سکولز ہیں وہاں سے بار بار اُن شہروں کا سفر بہت مشکل تھا۔ غانا کے حالات بھی کچھ ایسے تھے کہ کوئی اچھی چیز مشکل سے ہی ملتی تھی۔ ہم سب وہاں پر ایک اسٹور پر گئے۔ وہاں پر سٹین لیس سٹیل کے بڑے اچھے چمچ آئے ہوئے تھے۔ کسی نے 12 خریدے، کسی نے اٹھارہ خریدے لیکن باوجود سب کے اصرار کے آپ نے صرف تین چمچ خرید فرمائے اور کہا کہ مجھے ضرورت ہی صرف تین کی ہے۔ مزاح میں بھی کمی نہیں گو بہت ہی کم گو ہیں لیکن دوران گفتگو جہاں ضروری ہوتا ضرور کچھ نہ کچھ کہہ دیتے۔ جس سے مجلس کو زعفران بنا دیتے۔

دوراندیشی

دوراندیشی ہر معاملہ میں ہے۔ یہ 1980ء کا واقعہ ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ دورہ غانا پر تشریف لائے تھے۔ ہم سب نے ابوری گارڈن

پہنچنا تھا۔ صبح صبح وہاں کے ایسٹرن ریجن کے مشن ہاؤس کی طرف ہم سب قافلہ کی صورت میں روانہ ہوئے۔ خاکسار محترم مسعود احمد صاحب شمس کی گاڑی میں تھا۔ مکرم لطیف صاحب بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے ہمیں فرمایا کہ آپ آگے چلیں آپ کو راستہ آتا ہے۔ راستہ میں ایک گول چکر پر جا کر ہمیں شرارت سوجھی۔ ہم نے وہاں پر ایک چکر لگایا۔ پھر دوسرا لگایا ابھی تیسرے کی تیاری کر ہی رہے تھے کہ آپ نے گاڑی ایک سائیڈ پر روک دی اور فرمایا کہ آپ سات پھیرے پورے کر لیں اور جب پورے ہو جائیں تو چلتے ہیں۔ آپ فوراً سمجھ گئے کہ ہم شرارت کے موڈ میں ہیں۔ بالکل ناراض نہیں ہوئے اور بڑے ہی اچھے انداز میں ہماری اصلاح بھی کر دی۔

قربانی

سلاگا میں جہاں حضرت میاں صاحب کی رہائش تھی وہ انتہائی چھوٹا سا گھر تھا جس کے دو چھوٹے چھوٹے کمرے تھے ان کو Low cost ہاؤسز کہا جاتا۔

ایسارچر میں بھی جس گھر میں حضرت میاں صاحب کی رہائش تھی بعض فنی خرابیوں کی وجہ سے اس کی چھت ٹپکتی تھی اور اتنی ٹپکتی تھی کہ بارش کے دوران گھر میں بھی بعض دفعہ چھتری کا استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اگر بارش ہو رہی ہو اور اس وقت آپ اس گھر میں داخل ہوں تو جگہ جگہ پر دیگچیاں، بالٹیاں نظر آتیں جن میں ٹپ ٹپ پانی گر رہا ہوتا۔ ملک کے نامساعد حالات کی وجہ سے چھت کی مرمت بھی ناممکن تھی اور اسی طرح ایک لمبا عرصہ بغیر کسی شکوہ شکایت کے اسی گھر میں حضرت میاں صاحب کا قیام رہا اور آپ کی تکلیف کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا جب آپ کے بعد اس گھر میں مجھے رہنے کا موقع ملا۔

آپ کو ایگریکلچر کا شوق تو تھا ہی۔ زمین بھی سکول کے پاس وافر تھی۔ سکول میں پولٹری فارم، بکریاں پالی ہوئی تھیں۔ مکئی وغیرہ کی کاشت بھی کرواتے تا کہ کسی طور پر سکول کے اخراجات پورے کیے جا سکیں اور جماعتی فنڈز پر کم سے کم بوجھ پڑے۔

ختم ہیں اُس پر سبھی انداز حسن دلبری

حضور انور ایدہ اللہ بطور اسیر راہ مولیٰ

(مکرم محمد اکبر بھٹہ صاحب۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کے مخالفین کا یہ دیرینہ مطالبہ تھا کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے۔ اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ربوہ کا لفظ قرآن کریم کی اس آیت میں آیا ہے۔

ترجمہ: اور ابن مریم اور اس کی ماں کو بھی ہم نے ایک نشان بنایا تھا اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُر امن اور چشموں والا تھا۔ (المومنون:50)

یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کے مخالفین کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے 1948ء میں اس شہر کا نام قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت میں تحریف کرکے ربوہ رکھا تا کہ لوگوں کو دھوکہ دیا جا سکے کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں جو لفظ ربوہ آیا ہے اس سے مراد یہ ربوہ ہے جو پاکستان میں دریائے چناب کے کنارے پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے اور یہی ربوہ مسیح ابن مریم کا وطن ثانی ہے۔

مخالفین کے نزدیک اندرون مُلک اور بیرون مُلک جو لوگ اس موجودہ ربوہ کی تاریخ اور اس کے پس منظر سے واقف نہیں ہیں جب وہ قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کرتے ہیں تو اس سے یہی ربوہ سمجھتے ہیں۔

مؤرخہ 17 نومبر 1998ء کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک قرارداد پیش ہوئی۔ قرارداد کے الفاظ یہ تھے۔

''اس ایوان کی رائے ہے کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کر کے کاغذات مال کے مطابق چک

ڈھگیاں یا کوئی اور نام رکھا جائے اور قرآن کریم کے مقدس لفظ کا استعمال غیر محل پر ممنوع قرار دیا جائے''۔

یہ قرارداد جو بغیر کسی بحث و تمحیص کے اور بغیر کوئی دلائل دیے منظور کر لی گئی۔ اسی قرارداد کی بناء پر گورنر پنجاب نے حکومت کی طرف سے ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا جس کے مطابق ربوہ کا نام تبدیل کر کے ''نواں قادیان'' رکھ دیا گیا۔ چند دنوں بعد مخالفین نے سمجھا کہ قادیان کا لفظ ایسا ہے کہ جماعت احمدیہ اس نام کا بُرا نہیں منائے گی۔ اس پر اس قرارداد کے محرکین کی طرف سے دوبارہ کوشش ہوئی اور حکومت پنجاب نے نواں قادیان کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھ دیا۔ جماعت احمدیہ نے اس تیسرے نام پر بھی کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا۔

یہ بات مخالفین کے جوش عناد کو ٹھنڈا نہ کر سکی اور ان کو بے چینی لاحق ہوئی کہ احمدیوں کی دل آزاری اور ان کو تکلیف پہنچانے کا کوئی سامان پیدا کیا جائے۔ چنانچہ کچھ دنوں بعد انہوں نے چناب نگر کی تختی کی تنصیب کی اور نقاب کشائی کی تقریب میں اس وقت کی حکومت پنجاب کے وزیر مال شوکت داؤد، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی حسن اختر موکل اور لیڈر آف اپوزیشن پنجاب اسمبلی اور دیگر اکابرین کی شمولیت کا اعلان کر دیا۔ تاریخ مقررہ پر وزیر مال اور ڈپٹی سپیکر تو نہ آئے۔ لیڈر آف اپوزیشن نے تختی کی نقاب کشائی کر دی۔ اس تختی کی نقاب کشائی پر بھی ربوہ میں کسی طور پر بھی کسی ردعمل کا اظہار کسی رنگ میں نہ کیا گیا۔ غالباً جو مقصود پیش نظر تھا وہ اب بھی بَر نہ آیا۔

مخالفین اس کی آڑ میں کوئی فساد کھڑا کرنا چاہتے تھے لیکن ان کی توقع کے برعکس جماعت احمدیہ نے کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا تو ان لوگوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ، کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب صدر عمومی ربوہ، ماسٹر محمد حسین صاحب صدر محلّہ ناصر آباد شرقی ربوہ اور خاکسار محمد اکبر بھٹہ انچارج ایمر جنسی سنٹر دفتر صدر عمومی ربوہ کے خلاف قرآنی آیات کی بے حرمتی کرنے کے

جھوٹے الزام کے تحت 295B کا مقدمہ درج کروا دیا۔ اس سے قبل ایک اور مقدمہ بھی 16MPO کے تحت کرنل ایاز محمود احمد صاحب، ماسٹر محمد حسین صاحب اور خاکسار کے خلاف درج کروایا گیا تھا۔ عدالتی کارروائی کے دوران ایڈیشنل سیشن جج چنیوٹ نے ہماری عبوری ضمانتیں کینسل کر دیں اور مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سمیت ہمیں گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا گیا۔ مخالفین احمدیت نے اسے اپنی عظیم تاریخی کامیابی قرار دیا۔ اس کے متعلق بی بی سی لندن نے جو خبر نشر کی تھی اُس کا متن یہ ہے:

جماعت احمدیہ کے ناظم اعلیٰ مرزا مسرور احمد اور اُس کے قریبی ساتھی سمیت تین اشخاص کو توہین رسالت کے خصوصی قانون کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہیں اس وقت حراست میں لیا گیا جب ایڈیشنل سیشن جج نے ان کی ضمانت کی توثیق کرنے کا حکم جاری کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

جماعت احمدیہ کے ناظم اعلیٰ مرزا مسرور احمد اور تین دیگر اشخاص کے خلاف پولیس نے جو رپورٹ درج کی ہے اُس میں رواں سال کے آغاز میں پنجاب اسمبلی کی ایک قرارداد کا ذکر ہے جس میں احمدی اکثریت کے حامل شہر ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ اُس وقت احمدی فرقے نے اسے شہر کی شناخت تبدیل کرنے کی کوشش قرار دیا تھا۔ بعد میں جب چناب نگر کے نئے نام کا کتبہ نصب کیا گیا تو پولیس رپورٹ کے مطابق اس پر قرآن پاک کی آیت بھی تحریر کی گئی۔ شکایت کنندہ نے جو ایک رکن اسمبلی اور مذہبی عالم مولانا منظور احمد چنیوٹی کے صاحبزادے ہیں، یہ الزام لگایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے کارکنوں نے مرزا مسرور احمد اور ان کے قریبی ساتھی ریٹائرڈ کرنل ایاز کے حکم پر اس بورڈ کے الفاظ پر سیاہی مل کر آیت قرآنی کی تحقیر کی ہے۔ چاروں افراد کو آج اُس وقت حراست میں لیا گیا جب چنیوٹ کے ایڈیشنل سیشن جج نے فریقین کے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد ضمانت کی توثیق کرنے سے انکار کر دیا۔ آج شام ایک

بیان میں جماعت احمدیہ کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا کہ احمدیوں کے مخالفین نے اپنے حواریوں کے ذریعہ نئے نام کے کتبوں پر سیاہی پھیری اور یہ مقدمہ درج کرا دیا۔ پاکستان میں انسانی حقوق کی تنظیمیں توہین مذہب کے قوانین پر یہ کہہ کر نکتہ چینی کرتی رہی ہیں کہ ان کے بقول ان قوانین کو زیادہ تر مذہبی اقلیتوں کے خلاف استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اس ضمن میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 296C خاص طور پر موردِ تنقید رہی ہے جس کے تحت توہین رسالت کا جرم ثابت ہونے کی صورت میں سزائے موت سنائی جاتی ہے لیکن 295B کی رو سے جس کے تحت ان چار افراد کو گرفتار کیا گیا ہے عمر قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ (شاہد ملک بی بی سی لاہور)

خاکسار کو کچھ عرصہ حضرت میاں صاحب کی ذاتی راہنمائی میں جماعتی کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ جیل میں بھی آپ کی قربت میں وقت گزارنے کا موقع ملا ہے۔ کسی بھی قائد کو پرکھنے کا زمانہ مصائب کا دور ہوتا ہے۔ ہم مصائب کے دور میں حضرت میاں صاحب کے ساتھ رہے ہیں۔ آپ میں وہ تمام خوبیاں ہیں جو کسی بھی بہترین قائد میں ہونی چاہئیں۔ ہماری عبوری ضمانت کی درخواست پر ہائی کورٹ نے ہمیں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جھنگ کے پاس بھجوا دیا وہاں سے دوسری پیشی پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج چنیوٹ کو ہمارا کیس ریفر کر دیا گیا انہوں نے ہماری ضمانت کی توثیق کرنے کی بجائے ضمانت کینسل کر کے ہمیں جیل بھجوا دیا۔

ہم مصائب کے دور میں حضرت میاں صاحب کے ساتھ رہے ہیں۔ آپ میں وہ تمام خوبیاں ہیں جو کسی بھی بہترین قائد میں ہونی چاہئیں۔

خاکسار نے جیل میں پیش آنے والے واقعات کی روزانہ کی ڈائری جیل میں ہی تحریر کی تھی وہ پیشِ خدمت ہے۔

مؤرخہ 2/اپریل 1999ء کو خاکسار محمد

اکبراور ماسٹر محمد حسین صاحب کی مقدمہ نمبر 73 مؤرخہ 99-03-11 بجرم زیر دفعہ 295B تعزیرات پاکستان تھانہ چناب نگر میں عبوری ضمانت کے لئے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جھنگ کی عدالت میں درخواستیں دائر کی گئیں۔ بعد میں یہ کیس چنیوٹ عدالت میں بھیج دیا گیا۔

30/اپریل1999ء کی پیشی میں حضرت میاں صاحب، محترم کرنل ایاز محمود خان صاحب، ماسٹر محمد حسین صاحب اور خاکسار اکٹھے چنیوٹ پہنچے اور عدالت میں پیش ہوئے۔

ہاتھ آگے بڑھا دیے

30/اپریل کی بحث کے بعد ضمانتوں کی منسوخی کا فیصلہ جج صاحب نے بہت دھیمی آواز میں سنایا تھا جس کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ مرزامسروراحمد صاحب فیصلہ سن نہ سکے۔ اُنہوں نے دریافت کیا کہ کیا فیصلہ ہوا ہے تو خواجہ سرفراز صاحب نے کہا کہ جج نے ضمانتیں خارج کردی ہیں۔ میں دوبارہ درخواست تیار کرتا ہوں اور کل ہی ضمانت کے لئے درخواست جمع کروا دونگا اور میاں صاحب کو وہاں سے خفیہ طور پر چلے جانے کا مشورہ دیا جس پر میاں صاحب نے ان کی طرف بڑے غصہ سے دیکھا اور کہا کیوں؟ اور ہمارے ساتھ اطمینان کے ساتھ کمرہ عدالت سے باہر آئے۔ برآمدے میں ایڈیشنل ایس ایچ اوتھانہ ربوہ اور دیگر پولیس ملازمین نے کہا کہ چاروں ملزمان الگ ہو جائیں جس پر ہم علیحدہ ہو گئے۔ پولیس نے گرفتاری کے لئے ہتھکڑیاں آگے بڑھا دیں جس پر خاکسار محمد اکبراور ماسٹر محمد حسین صاحب نے ہاتھ آگے کر دیے پولیس والوں نے ہمیں ہتھکڑی لگا دی۔ محترم میاں صاحب نے بھی ہاتھ آگے کئے تو ایڈیشنل ایس

> محترم میاں صاحب نے بھی ہاتھ آگے کیے تو ایڈیشنل ایس ایچ او نے کہا کہ آپ رہنے دیں۔ میاں صاحب نے کہا کہ آپ اپنا فرض پورا کریں لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔

ایچ او نے کہا کہ آپ رہنے دیں۔ میاں صاحب نے کہا کہ آپ اپنا فرض پورا کریں لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔

عدالت سے ہم سب کو پولیس اہلکاران ہائی ایس وین میں بٹھا کر تھانہ ربوہ لے آئے راستہ میں ہتھکڑی لگانے والے پولیس ملازمین نے ہمیں ہتھکڑی کی چابی دے کر کہا کہ ہتھکڑی کھول لیں لیکن خاکساراور ماسٹر محمد حسین صاحب نے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اس سعادت سے محروم نہیں ہونا چاہتے جس پر وہ خاموش ہو گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر گرفتاری کے وقت کی کیفیت کا ذکر نہ ہوتو تشنگی رہ جائے گی۔ ہمیں ہتھکڑیاں لگتے ہی محترم سید قاسم شاہ صاحب نے پہلی مبارکباد دی اوراس کے ساتھ ہی مبارک باد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ماسٹر صاحب نے ہتھکڑیوں کو بوسہ دیا اور خاکسار نے بھی عقیدت سے آنکھوں کو لگایا۔ پولیس والے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ گرفتاری پر ہتھکڑیوں کو بوسے دے رہے ہیں اور آنکھوں سے لگا رہے ہیں اور ان کے ساتھی انہیں گرفتاری پر مبارک باد دے رہے ہیں۔

عشاق کا ملاقات کے لیے آنا

تقریباً پونے دو بجے احمدی احباب کی کثیر تعداد نے ملاقات کے لئے آنا شروع کر دیا کیونکہ جمعہ کے وقت بیت اقصیٰ میں گرفتاری کی اطلاع اور دعا کا اعلان ہو گیا تھا۔ ملاقات کا سلسلہ رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اسی دوران حوالات کے ساتھ والا کمرہ ہمیں دے دیا گیا اور رات تھانہ کے صحن میں چارپائیوں کا انتظام کر دیا گیا۔

ملاقات کے لئے آنے والے احباب کی کثرت کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ مرزامسرور احمد صاحب اور محترم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب تھانہ میں کھڑے سب سے ملتے رہے۔ کھڑے کھڑے کئی گھنٹے گزر گئے جس پر خاکسار نے رشید احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ سے کہا کہ میاں صاحب اور کرنل صاحب بہت دیر سے کھڑے ہیں اب دوستوں سے جانے کی

درخواست کریں تا کہ انہیں تھوڑے سے آرام کا موقع مل جائے۔ جس پر رشید صاحب نے کچھ احباب سے جانے کی درخواست کی لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی بھی جانے کے لئے تیار نہیں تھا اور بزرگوں کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہتے تھے۔ ملاقاتیوں میں ہر طبقہ کے لوگ تھے۔ عجیب ایمان افروز نظارہ تھا۔ عام حالات میں اچھے بُرے کام کرنے والے بھی اس وقت فکر مند اور پریشان نظر آرہے تھے اور اپنے اپنے رنگ میں اپنی خدمات پیش کر رہے تھے جس پر میاں صاحب اور کرنل صاحب مسکراتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ خدام الاحمدیہ نے تھانہ کے سامنے اور بائیں طرف کیمپ لگا دیے تھے۔ نماز عصر کے وقت میاں صاحب نے ماسٹر محمد حسین صاحب کو امامت کروانے کا فرض سونپ دیا جس کے بعد نمازوں کی امامت ماسٹر صاحب ہی کراوتے رہے۔ رات بارہ بجے سب سونے کے لئے لیٹ گئے۔ ناصر ظفر بلوچ صاحب بھی اپنی چارپائی تھانہ میں لے آئے خاکسار اور وہ باتیں کرتے رہے اسی اثناء میں آندھی چلنا شروع ہوگئی اور آسمان پر بادل چھا گئے اور بجلی بند ہوگئی۔ تقریباً آدھ گھنٹہ کے بعد بجلی بحال ہوئی لیکن کچھ دیر بعد بجلی پھر بند ہوگئی۔ میرے خیال میں ہم سب پوری رات میں شائد ہی کچھ دیر کے لئے سو سکے ہونگے۔

نماز فجر کے بعد پھر ملاقات کے لئے لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ سات بجے کے قریب ایک سپاہی ہم سب کو باری باری ناصر ظفر بلوچ صاحب کے گھر تیار کروانے کے لئے لے گیا۔

جھنگ جیل روانگی

تیاری کے بعد پولیس نے ہمیں جھنگ جیل میں روانگی کے لئے کہا تو ہم سب تھانہ سے باہر آ گئے اور گیٹ پر کھڑی وین میں بیٹھ گئے۔ تھانہ کے گیٹ سے لے کر مین سڑک تک سڑک کے دونوں طرف لوگوں کا ہجوم کھڑا تھا اور سب لوگ سلام کرنے کے لئے دیوانہ وار گاڑی کی طرف لپک رہے تھے۔ گاڑی چلنے سے قبل ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ ربوہ نے محترم

صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سے دعا کروانے کی درخواست کی جس پر محترم میاں صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے دوران احباب پر رقت طاری ہوگئی جس پر میاں صاحب نے مختصر سی دعا کروائی اور دعا کے بعد ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا حکم دیا۔ S-H-O دوسری گاڑی میں بیٹھ گیا۔ قافلہ کی صورت میں روانگی ہوئی۔ دریائے چناب کے پل کے پاس محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا کی گاڑی بھی قافلہ میں شامل ہوگئی۔ قافلہ جب ریسٹ ہاؤس چنیوٹ پہنچا تو ایک سابقہ پولیس افسر حمید اللہ قریشی صاحب اور دیگر احمدی احباب پہلے سے وہاں موجود تھے۔ ہمیں ریسٹ ہاؤس کے احاطہ میں لے جایا گیا۔ SHO مجسٹریٹ کی عدالت سے ہمارے لئے جھنگ جیل کے آرڈر کروا لایا۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب اور دیگر احباب جماعت نے ہمیں چنیوٹ ریسٹ ہاؤس سے الوداع کر دیا اور ہم جھنگ جیل کے لئے روانہ ہوگئے۔ راستہ میں کھیوا کے قریب ہوٹل پر رُک کر سارے قافلے نے کھانا کھایا اور دوبارہ جھنگ کے لئے روانہ ہوگئے۔ جھنگ پہنچ کر جب ہم لوگ جیل کے گیٹ پر پہنچے تو باقی تمام گاڑیاں باہر رک گئیں جبکہ ہماری گاڑی اندرونی گیٹ تک لے جائی گئی۔ باقی دوست پیدل ہی وہاں تک آ گئے محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب، صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب، نواب فاروق احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب، شاہد سعدی صاحب، چوہدری ظہور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ اور دیگر احباب جماعت نے ہمیں جیل کے گیٹ تک پہنچایا۔

جیل میں تکالیف کا آغاز

اس کے بعد ماسٹر منیر احمد صاحب ہمارے ساتھ جیل کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے کمرہ تک گئے وہاں کرنل صاحب اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی بات چیت ہوئی۔ ڈپٹی نے کہا کہ آپ کو اے کلاس بیرک میں رکھا جائے گا اور جیل کے چیف کو بُلا کر اسے ہدایات دے کر ہمیں اس کے ساتھ جیل کے اندر بھجوا دیا۔ وہ ہمیں اے کلاس بیرک میں لے

آئے۔ جب ہم بیرک میں داخل ہوئے تو یکدم سناٹا چھا گیا۔ بیرک کی دیواروں کے ساتھ بستر بچھے ہوئے تھے اور درمیان میں بمشکل گزرنے کا راستہ تھا۔ بیرک کے اندر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی تنگ سی جگہ پر ڈھیر ساری بھیڑ بکریوں کو بند کر رکھا ہو۔ چیف نے وہاں موجود قیدیوں کو بتایا کہ یہ لوگ بھی آپ لوگوں کے ساتھ رہیں گے انہیں بھی جگہ بنا دیں۔ جس پر ایک دو آدمیوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جگہ دے دیں گے۔ یہ کہہ کر چیف صاحب واپس چلے گئے۔ ہم وہاں کا ماحول دیکھ کر حیران کھڑے تھے کہ ایک داڑھی والے شخص نے ہمیں ایک ٹین کے کنستر کے پاس بیٹھنے کی دعوت دی لیکن ہم کھڑے ہی رہے اور اس تردد میں تھے کہ بیٹھیں یا نہ بیٹھیں۔ ہمیں تردّد میں مبتلا دیکھ کر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خود نیچے بیٹھ گئے اور ہمیں بھی کہا کہ بیٹھ جائیں ان کے کہنے پر ہم بھی بیٹھ گئے۔ داڑھی والا شخص بھی ہمارے پاس آ گیا اور اس نے اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ وہ اور اس کا چھوٹا بھائی قتل کے مقدمہ میں دفعہ 302 میں بند ہیں اور ہمارے تعارف اور جرم کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے نہایت مختصر جواب دیا کہ ہم ربوہ کے رہنے والے ہیں۔ ہمارے شہر کا نام تبدیل کر کے ہمارے ہی خلاف نئے نام کے بورڈ پر سیاہی پھیرنے کے الزام میں مقدمہ درج کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ لیکن جواب ایسے انداز میں دیا کہ اسے دوبارہ سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ابھی ان سے بات ختم ہوئی تھی کہ دوسری طرف بیٹھے گروپ نے مجھے آواز دی کہ اِدھر آ جائیں لیکن میں بیٹھا رہا جس پر حضرت میاں صاحب نے مجھے کہا کہ جاؤ بھئی سن لو ان کی بات

ہمیں تردّد میں مبتلا دیکھ کر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خود نیچے بیٹھ گئے اور ہمیں بھی کہا کہ بیٹھ جائیں ان کے کہنے پر ہم بھی بیٹھ گئے۔

میں اُٹھ کر ان کے پاس چلا گیا انہوں نے مجھ سے محترم میاں صاحب اور کرنل صاحب کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ ہمارے صاحب ہیں۔ یہ جواب سنتے ہی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے مونچھوں والے شخص نے اونچی آواز میں اپنے ساتھیوں کو تنبیہ کی کہ ''اُوئے اے صاحب سیشن صاحب نے۔ دھیان نال گل کریو، کوئی اُلٹی سدھی گل نہ کریو، انکوائری آئی جے''۔

میں نے انہیں بتایا کہ صاحب سیشن جج نہیں ہیں اس وقت ہم آپ کے ساتھی ہیں لیکن وہ میری بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ میرے استفسار پر ان میں سے ایک نے بتایا کہ قیدی کا جیل میں پینٹ شرٹ پہننے کا تصور ہی نہیں ہے۔ پینٹ شرٹ صرف صاحب لوگ ہی پہنتے ہیں اور بیگ لانا بھی منع ہے یہاں ٹین کے کنستر ہی بیگ یا صندوق کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ (کیونکہ ہمارے پاس بیگ بھی تھے اور کرنل صاحب نے پینٹ شرٹ پہن رکھی تھی) اس لئے وہ ہمیں قیدی ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔

جب انہیں مکمل یقین آ گیا کہ ہم لوگ واقعی ان کے نئے ساتھی ہیں تو انہوں نے اپنی اپنی اصلیت پر آنا شروع کر دیا۔ ہر آدمی بڑے فخر سے بتاتا کہ اس نے قتل کیا ہے یا ڈاکہ ڈالا ہے۔ ڈاکوؤں کو اور خطرناک قیدیوں کو بیڑیاں لگی ہوئی تھیں اور ان کے آنے جانے سے چھن چھن کی آوازیں آتی تھیں۔ کچھ دیر بعد پُرانے قیدیوں نے کھل کھلا کر آپس میں گندی گالیوں اور غلیظ اور لچر زبان کا استعمال شروع کر دیا۔ میں بھی ان لوگوں کے پاس سے اُٹھ کر اپنے ساتھیوں کے پاس بیٹھ گیا جو پہلے ہی بڑی تنگ جگہ پر بڑی مشکل سے بیٹھے ہوئے تھے۔ جس جگہ پر ہم بیٹھے تھے وہ جگہ کھڈے کے نام سے موسوم ہوتی ہے اور وہ ایک کنستر ٹین کے ڈبے کے برابر چوڑی اور قریباً چھ فٹ لمبی ہوتی ہے۔ جس پر ایک آدمی لیٹ سکتا ہے ایک آدمی کے لیٹنے کی جگہ پر چار آدمیوں کا بیٹھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ کرنل صاحب دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر سو گئے جب کہ

محترم میاں صاحب ہمارے ساتھ خوش دلی سے باتیں کرتے رہے۔ کچھ دیر بعد جیل کا ایک ہرکارہ مجھے بُلانے آ گیا کہ آپ کی ملاقات ہے (یعنی آپ کو کوئی ملنے آیا ہے) محترم میاں صاحب سے اجازت لے کر میں ملاقات کے لئے چلا گیا۔ ملاقات والی جگہ پر ماسٹر منیر احمد صاحب موجود تھے۔ سلام دعا کے بعد انہوں نے پوچھا کہ کوئی تنگی تو نہیں ہے؟ میں نے انہیں تلخی سے جواب دیا کہ کوئی تنگی نہیں ہے۔ آپ لوگ صرف یہ مہربانی کر دیں کہ میاں صاحب اور کرنل صاحب کے لئے بیٹھنے کے لئے جگہ لے دیں کیونکہ پُرانے قیدی ہمیں جگہ دیتے نظر نہیں آتے۔ پُرانے قیدیوں نے چیف کے سامنے جگہ دینے کا وعدہ تو کیا تھا لیکن اب ان کے آثار ٹھیک نہیں ہیں۔ ماسٹر منیر صاحب نے کہا کہ آج رات تنگی ہے کسی نہ کسی طرح گزارہ کر لیں انشاء اللہ کل انتظام ہو جائے گا کیونکہ سپرنٹنڈنٹ جیل جھنگ میں نہیں ہیں اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کچھ نہیں کرے گا۔

ان کی یہ بات سن کر مجھے بہت مایوسی ہوئی۔ واپسی پر میں نے میاں صاحب کو ساری رپورٹ دی تو آپ مسکرا دیے لیکن میری تشویش کم نہ ہوئی۔ میں نے میاں صاحب سے درخواست کی کہ میاں صاحب اگر آپ اجازت دیں تو کرنل صاحب سے چٹھی لکھوا کر ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھجوا دیں مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے لیے بی کلاس کے آرڈر کر دیں گے کیونکہ بی کلاس کی صورت حال اے کلاس سے بہت بہتر تھی وہاں چند قیدی تھے جب کہ اے کلاس بیرک 40 فٹ لمبا اور 20 فٹ چوڑا ہال ہے اس کے آگے گیلری نما برآمدہ ہے جو موٹی سلاخوں سے بند ہے تقریباً 20 فٹ لمبی اور چوڑی جگہ پر دو غسل خانے اور دو ٹائلٹ اور ایک سٹور بنا ہوا ہے سٹور اور ہال میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ میاں صاحب نے میری درخواست پر مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ بھی کر دیکھو۔

میں نے کرنل صاحب کو جگایا اور ان سے ڈی سی صاحب کو چٹھی لکھنے کی درخواست کی تو انہوں نے غنودگی کے عالم میں چٹھی لکھ دی۔ میں

نے وہ چٹھی اپنے رقعہ کے ساتھ ماسٹر منیر احمد صاحب کو ڈی سی صاحب کو دینے کے لئے بھجوا دی۔ بعد میں جہاں ہم بیٹھے تھے اس کھڈے کا مالک آ گیا اُس نے آتے ہی کرنل صاحب کے نیچے سے اپنے سامان والا تھیلا کھینچنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے کرنل صاحب جاگ گئے تو اس نے کرنل صاحب کو کہا کہ آپ دوسری طرف ہو جائیں۔ دوسری طرف بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ جس پر کرنل صاحب اور میاں صاحب ٹہلتے ہوئے برآمدے میں چلے گئے۔ جیل کے اندر آتے ہوئے ہماری بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ ہمارے پاس زمین پر بچھانے کے لئے بھی کوئی کپڑا یا چیز نہیں تھی کہ جسے ہم بچھا کر اپنے بزرگوں کو بٹھا سکتے۔ ایک آدمی نے مجھے کہا کہ اب آپ اپنا سامان وہاں سے اُٹھا لیں اور ایک جگہ کی نشان دہی کرتے ہوئے کہا کہ یہاں رکھ لیں۔ وہ جگہ یعنی کھڈا ایک گھی کے کنستر کے برابر تھی اور ہمارے پاس تین بیگ اور پانی کا ایک کولر تھا۔ میں نے اور ماسٹر صاحب نے سامان اُٹھا کر دوسری جگہ پر اوپر نیچے کر کے رکھ لیا۔ اسی دوران ہمارے لئے صفیں اور دریاں پہنچ گئیں۔ بیرک کے صحن میں ایک کونے میں تھوڑا سا سایہ تھا لیکن اس کے ساتھ ہی کوڑے کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ میں نے سایہ والی جگہ پر دو صفیں بچھا دیں اور ہم ان صفوں پر بیٹھ گئے کیونکہ اندر کے ماحول سے یہ ماحول بہر حال بہتر تھا۔ میاں صاحب بیرک کے برآمدے کے دروازے پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے اور ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھے بُلا کر کہا کہ اکبر اندر پڑے ہوئے سامان کا بھی خیال رکھو۔ میں ان کے حکم کی تعمیل میں بیرک کے اندر چلا گیا۔ بیرک کا ماحول کافی کشیدہ ہو چکا تھا۔ بیرک میں مقیم قیدی ٹولیوں کی شکل میں آپس میں صلاح مشورہ کر رہے تھے۔ اس کے بعد سارے قیدیوں کے تیور بدلنے شروع ہو گئے۔ ایک آدمی نے میرے پاس سے گزرتے ہوئے بڑی نفرت سے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَذِبِيْنَ کہا۔ اس کے بعد میں اور ماسٹر محمد حسین صاحب باہر نکلے تو پاس سے گزرتے ہوئے ایک اور شخص نے

ایسے ہی کلمات کہے۔ جس پر ہمارے ماتھے ٹھنکے کہ ضرور کوئی گڑ بڑ ہے۔ میں دوبارہ ان قیدیوں کے درمیان سے گزرتا ہوا غسل خانہ میں چلا گیا تو ایک مشقتی میرے پیچھے وہاں آ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ صاحب آپ لوگوں کے متعلق رات بی بی سی نے خبر دی تھی کہ آپ لوگوں نے قرآنی آیات مٹائی ہیں اور یہ بات ساری بیرک کے قیدیوں کو معلوم ہو چکی ہے۔ میں نے محترم میاں صاحب اور کرنل صاحب کو رپورٹ دی اور بتایا کہ ان قیدیوں کے تیور اچھے نہیں لگتے ہیں۔ میاں صاحب نے مجھے اور ماسٹر صاحب کو دوبارہ جائزہ لینے کے لئے اندر بھیجا۔ جب ہم بیرک کے اندر پہنچے تو ایک آدمی نے ہمیں کہا کہ آپ لوگ اپنا کہیں اور بندوبست کر لیں ہمارے پاس آپ کے لئے جگہ نہیں ہے بہتر ہے کہ باہر انتظام کر لیں۔ پہلے برآمدہ خالی تھا لیکن اسی دوران بیس بائیس نئے آنے والے قیدی ہماری صفیں بچھا کر وہاں براجمان ہو چکے تھے۔ خاکسار کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی ایسے پُر مصائب حالات میں جب بیٹھنے کے لئے جگہ نہ ہو اور ہر وقت بیڑیوں کی چھن چھن سنائی دے رہی ہو اور وہاں کے لوگ جو لچر زبان استعمال کرتے ہیں اس کا باہر تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر پوری بیرک کے قیدی جن میں سے کوئی قاتل ہے اور کوئی ڈاکو ہے سب چھٹے ہوئے بدمعاش ہیں اور انہوں نے ہمارے خلاف محاذ بنا لیا ہے آدمی پریشان نہ ہو تو اور کیا کرے۔ کیونکہ بیرک لاک ہونے کے بعد اگر اندر کوئی ہنگامہ ہو جائے تو بیرونی مدد آنے سے قبل کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

ان لوگوں کے خطرہ کے پیش نظر خاکسار اور ماسٹر محمد حسین صاحب نے مل کر پروگرام بنایا کہ ہم رات کو باری باری جاگ کر پہرہ دیں گے اور صحن میں بستر بچھائیں گے۔ یہ بات ہمارے علم میں نہ تھی کہ رات کو بیرونی دروازے کی بجائے بیرک کا اندرونی دروازہ لاک کیا جاتا ہے یہ بات ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب شام سوا پانچ بجے کے قریب نئے ملاحظہ کے لئے منشی آ گیا اور اس نے حوالاتیوں کو صحن میں لائن میں

بٹھا کر حاضری لگانی شروع کر دی۔ وہاں ہی قیدی اور حوالاتی کے فرق کا پتہ چلا۔ قیدی اس شخص کو کہتے ہیں جس کے کیس کا فیصلہ ہو چکا ہو اور عدالت نے اس کو سزا سنا دی ہو جب کہ حوالاتی اس شخص کو کہتے ہیں جس پر مقدمہ درج کر کے جیل بھجوا دیا گیا ہو اور اسے عدالت کی طرف سے سزا نہ ملی ہو۔ اس لحاظ سے ہم بھی حوالاتیوں کے زمرے میں آتے تھے۔ میں نے حضرت میاں صاحب، کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب، ماسٹر محمد حسین صاحب اور اپنی حاضری لگوائی۔ حاضری سے فراغت کے بعد سنتری نے ہمیں کہا کہ برآمدے میں جائیں۔ ہم نے برآمدے کا دروازہ لاک کرنا ہے۔ برآمدے میں نہ ہی لائٹ کا انتظام تھا اور نہ ہی کوئی پنکھا لگا ہوا تھا۔ مزید سونے پر سہاگے والا کام یہ ہوا کہ جو بیس بائیس نئے حوالاتی آئے تھے وہ بھی برآمدے میں ڈیرہ ڈال چکے تھے۔

بیرک خالی ہوگئی

ان مخدوش حالات کے پیش نظر میں نے کرنل صاحب سے کچھ کرنے کی درخواست کی تو کرنل صاحب نے مجھے جواب دیا کہ میاں صاحب کی موجودگی میں میں اپنے آپ کچھ نہیں کروں گا۔ میاں صاحب سے اس سلسلہ میں بات کرنے کی مجھے ہمت نہ ہوئی۔ میاں صاحب صحن میں ٹہل رہے تھے ماسٹر محمد حسین صاحب نے ان سے بات کی تو وہ ٹہلتے ٹہلتے اچانک ہمارے پاس آ گئے اور کرنل صاحب کو حکم دیا کہ آپ جیل کے انچارج سے بات کریں جس پر کرنل صاحب بشاشت سے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ خود بھی بات کرنا چاہ رہے تھے لیکن میاں صاحب کے حکم کے منتظر تھے۔ انہوں نے مجھے بھی اپنے ساتھ آنے کا کہا تو میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم باہر نکلے تو بیرک کا سنتری ہمیں روک کر بیرک کا دروازہ لاک کرنے پر اصرار کرنے لگ گیا اور کہنے لگا کہ جیل کا چیف آپ کے پاس خود ہی آ جائے گا وہاں موجود ایک

شخص نے کہا کہ چھوڑیں جی ان سنتریوں کا تو یہی کام ہے یہ تو کہتے ہی رہتے ہیں آئیں میں آپ کو ان کے افسران تک پہنچا دیتا ہوں۔ باہر نکل کر اس نے چکر نامی جگہ تک ہماری راہنمائی کی اور دور بیٹھے ہوئے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے خود واپس چلا گیا۔ مذکورہ جگہ پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ان کے پاس جیل کا چیف کھڑا تھا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل کے سامنے ایک کرسی خالی پڑی تھی۔ ڈپٹی سخت اور کرخت قسم کا آدمی تھا۔ کرنل صاحب اس کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے چونکہ کرنل صاحب کی جیل میں داخلہ کے وقت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سے بات ہوئی تھی اور ڈپٹی نے وعدہ کیا تھا کہ جیل میں اچھی جگہ دے گا یعنی اے کلاس دے گا اس لئے کرنل صاحب نے جاتے ہی کہا کہ ڈپٹی صاحب آپ نے ہمیں اے کلاس کے نام پر کہاں بھجوا دیا ہے؟ ڈپٹی نے کہا کہ آپ کو اے کلاس میں ہی بھجوایا ہے۔ کرنل صاحب نے تلخی سے کہا کہ آپ اسے اے کلاس کہتے ہیں جس میں انسانوں کو جانوروں کی طرح ٹھونسا ہوا ہے اور تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے؟ آپ ہمیں ہمارے معیار کے مطابق جگہ دیں۔ ہم مجرم نہیں ہیں۔ جس پر ڈپٹی نے کہا کہ آپ باہر نہ پھریں آپ کا اس طرح پھرنا درست نہیں ہے۔ آپ بیرک میں پہنچیں میں بیرک خالی کروا کر صفائی کروا دیتا ہوں۔ کرنل صاحب نے پوچھا کہ کیا یہ ممکن ہے؟ ڈپٹی نے جواب دیا کہ ہاں اس پر کرنل صاحب نے کہا کہ پھر سٹاف کو حکم کر دیں۔ میں سمجھ رہا تھا کہ شاید ڈپٹی ہمارے ساتھ مذاق کر رہا ہے کیونکہ ہمیں بیٹھنے کی جگہ کی مشکل تھی پوری بیرک کا تو میرے ذہن میں تصور بھی نہیں تھا۔ ڈپٹی نے پاس کھڑے چیف کو حکم دے دیا کہ سب نمبرداروں کو بُلا لو اور اے کلاس بیرک خالی کروا دو۔ جب میں اور کرنل صاحب واپسی کے لئے چلے تو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل ہمارے ساتھ ہی ہماری بیرک میں آ گیا۔ اس نے وہاں موجود قیدیوں کو دوسرے سیلز میں منتقل ہونے کو کہا تو قیدیوں نے وہاں سے جانے سے انکار کر دیا

اور احتجاجاً باہر نکل کر ہنگامہ کھڑا کر دیا کہ ربوہ والوں کو کسی اور سیل میں شفٹ کر دیں ہم نہیں جائیں گے۔ ہنگامہ کی اطلاع ملنے پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خود بھی موقع پر آ گیا اور اس نے مزید لٹھ بردار بُلوا لئے اور قیدیوں کو سختی سے کہا کہ بیرک خالی کر دیں۔ لٹھ بردار عملہ نے سب کو بیرک سے نکال دیا لیکن وہ پھر بھی جاتے جاتے اپنا کچھ سامان سٹور میں رکھ کر تالا لگا گئے۔ بیرک خالی ہونے پر عملہ نے مشقتیوں کو بُلا کر صفائی کروا دی۔ ہم نے وہاں اپنے بستر بچھا لئے اور اللہ کا شکر ادا کیا کیونکہ کچھ دیر قبل اسی بیرک کے رہائشی ہمیں یہاں سے دھکیل رہے تھے۔ اللہ کی شان ہے کہ ان کو منہ کی کھانی پڑی اور وہی بیرک سے نکال دیے گئے۔

صبح صبح ہی جیل انتظامیہ نے مشقتی صفائی کے لئے بھجوا دیے جنہوں نے ساری بیرک پانی سے دھوئی اور صحن میں پانی کا چھڑکاؤ کیا لیکن بیرک کے پانی کی بحالی کے سلسلہ میں مرمت کا کام فوری طور پر نہ ہو سکا جس کی وجہ سے ہم بی کلاس بیرک میں جا کر اس کا باتھ روم استعمال کرتے رہے۔ کرنل صاحب ابھی بی کلاس میں ہی تھے کہ سپرنٹنڈنٹ جیل کا بُلاوا آ گیا۔ میں نے اہلکار کو بتایا کہ وہ نہا رہے ہیں جس پر وہ پیغام دے کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر بُلانے آ گیا محترم میاں صاحب اس کے ساتھ چلے گئے۔ بعد میں کرنل صاحب بھی تیار ہونے کے بعد سپرنٹنڈنٹ جیل کے پاس چلے گئے۔ اسی دوران چند مشقتی سفیدی لے کر آ گئے انہوں نے دونوں غسل خانے اور لیٹرینیں سفیدی کر دیں۔

سپرنٹنڈنٹ جیل بھی آ گیا

محترم میاں صاحب کی واپسی پر معلوم ہوا کہ جب گزشتہ روز کرنل صاحب کی بات چیت کے نتیجہ میں ڈپٹی نے بیرک خالی کروانی شروع کی تھی اسی وقت سپرنٹنڈنٹ جیل بھی آ گئے تھے اور اُنہوں نے بھی ڈپٹی کو بیرک خالی کروانے کی ہدایت جاری کر دی تھی۔ اصل بات بیرک کا خالی ہونا نہیں ہے جو بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے نفیس بزرگان

قاتلوں، چوروں، راہزنوں اور بدمعاشوں کے ماحول میں بیٹھ کر ان کی لچر اور غلیظ گفتگو سن کر مضطرب اور بے چین تھے۔ محترم میاں صاحب بے چینی سے ٹہل رہے تھے اور یقیناً دعائیں کر رہے تھے۔ انہوں نے بیرک بند ہونے کے آخری لمحات میں اچانک کرنل صاحب کو جیل انتظامیہ سے بات کرنے کا حکم دیا ان کے اس ایکشن کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کر دیے کہ سپرنٹنڈنٹ جیل جس نے اگلے روز واپس آنا تھا وہ بھی آ گیا اور ڈپٹی بھی بیرک خالی کروانے پر تیار ہو گیا اور وہی عملہ جو ہمیں بھیڑ بکریوں کی طرح برآمدہ میں ٹھونسنا چاہتا تھا وہی عملہ ہمارے آگے پیچھے پھرنے لگ گیا اور انہوں نے خود سر پر کھڑے ہو کر ہماری بیرک کو دھلوایا اور ہمیں خادم (مشقتی) بھی فراہم کر دیے۔ چند گھنٹوں کے ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں اور احسانوں کی بارش کر دی۔

احمدی احباب کی طرف سے وافر مقدار میں فروٹ اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء آتی تھیں۔ کھانا محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جھنگ اور ماسٹر منیر احمد صاحب کی طرف سے پک کر آتا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے خاکسار کو حکم دیا کہ ضرورت سے زیادہ سامان سٹاک نہیں رکھنا جو زیادہ سامان ہو وہ قیدیوں اور عملہ میں بانٹ دیا کرو۔ اُن کے حکم کے مطابق خاکسار تمام وافر سامان تقسیم کر دیتا۔

ہمیں آگ جلانے کے لئے انگیٹھی اور کوئلے فراہم کر دیے گئے۔ اس کے علاوہ چائے بنانے کے لئے دودھ پتی اور چینی بھی فراہم کر دی گئی۔ تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے پہلی دفعہ آگ جلانے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ سارے کمرے میں دھواں پھیلنا شروع ہو گیا بڑی مشکل سے خاکسار نے آگ جلائی اس کے بعد چائے بنانے کا مرحلہ شروع ہوا۔ خاکسار کو چائے بنانی نہیں آتی تھی۔ پہلے دن چائے کرنل صاحب نے اور خاکسار نے مل کر بنائی اس کے بعد روٹین بن گئی کہ فجر کی نماز کے بعد خاکسار اور کرنل صاحب انگیٹھی جلا کر چائے بنانے لگ جاتے

تھے اور میاں صاحب قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگ جاتے۔ چائے تیار ہونے پر ہم سب مل کر چائے پیتے۔ دن کے اوقات میں جیل کی زنانہ بیرک میں تعینات ایک احمدی خاتون ہمیں چائے پہنچا دیتیں۔

خود کام کرتے

میری شروع سے حتی المقدور کوشش تھی کہ میرے بزرگوں کو کوئی کام نہ کرنا پڑے۔ اس سلسلہ میں ماسٹر محمد حسین صاحب بھی میرا بھرپور ساتھ دیتے رہے۔ لیکن میاں صاحب اور کرنل صاحب جہاں بھی انہیں موقع ملتا خود کام کرنا شروع کر دیتے۔ برتن خود دھو لیتے۔ مجھے اس بات کا افسوس ہوتا کہ میاں صاحب ہمیں اس سعادت سے کیوں محروم رکھنا چاہتے ہیں۔

جیل میں مسلسل کھیڑی کے استعمال کی وجہ سے میرے پاؤں میں چھالے پڑ گئے تھے اور معمولی سا ٹمپریچر ہو گیا۔ جب میاں صاحب کو پتہ چلا تو میاں صاحب نے مجھے دوا دی جس سے میری تکلیف کم ہو گئی اور طبیعت بھی ٹھیک ہو گئی۔

خاکسار جیل میں اپنے ساتھ چپل وغیرہ نہیں لے کر آیا تھا اور ہر وقت سینڈل (کھیڑی) استعمال کرتا رہا جس کی وجہ سے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ محترم میاں صاحب نے شفقت فرماتے ہوئے جماعتی انتظامیہ کو کہہ کر خاکسار کو چپل منگوا دی جس کی وجہ سے تکلیف میں کمی کے ساتھ ساتھ آمد و رفت اور معمول کے کاموں میں بھی آسانی ہو گئی۔

ایک دن جب محترم میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبرک کپڑے کا بیج میری جیب پر لگایا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میرا دل شکرگزاری کے جذبات سے اس قدر لبریز ہوا کہ مجھے شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہ مل رہے تھے۔ آٹھ بجے تک وہ بیج میرے سینے پر لگا رہا اور میں اس کی برکات حاصل کرتا رہا۔ اس سے قبل یہی بیج محترم میاں صاحب نے کرنل ایاز صاحب اور ماسٹر محمد حسین صاحب کو بھی لگایا تھا۔

اصل تحفہ قرآن ہے

ایک دن میاں صاحب نے مجھ سے

قاتلوں، چوروں، راہزنوں اور بدمعاشوں کے ماحول میں بیٹھ کر ان کی لچر اور غلیظ گفتگو سن کر مضطرب اور بے چین تھے۔ محترم میاں صاحب بے چینی سے ٹہل رہے تھے اور یقیناً دعائیں کر رہے تھے۔ انہوں نے بیرک بند ہونے کے آخری لمحات میں اچانک کرنل صاحب کو جیل انتظامیہ سے بات کرنے کا حکم دیا ان کے اس ایکشن کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کردیے کہ سپرنٹنڈنٹ جیل جس نے اگلے روز واپس آنا تھا وہ بھی آ گیا اور ڈپٹی بھی بیرک خالی کروانے پر تیار ہوگیا اور وہی عملہ جو ہمیں بھیڑ بکریوں کی طرح برآمدہ میں ٹھونسنا چاہتا تھا وہی عملہ ہمارے آگے پیچھے پھرنے لگ گیا اور انہوں نے خود سر پر کھڑے ہوکر ہماری بیرک کو دھلوایا اور ہمیں خادم (مشقتی) بھی فراہم کردیے۔ چند گھنٹوں کے ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں اور احسانوں کی بارش کردی۔

احمدی احباب کی طرف سے وافر مقدار میں فروٹ اور دیگر کھانے پینے کی اشیاء آتی تھیں۔ کھانا محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جھنگ اور ماسٹر منیر احمد صاحب کی طرف سے پک کر آتا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے خاکسار کو حکم دیا کہ ضرورت سے زیادہ سامان سٹاک نہیں رکھنا جو زیادہ سامان ہو وہ قیدیوں اور عملہ میں بانٹ دیا کرو۔ اُن کے حکم کے مطابق خاکسار تمام وافر سامان تقسیم کردیتا۔

ہمیں آگ جلانے کے لئے انگیٹھی اور کوئلے فراہم کردیے گئے۔ اس کے علاوہ چائے بنانے کے لئے دودھ پتی اور چینی بھی فراہم کردی گئی۔ تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے پہلی دفعہ آگ جلانے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ سارے کمرے میں دھواں پھیلنا شروع ہوگیا بڑی مشکل سے خاکسار نے آگ جلائی اس کے بعد چائے بنانے کا مرحلہ شروع ہوا۔ خاکسار کو چائے بنانی نہیں آتی تھی۔ پہلے دن چائے کرنل صاحب نے اور خاکسار نے مل کر بنائی اس کے بعد روٹین بن گئی کہ فجر کی نماز کے بعد خاکسار اور کرنل صاحب انگیٹھی جلا کر چائے بنانے لگ جاتے

تھے اور میاں صاحب قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگ جاتے۔ چائے تیار ہونے پر ہم سب مل کر چائے پیتے۔ دن کے اوقات میں جیل کی زنانہ بیرک میں تعینات ایک احمدی خاتون ہمیں چائے پہنچا دیتیں۔

خود کام کرتے

میری شروع سے حتی المقدور کوشش تھی کہ میرے بزرگوں کو کوئی کام نہ کرنا پڑے۔ اس سلسلہ میں ماسٹر محمد حسین صاحب بھی میرا بھرپور ساتھ دیتے رہے۔ لیکن میاں صاحب اور کرنل صاحب جہاں بھی انہیں موقع ملتا خود کام کرنا شروع کردیتے۔ برتن خود دھو لیتے۔ مجھے اس بات کا افسوس ہوتا کہ میاں صاحب ہمیں اس سعادت سے کیوں محروم رکھنا چاہتے ہیں۔

جیل میں مسلسل کھیڑی کے استعمال کی وجہ سے میرے پاؤں میں چھالے پڑ گئے تھے اور معمولی سا ٹمپریچر ہوگیا۔ جب میاں صاحب کو پتہ چلا تو میاں صاحب نے مجھے دوا دی جس سے میری تکلیف کم ہوگئی اور طبیعت بھی ٹھیک ہوگئی۔ خاکسار جیل میں اپنے ساتھ چپل وغیرہ نہیں لے کر آیا تھا اور ہر وقت سینڈل (کھیڑی) استعمال کرتا رہا جس کی وجہ سے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ محترم میاں صاحب نے شفقت فرماتے ہوئے جماعتی انتظامیہ کو کہہ کر خاکسار کو چپل منگوا دی جس کی وجہ سے تکلیف میں کمی کے ساتھ ساتھ آمد و رفت اور معمول کے کاموں میں بھی آسانی ہوگئی۔

ایک دن جب محترم میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبرک کپڑے کا بیج میری جیب پر لگایا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میرا دل شکرگزاری کے جذبات سے اس قدر لبریز ہوا کہ مجھے شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہ مل رہے تھے۔ آٹھ بجے تک وہ بیج میرے سینے پر لگا رہا اور میں اس کی برکات حاصل کرتا رہا۔ اس سے قبل یہی بیج محترم میاں صاحب نے کرنل ایاز صاحب اور ماسٹر محمد حسین صاحب کو بھی لگایا تھا۔

اصل تحفہ قرآن ہے

ایک دن میاں صاحب نے مجھ سے

دریافت کیا کہ قرآن مجید، درثمین، کلام محمود اور درعدن بھجوائی گئی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ سعدی صاحب کو چٹھی بجھوائی گئی تھی کہ قرآن مجید، درثمین، کلام محمود اور درعدن بھجوادیں اور انہیں پھر دو یاد دہانیاں بھی کروائی تھیں میں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ انتظامیہ کو لکھ دو کہ اب ہم اُس وقت تک کوئی تحفہ قبول نہیں کریں گے جب تک قرآن کریم نہ بھجوایا گیا کیونکہ اصل تحفہ تو وہی ہے۔ میں نے حسب الحکم سعدی صاحب کو چٹھی لکھ کر بھجوادی۔

جیل کی زندگی

جیل کی زندگی بڑی عجیب تھی۔ ساڑھے پانچ بجے شام گنتی کی گھنٹی بجتی تھی اس کے ساتھ ہی سب کو بیرک میں بند کر دیا جاتا۔ ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے کسی پنجرے میں بند کر دیا گیا ہو۔ دن کے اوقات میں ہماری بیرک کے گیٹ پر سنتری کھڑا ہوتا جو کھٹکھٹانے پر گیٹ کھول دیتا لیکن رات کو بیرک بند کرنے کے بعد چابی دفتر میں جمع کروا دی جاتی۔ آزادی واقعی بہت بڑی نعمت ہے اس کا احساس جیل میں آکر بہت اچھی طرح سے ہو جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ جھنگ نے بڑی محبت کے ساتھ ہمارا خیال رکھا۔ تمام ضروریات زندگی پہنچائیں لیکن پھر بھی قید قید ہی ہوتی ہے۔ اس کے باوجود سب کے حوصلے بلند رہے اور ہر قسم کی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے لئے تیار تھے۔ محترم میاں صاحب ہمارے حوصلے بلند رکھنے اور مصروف رکھنے کی غرض سے فارغ اوقات میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سناتے رہتے۔

ایک دن محترم میاں صاحب نے ماسٹر محمد حسین صاحب سے کہا کہ آؤ بھئی بیت بازی کا مقابلہ ہو جائے۔ اس وقت خاکسار اور کرنل ایاز محمود صاحب بھی میاں صاحب کے پاس ہی بیٹھے تھے لیکن ماسٹر صاحب کچھ کترا رہے تھے۔ ہم نے انہیں حوصلہ دے کر مقابلہ شروع کروا دیا لیکن چند اشعار کے بعد ہی ماسٹر صاحب چپ ہوگئے۔ محترم میاں صاحب نے انہیں چلانے

کے لئے ان کی جگہ پر خود بھی شعر پڑھے لیکن ماسٹر صاحب کی ہمت بالکل جواب دے گئی۔ میاں صاحب کا مطالعہ بہت وسیع ہے اور انہیں درثمین وغیرہ کے اشعار ازبر ہیں۔ اس کے بعد میاں صاحب نے مجھے بھی بیت بازی کے مقابلہ کی دعوت دی ماسٹر صاحب نے بھی مجھے مقابلہ کرنے کے لئے زور لگایا لیکن مجھے اپنی کم علمی کا پتہ تھا اس لئے میں نے معذرت کر لی۔

رہائی کی بشارات

8-5-99 کو محترم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب نے بتایا کہ رات انہیں خواب میں سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ ملی ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ میں آپ لوگوں کی شہادت دینے آئی ہوں۔ میاں صاحب نے خواب سن کر فرمایا کہ مبارک خواب ہے انشاء اللہ ہماری بے گناہی ثابت ہوگی۔ ایک خاتون نے ملاقات کے دوران محترم میاں صاحب کو بتایا کہ رات میں بہت دعا کرتی رہی اور دعا کرتے کرتے سوگئی تو مجھے خواب میں یہ مصرعہ سنائی دیا۔

''خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا''۔

سوموار والے دن یعنی مؤرخہ 10-5-99 صبح کے وقت محترم میاں صاحب کے چہرے پر بہت زیادہ اطمینان اور اعتماد کے ساتھ ساتھ ہلکی ہلکی مسکراہٹ بھی تھی۔ ماسٹر محمد حسین صاحب نے حسب معمول پوچھا کہ آج کسی نے کوئی خواب دیکھی ہے؟ میاں صاحب نے فرمایا کہ ہاں رات مجھے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) اور والد محترم حضرت مرزا منصور احمد صاحب ملے ہیں۔ محترم کرنل صاحب نے فوراً برجستہ جواب دیا کہ بہت مبارک خواب ہے۔ لگتا ہے کہ آسمان پر ہلچل

میاں صاحب نے فرمایا کہ ہاں رات مجھے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ) اور والد محترم حضرت مرزا منصور احمد صاحب ملے ہیں۔

مچی ہوئی ہے انشاء اللہ اب رہائی دور نہیں ہے۔

تقریباً پونے دو بجے سے لے کر چار بجے شام تک ملاقات ہوتی رہی۔ اس دوران کسی نے ضمانت ہونے کی خبر نہ سنائی۔ ملاقات ختم ہونے پر ہم لوگ واپس اپنی بیرک میں آ گئے۔ جب ہم واپس آئے تو قدرت کے عجیب نظارے دیکھے۔ گزشتہ روز گرمی کی شدت کی وجہ سے بہت پیاس لگتی رہی سب بار بار پانی پیتے رہے۔ بار بار حلق خشک ہو جاتا۔ اس پر کرنل صاحب مجھے کہنے لگے کہ اکبر! آج سردائی ہوتی تو پیاس بجھ جانی تھی یا لیمن اسکوائش ہی ہوتی تو اس سے بھی پیاس نہیں لگتی۔ لیکن اب ہم اس چیز کی ڈیمانڈ کرتے ہوئے بھی اچھے نہیں لگتے۔ اللہ کی شان ہے کہ اس دن ملاقات کے لئے آنے والے احباب ایک بوتل شربت بادام دو بوتلیں لیمن اسکوائش اور دو بوتلیں روح افزاء کی دے گئے۔ محترم میاں صاحب نے بادام کے شربت (سردائی) بنانے کی ابتدا کی اور مجھے بھی شربت بنانے کا طریقہ بتا دیا۔ شربت پیتے ہی پیاس بجھ گئی۔ میں نے کولر میں لیمن اسکوائش بھی بنا کر رکھ دی۔

شام کو ہم سب اکٹھے بیٹھ کر تبصرہ کر رہے تھے کہ نظارت علیاء کے ایک ڈرائیور نے حضرت محترم صاحبزادہ مسرور احمد صاحب کو جو اپنی خواب تحریر کر کے بھجوائی تھی (وہ تحریر کرتے ہیں کہ آج نماز تہجد کے وقت میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ خاکسار لیٹا ہوا ہے۔ ایک سفید لباس میں ملبوس بزرگ تشریف لائے ان کی پگڑی اور داڑھی بھی سفید تھی وہ ہاتھ میں ایک چھڑی پکڑے ہوئے تھے جس کا نچلا حصہ تو عام لکڑی کا اور دستی والا حصہ سفید رنگ کا تھا۔ انہوں نے مجھے چھڑی کی نوک سے جگایا اور کہا کہ اُٹھو تیاری کرو۔ پیر والے روز۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا) اگر وہ خواب سچی ہے تو اس کے مطابق اب رہائی اگلے سوموار پر جا پڑی ہے۔ اسی طرح نظارت علیاء کے ایک اور ڈرائیور نے بھی اپنی ایک خواب بتائی تھی کہ (انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کافی لوگ اکٹھے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے ذہن میں یہ خیال ہے کہ میاں صاحب توکل رہا ہو کر آ گئے ہیں پھر

خوش نصیب بچے پیارے آقا کی صحبت میں

گلشن وقف نو اطفال
(حدیقۃ المہدی۔ UK 2006ء)

(دورۂ گینیا 2005ء)

رب نے آخر کام سنوارے گھر آئے بر ہا کے مارے   آ دیکھے اونچے مینارے! نور خدا تا حد نظر تھا
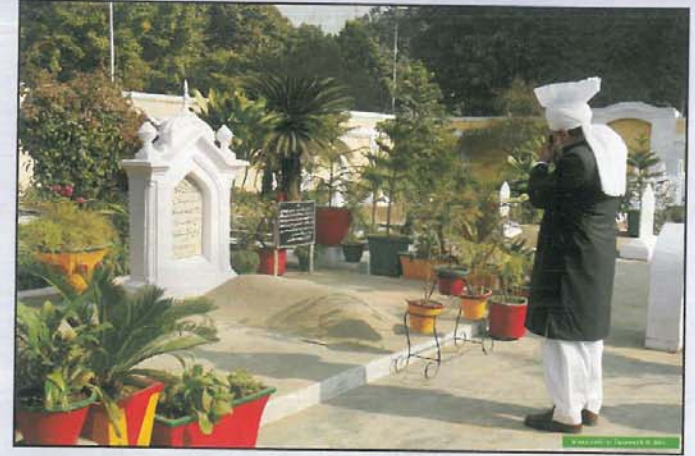
بہشتی مقبرہ میں دعا کرتے ہوئے (قادیان 2005ء)
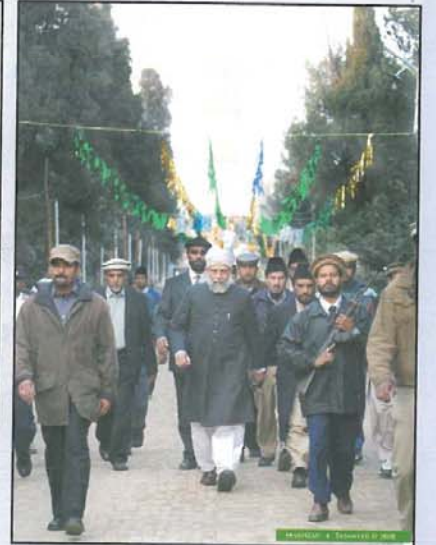
بہشتی مقبرہ قادیان میں تشریف لاتے ہوئے (2005ء)

جلسہ سالانہ قادیان کا ایک منظر
(2005ء)

روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ

مرکزی عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
کے بعض ممبران (قادیان 2005ء)

جامعہ احمدیہ ربوہ کے بعض اساتذہ وطلبہ
(قادیان 2005ء)

پاکستان کے بعض مربیان
(قادیان 2005ء)

آج کیوں لوگ اکٹھے ہیں۔ یہ پوچھنے پر انہیں جواب ملتا ہے کہ آج اکبر صاحب کی شادی ہے) میں نے خواجہ شکور صاحب کی سنائی ہوئی خواب جب محترم میاں صاحب اور کرنل صاحب کو سنائی تو میاں صاحب نے فرمایا کہ شکور صاحب کی خواب کے مطابق تم ہمارے ساتھ جاتے نظر نہیں آتے اور مجھے دعا سکھائی کہ یہ دعا کثرت سے پڑھا کرو۔

ہماری بیرک لاک کر دی گئی اور میرے خیال میں قیدیوں کی گنتی آخر مراحل میں تھی اور حاضری کی گھنٹی نہیں بجی تھی کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل آ گئے انہوں نے ہماری بیرک کی سلاخوں میں سے آواز دی کہ میاں صاحب اور کرنل صاحب آپ کو مبارک ہو آپ کی رہائی ہے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے گنتی رکوانے کا حکم دے دیا۔ میاں صاحب نے فوراً اُن سے پوچھا کہ آپ نے اکبر اور ماسٹر محمد حسین صاحب کا نام کیوں نہیں لیا تو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ جناب آپ بڑے ہیں آپ کا نام ہی لینا تھا۔ یہ بھی آپ کے ساتھ ہی شامل ہیں۔ میاں صاحب کو اپنے لئے فکرمند دیکھ کر مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انہیں اپنے سے زیادہ ہماری فکر ہے۔

> انہوں نے ہماری بیرک کی سلاخوں میں سے آواز دی کہ میاں صاحب اور کرنل صاحب آپ کو مبارک ہو آپ کی رہائی ہے

ہم نے اپنا اپنا سامان پیک کرنا شروع کر دیا لیکن میرے ذہن میں مذکورہ بالا خواب اٹکی ہوئی تھی۔ ان کی خواب کی میاں صاحب نے جو تعبیر فرمائی تھی اس کے مطابق ہمارا اکٹھا جانا نظر نہیں آتا تھا۔ تقریباً پون گھنٹہ بعد ایک آدمی میاں صاحب کو بُلانے آ گیا۔ اس کی زبانی علم ہوا کہ دو کی رہائی ہے۔ میاں صاحب جب تشریف لے گئے تو کرنل صاحب اور ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ جن کی رہائی کے آرڈر ہیں انہیں ضرور جانا چاہیے۔ میاں صاحب کی کیفیت دیکھتے ہوئے

جلسہ خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر سے خطاب فرماتے ہوئے
(ایکسل سنٹر (Excel Centre) لندن ۔ 27 مئی 2008ء)

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے موقع پر برطانیہ کے معززین کے اعزاز میں دیے گئے عشائیہ میں خطاب فرماتے ہوئے
(کوئین الزبتھ II سنٹر لندن 10 جون 2008ء)

(میاں صاحب صرف دوافراد کی رہائی کا سن کر ناراض ہوئے تھے کہ باقی دو کی کیوں ضمانت نہیں ہوئی) کرنل صاحب نے کہا کہ اگر میاں صاحب نہ مانے تو میں آپ کے پاس رُک جاؤں گا لیکن میاں صاحب کو ہر حال میں بھیجنا ہے۔ میں نے اور ماسٹر محمد حسین صاحب نے انہیں کہا کہ آپ ہماری فکر نہ کریں انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ کی رہائی کے آرڈر ہیں آپ لوگوں کو ضرور جانا چاہیے۔ میاں صاحب تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لائے اور ہمیں بتایا کہ 295B میں تو سب کی روبکار آ گئی ہے لیکن 16MPO میں صرف کرنل صاحب کی ضمانت کروائی گئی ہے۔ نظارت امور عامہ کو یہ علم نہ تھا کہ 16MPO کا مقدمہ اکبر اور ماسٹر صاحب کے خلاف بھی ہے اس وجہ سے آپ کی ضمانتیں نہیں کروائی گئیں۔ اب انشاءاللہ صبح ہو جائیں گی اور ہمیں کہا کہ اب ہم آپ کا ربوہ میں استقبال کریں گے کیونکہ جیل کا ٹائم ختم ہو چکا تھا اس وجہ سے ہم نے محترم میاں صاحب اور کرنل صاحب کو بیرک سے ہی الوداع کر دیا۔ محترم میاں صاحب اور کرنل صاحب کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں ہمارا یہاں رہ جانا ناگوار گزر رہا ہے۔

> گرمی کی شدت ہمارے لیے ناقابل برداشت تھی۔ اس سے قبل کبھی دن کو بھی اتنی گرمی محسوس نہیں ہوئی تھی۔

گرمی کتراتی رہی

محترم صاحبزادہ صاحب اور کرنل صاحب کے جانے کے بعد بیرک ہمیں ویران ویران سی نظر آنے لگی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے رونق ختم ہوگئی ہے۔ میاں صاحب کی محبت اور شفقت کی بڑی شدت سے کمی محسوس ہوئی۔ تھوڑی سی چہل قدمی کے بعد ہم سونے کے لیے لیٹ گئے۔ لیکن گرمی کی شدت کی وجہ سے تھوڑی دیر بعد ہی اُٹھ گئے۔ گرمی کی شدت ہمارے لیے ناقابل برداشت تھی۔ اس سے قبل کبھی دن کو بھی اتنی گرمی محسوس نہ ہوئی۔ رات کو تو ویسے ہی موسم بہتر ہو جاتا۔ میرے ذہن میں مرزا انس احمد

صاحب کا خط آ گیا جس میں انہوں نے تحریر کیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب قید ہوئے تھے تو خدا تعالیٰ ان کے لیے ٹھنڈی ہوا چلا دیا کرتا تھا۔ اس حوالہ سے آپ کے لیے بھی یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے آرام کے سامان خود پیدا کرتا رہے۔ یہ بات یاد آنے کے بعد سمجھ آئی کہ بزرگوں کی وجہ سے گرمی بھی ہم سے کتراتی رہی ہے اور وہی پیارا خدا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے لیے ٹھنڈی ہوا چلا دیا کرتا تھا وہی اب بھی اپنے پیاروں کے ساتھ پیار کا سلوک فرماتا رہا ہے۔ اب میاں صاحب کے جانے کے بعد گرمی اپنا آپ دکھا رہی تھی۔

11-5-99 کو ساڑھے گیارہ بجے ہماری رہائی کی اطلاع آئی۔ رہائی کے بعد ہم ڈپٹی کے کمرہ میں پہنچے تو وہاں محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب اور سید طاہر احمد شاہ صاحب تشریف فرما تھے۔ وہ ہمیں جیل کی کارروائیوں سے فراغت دلانے کے بعد جیل سے باہر لے آئے جیل کے گیٹ پر امیر جماعت احمدیہ جھنگ اور دیگر احباب جماعت نے ہمارا استقبال کیا اور بڑی محبت سے ملے۔ اس کے بعد ہمیں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جھنگ کے گھر لے جایا گیا وہاں کھانے کا انتظام تھا۔ میری بیوی اور ہمشیرہ بھی وہاں موجود تھیں۔ ربوہ واپسی پر وہ ہمارے ساتھ ہی آئیں۔

جھنگ سے ہمیں تقریباً دس بارہ گاڑیوں کے قافلہ میں ربوہ لایا گیا۔ دریائے چناب کا پل بند ہونے کی وجہ سے کافی تاخیر ہوئی لیکن اس کے باوجود جب ہم دارالضیافت میں پہنچے تو استقبال کے لئے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد وہاں جمع تھی۔ دارالضیافت پہنچنے پر محترم صاحبزادہ صاحب، محترم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب، محترم ملک خالد مسعود صاحب اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور دیگر ناظر صاحبان اور تحریک جدید کے وکلاء صاحبان نے ہمیں گلے لگایا، ہار پہنائے اور آزادی کی مبارک باد دی۔ ان کے علاوہ احباب جماعت کی کثیر تعداد نے بھی

آزادی کی مبارک دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جیل سے رہائی پر محترم میاں صاحب نے جس طرح اپنے ماتحتوں اور ساتھیوں کا خیال رکھا وہ بھی قابل ذکر ہے۔ نظارت علیاء کے ڈرائیور نسیم سیفی صاحب نے بتایا کہ ان کی بڑی شدید خواہش تھی کہ میاں صاحب ان کی گاڑی میں ہی جیل سے واپسی پر ربوہ آئیں گے لیکن نظارت امور عامہ نے جو پروگرام تیار کیا تھا اُس میں سیکیورٹی کے نقطہ نظر سے میاں صاحب کو اس گاڑی میں لانے کی بجائے کسی اور گاڑی میں لانے کا پروگرام تھا جس کی وجہ سے نسیم سیفی صاحب دل گرفتہ تھے۔ وہ جب میاں صاحب سے ملے تو میاں صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کی گاڑی کہاں ہے؟ نسیم سیفی صاحب کے بتانے پر آپ اُن کی گاڑی میں سوار ہو گئے اور اسی میں ربوہ تشریف لائے۔

خدمت خلق

اپنے جیل کے ساتھیوں کے ساتھ ان کی شفقت کا یہ حال تھا کہ جیل انتظامیہ نے ہمیں جو مشقتی (خدمت گار) فراہم کئے تھے ان کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ انہیں نقد رقم بھی دلواتے رہتے۔ جیل سے واپسی پر آپ نے مشیر قانونی صاحب کو ان مشقتیوں کو جو جیل میں بے یارومددگار تھے کی ضمانت کروانے کی ہدایت فرمائی تھی۔

ہمارے ساتھ تو بہت ہی محبت اور شفقت کا سلوک تھا۔ جب حضرت میاں صاحب کی رہائی کے آرڈر آئے اور آپ کو پتہ چلا کہ صرف دو کی رہائی کے آرڈر ہیں تو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں بھی نہیں جاؤں گا سب اکٹھے جائیں گے۔ جس پر ہم سب نے اصرار کیا کہ میاں صاحب آپ کو ضرور جانا چاہیے اس پر آپ وہاں سے بادل نخواستہ روانہ ہوئے اور ہمیں فرمایا کہ اب ہم آپ کا استقبال کریں گے۔ اگلے دن حضرت میاں صاحب نے حسب وعدہ خود استقبال فرمایا اور ہمیں ہماری توقعات سے بڑھ کر محبت اور عزت دی۔ رہائی کے بعد خاکسار کی فیملی

اور ماسٹر محمد حسین صاحب کی فیملی نے پروگرام بنایا کہ میاں صاحب سے ٹائم لے کر اُن کے گھر ملاقات کے لئے جائیں گے۔ پروگرام بنانے کے بعد خاکسار اپنی اہلیہ کے ساتھ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں لاہور چلا گیا اگلے دن ہماری واپسی ہوئی تو ہمیں ماسٹر صاحب کے گھر سے اطلاع ملی کہ میاں صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ اطلاع ملنے کے چند منٹ بعد حضرت میاں صاحب اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ ہمارے گھر تشریف لے آئے اور ہمارے سب گھر والوں سے ملاقات فرمائی۔ میاں صاحب کسی کو بھی تکلیف میں دیکھتے تو بے چین ہو جاتے اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے جب تک اس کی تکلیف کے ازالہ کے لئے ممکنہ کوشش نہ فرما لیتے اور معمول میں بھی اپنے ساتھیوں اور ماتحتوں کو مشکل وقت میں اکیلا نہ چھوڑتے بلکہ ان کی ہر ممکن مدد فرماتے۔ ان سے ہمدردی اور شفقت سے پیش آتے۔

عبادت الٰہی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''انسان کی پیدائش کا یہ مقصد ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور یہ سب ہماری اپنی بہتری کے لئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو تو ہماری عبادتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے تو ایک مقصد ہمیں بتایا ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو میرا قرب پاؤ گے ورنہ شیطان کی گود میں گر جاؤ گے۔ اور جو شیطان کی گود میں گر جائے وہ نہ صرف خدا تعالیٰ سے دور چلا جاتا ہے بلکہ کسی نہ کسی رنگ میں معاشرے میں فساد پھیلانے کا بھی باعث بنتا ہے پس اللہ کی عبادت بندوں کے فائدے کے لئے ہے ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... (الفرقان:78) یعنی ان کو بتا دو کہ میرا رب اس کی کیا پرواہ رکھتا ہے کہ اگر تم دعا نہ کرو، اس کی عبادت نہ کرو، اس سے اس کا فضل نہ چاہو۔''

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 562,563)

فرمانِ خلافت

(مکرم جمیل الرحمٰن صاحب۔ ہالینڈ)

دعائیں کرو، بس دعائیں کرو   درِ یار ہی پر صدائیں کرو
رہے نم ہر اک سجدہ گہ آنسوؤں سے   خدا سے سبھی التجائیں کرو
فراموش بیعت کی شرطیں نہ ہوں   ترقی کی راہوں میں روکیں نہ ہوں
برستا رہے ہم پہ ابرِ کرم   کبھی خشک ایماں کی فصلیں نہ ہوں
دعائیں کرو، بس دعائیں کرو   درِ یار ہی پر صدائیں کرو
چراغ اخوت ضیا بار ہوں   پڑے ہیں جو غفلت میں ہشیار ہوں
نمو پائے روحوں میں تخمِ وفا   وہ سچے ہوں جتنے بھی اقرار ہوں
دعائیں کرو، بس دعائیں کرو   درِ یار ہی پر صدائیں کرو
ادھورا نہ چھوڑے کسی کام کو   سمجھ لیں سبھی اس کے پیغام کو
شجر احمدیت کا پھولے، پھلے   خدا فتح دے روز ...... کو
دعائیں کرو، بس دعائیں کرو   درِ یار ہی پر صدائیں کرو
زمیں سیکھ جائے زبانِ فلک   ہمیں پہنچیں سب ارمغانِ فلک
فرشتے ہماری حفاظت کریں   خلافت پہ ہو سائبانِ فلک
دعائیں کرو، بس دعائیں کرو   درِ یار ہی پر صدائیں کرو

(الفضل انٹرنیشنل 31 اکتوبر 2003ء)

کارکنان سے حسن سلوک

(مکرم اطہر الزمان فاروقی صاحب۔ مکرم سیف اللہ ناصر صاحب۔ ربوہ)

مکرم ناصر احمد صاحب ڈرائیور نظارت علیاء ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

”خاکسار تقریباً 25 سال سے نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ میں ڈرائیور کے طور پر خدمات بجالا رہا ہے۔ اس دوران بے شمار دفعہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جب آپ ناظر اعلیٰ تھے کے ساتھ سفر کرنے کا موقع ملا۔ ایک دفعہ خاکسار آپ کے ساتھ ربوہ سے لاہور گیا ہوا تھا کہ لاہور سے ہی اسلام آباد جانا پڑ گیا۔ جب میں لاہور سے اسلام آباد جا رہا تھا تو راستہ میں مجھے میاں صاحب نے فرمایا ناصر لگتا ہے تھک گئے ہو تھوڑا آرام کرلو۔ گاڑی میں چلاتا ہوں تم میری سیٹ پر آجاؤ۔ میرے بار بار کہنے کے باوجود آپ نے خاص شفقت کا سلوک فرماتے ہوئے گاڑی خود چلائی اور مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا۔

آپ جب بھی میرے ساتھ سفر پر جاتے تو خاص شفقت فرماتے کھانے پینے کا خاص خیال رکھتے۔

ایک دفعہ آپ نے مجھے اپنے گھر بُلایا اور کہا کہ اسلام آباد جاؤ کچھ مہمانوں کو چھوڑنا ہے میں نے کہا ٹھیک ہے میں چھوڑ آتا ہوں۔ اسی دوران فرمایا کہ تم نے اپنے بیوی بچوں کو کبھی اسلام آباد کی سیر کروائی ہے یا نہیں ان کو بھی ساتھ لے جاؤ اور سیر کروالاؤ۔ یہ میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ بچوں سے بھی آپ کا خاص محبت بھرا سلوک تھا کہ آپ صرف اپنے ملازمین کا نہیں ان کے گھر والوں کا بھی بہت خیال رکھتے۔

آپ کے پیار اور محبت بھرے سلوک کو ہم ساری عمر بھلا نہیں سکتے۔''

مکرم امان اللہ ملہی صاحب ڈرائیور نظارت علیاء ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

''میں دس پندرہ دن مسلسل مختلف جگہوں پر ڈیوٹی پر جاتا رہا جب حضرت میاں مسرور احمد صاحب سے صبح دفتر ملاقات ہوئی (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اُن دنوں ناظر اعلیٰ تھے) آپ نے مظفر احمد قمر کو بُلایا اور پوچھا کہ کیا امان اللہ صاحب کی کل بھی گاڑی بُک ہے۔ کل پرسوں اور ترسوں۔ مظفر صاحب نے کہا جی میاں صاحب بُک ہے۔ فرمایا جن لوگوں کو تین دن تک گاڑی دی ہے ان سے معذرت کرلو اور تین دن کے بعد ان کو گاڑی دے دو اور مجھے فرمایا کہ آپ تین دن ریسٹ کریں۔ آن ڈیوٹی صبح دفتر آنا ہے اور حاضری لگانی ہے اور گھر چلے جانا ہے۔ گھریلو حقوق ادا کریں اور گھر ہی رہنا ہے۔ دفتر ہر روز حاضری لگا کر چلے جانا ہے۔ ضلع بہاولنگر میں میرا گاؤں چک 56/4R ہے اور فرمایا بہاولنگر نہیں چلے جانا، ربوہ میں ہی رہنا ہے۔

ایک دفعہ میں اسلام آباد گیا ہوا تھا کلر کہار کے قریب ایک مسافر بس کو موٹر وے پر آگ لگ گئی۔ آپ نے میرے گھر فون کر کے پوچھا امان اللہ ابھی آیا ہے کہ نہیں اور گھر والوں کو حوصلہ دیا کہ کوئی فکر والی بات نہیں وہ انشاء اللہ جلدی آجائے گا اور فکر نہ کریں۔

ایک دفعہ میرا چھوٹا بیٹا احتشام اللہ بیمار تھا اور میں نے لاہور ڈیوٹی پر جانا تھا۔ میں بہت پریشان تھا۔ بیٹے کی حالت کافی خراب تھی۔ آپ کو بتایا کہ میں نے لاہور جانا ہے اور میرا بیٹا بہت سخت بیمار ہے۔ کہنے لگے فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور تم ڈیوٹی پر لاہور جاؤ آپ نے اپنے دفتر میں ہی دراز کے اندر ہومیوپیتھی دوائیاں رکھی ہوتی تھیں۔ اُدھر سے مجھے دوائی نکال کر دی اور فرمایا کہ اُسے کھلا دو۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے

گا۔ میں دو تین دن کے بعد آیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا بیٹا کھیل رہا تھا اور بالکل ٹھیک ہو گیا تھا۔

جب بھی میں سفر سے آتا آپ سے ملاقات ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فیس ریڈنگ کی طاقت دی ہوئی ہے۔ ہمارا چہرہ دیکھتے ہی بتا دیا کرتے کہ کیا پریشانی ہے اور واقعی کوئی نہ کوئی ضرور پریشانی ہوتی اور آپ ایک ہی بات میں وہ پریشانی دور کردیتے۔ اگر گاڑی کا کوئی مسئلہ ہوتا تو کہنا ٹھیک کروالو اور اگر ذاتی کوئی پریشانی ہوتی تو دعا کرنی اور کہنا جاؤ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ کبھی بیمار ہو جاتا تو آپ نے اپنے پاس سے دوائی دیتے اور فرماتے کہ ابھی کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک ہی خوراک سے ٹھیک ہو جاتا۔

ایک دفعہ دفتر امور عامہ والوں نے سیر کے لئے کالام جانا تھا۔ چار دن کے لئے میری گاڑی منظور کروائی۔ دوسری طرف ملک صاحب نائب ناظر دارالضیافت نے لاہور جانے کے لئے گاڑی کی درخواست کی۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ دارالضیافت والوں کو معذرت کر دیں۔ غلطی سے ہوا یہ کہ گاڑی ملک صاحب کے ساتھ لاہور چلی گئی۔ جب میں لاہور سے شام کو واپس آیا تو ملک صاحب مجھے کہنے لگے کہ تیری آج سے چھٹی ہے۔ میرے لئے میاں صاحب کا گیٹ پر یہ حکم تھا کہ امان اللہ مجھے ملے بغیر گھر نہیں جائے۔ اس حکم کے مطابق میں انتظار کے لئے ٹھہر گیا اور بہت استغفار کیا میں بہت گھبرایا ہوا تھا۔ آپ گھر سے آئے اور آنکھیں صاف کر رہے تھے جیسے نوافل پڑھ کر آ رہے ہوں۔

میں نے سلام عرض کی اس پر کہنے لگے امان اللہ کیا حال ہے۔ کیسی طبیعت ہے۔ میں نے کہا جی ٹھیک ہے۔ کہنے لگے آپ نے آج امور عامہ والوں کے ساتھ جانا تھا اور آپ لاہور چلے گئے۔ میں نے کہا میاں صاحب دفتر والوں کو غلطی لگ گئی ہے اس لئے اس طرح ہو گیا ہے۔ کہنے لگے

طبیعت تو ٹھیک ہے اور کالام جا سکتے ہو؟ میں نے کہا جی میں بالکل ٹھیک ہوں۔ کہنے لگے پھر صبح چوہدری رشید صاحب کے ساتھ کالام چلے جانا اور گاڑی ہموار جگہ پر کھڑی کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ واپسی پر دروازہ چوہدری صاحب نے اور ایک ٹائر امان اللہ صاحب نے کندھے پر اُٹھایا ہوا ہو اور پتہ چلے کہ کالام سے سیر کر کے واپس آئے ہیں۔ جب میں آپ سے ملنے کے بعد واپس آیا تو ہر ایک میرے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ کیا ہوا۔ کیا میاں صاحب نے گاڑی کی چابی واپس لے لی لیکن آپ کی اس کے برعکس اتنی شفقت اور پیار کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اور آپ کے لئے دل کی گہرائی سے دعائیں نکلتی ہیں۔

حضرت میاں صاحب کے ساتھ سفر پر جب جاتا تو بہت خیال رکھتے بار بار پوچھتے کوئی تکلیف تو نہیں ہے اور کھانا بھی خود اپنے ہاتھوں سے پیش کرتے اور کہتے کہ تکلف نہیں کرنا کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتانا۔

نماز عصر کے بعد جو ڈرائیور بھی ربوہ ہوتا اسے لے کر احمد نگر زمینوں پر جاتے اس کی گاڑی کی بھی چیکنگ ہو جاتی اور اس سے گھریلو بات چیت بھی ہو جاتی اگر جیپ پر جاتے تو خود جیپ چلاتے اور ہمیں ساتھ بٹھاتے۔ اس طرح باری باری ہر ڈرائیور کو موقع ملتا۔"

نماز میں اپنے لیے دعا کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اور پھر ایک چیز یاد رکھیں کہ آپ لوگ وہ جن سے میں نے ہاتھ کھڑے کروائے ہیں دس سال کی عمر کے کافی بچے ہو چکے ہیں۔ چند ایک جو پندرہ سال، پھر سولہ سال کی عمر کے بھی ہیں، اب مستقل یہ عادت ڈال لیں کہ نماز میں اپنے لیے خاص طور پر دعا کرنی ہے۔ ہر نماز میں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح وقف نو بنائے۔"

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 2 صفحہ 2،1)

کچھ یادیں، کچھ باتیں

زیرنظر مضمون میں حضور انور ایدہ اللہ کی سیرت کے متفرق سنہری پہلوؤں کو سپردِ قلم کیا گیا ہے۔ یہ یادیں اُن مربیان، واقفین زندگی اور کارکنان کی ہیں، جن کو حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ قبل از خلافت کام کرنے کا موقعہ ملا۔

(مرتبہ۔ مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب۔ مربی سلسلہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے غانا میں قیام کے دوران بیتی ہوئی حسین یادوں کا تذکرہ محترم ڈاکٹر سیّد تاثیر مجتبیٰ صاحب یوں کرتے ہیں:۔

حضور انور ایدہ اللہ نصرت جہاں سکیم کے تحت زندگی وقف کر کے 1977ء میں بحیثیت ٹیچر غانا تشریف لائے۔ پہلے چند سال سلاگا میں پڑھاتے رہے بعد ازاں احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر کا چارج آپ نے لیا۔ 1983ء میں آپ بطور مینیجر ڈپالے (Depale) نامی گاؤں میں واقع زرعی فارم پر چلے گئے۔ اس زرعی اراضی کو کاشت کے قابل بنانے کے لیے آپ نے بڑی محنت سے کام کیا۔ ہر روز صبح اپنی رہائش گاہ سے بذریعہ ٹریکٹر تشریف لے جاتے اور شام تک زمینوں پر کام کرتے اور کرواتے۔ مجھے بھی ٹریکٹر پر بیٹھ کر ساتھ جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ کھانے پینے کی کوئی پرواہ نہ کرتے۔ جس کی وجہ سے آپ کی صحت بھی کچھ کمزور ہوگئی۔ آپ زمین کو کاشت کے قابل بنانے کے لیے مختلف تدبیریں کرتے رہتے اور ہر کام کی خود نگرانی کرتے۔

آپ انتہائی صابر اور قناعت پسند ہیں

طبیعت میں خودداری ہے۔ کبھی کسی مشکل کا اظہار نہ کیا۔ سخت سے سخت حالات میں بھی بشاشت کے ساتھ کام کرتے رہے۔ واقفین کا الاؤنس گو محدود ہوتا ہے مگر اس کے باوجود ہمیشہ وقف کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے مقصد کے حصول کے لیے کوشش کرتے رہتے۔

☆ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ کو بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا اور بحیثیت مشنری ٹمالے (Temale) میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ گھانا کی یادوں کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں:۔

محترم میاں صاحب کی عبادت انتہائی گہری ہوا کرتی۔ بیت الذکر میں سنتیں یا نوافل وغیرہ ادا کرتے دیکھا ہے کہ لمبی اور گہری ہوا کرتیں جبکہ ابھی آپ نوجوان تھے۔

امیر کی اطاعت کا جذبہ مثالی تھا۔ افریقہ کی مشکلات کے باوجود زبان پر کبھی کوئی گلہ شکوہ نہ آیا۔ اگر کوئی امیر صاحب کے خلاف بات کرتا تو آپ غیرت کا مظاہرہ کرتے اور اُسے ٹوک دیتے۔ محترم میاں صاحب کی ایک خاص بات جو آپ کو ہر دلعزیز شخصیت بنا دیتی وہ آپ کا مقامی کھانوں سے احتراز نہ کرنا تھا۔ آپ انتہائی خوشی سے مقامی کھانوں کو کھا لیتے اور کوئی نُقص وغیرہ نہ نکالتے۔ کئی دفعہ خاکسار نے بھی مقامی آئل میں تیار کی ہوئی ڈش کھانے کو پیش کی تو آپ نے خوشی سے تناول فرمائی حالانکہ عموماً بیرونی لوگ اُس آئل میں تیار کی گئی ڈش کو پسند نہ کرتے۔

محترم میاں صاحب نظامِ جماعت کی برتری کو قائم رکھتے۔ ایک بار آپ کو خاکسار نے کھانے کی دعوت دی تو آپ نے یہ کہہ کر میری دعوت کو قبول نہ کیا کہ جماعتی انتظام کے تحت کھانے کا انتظام ہے، وہی کھائیں گے۔

عہدیداران اور مشنریز کا اس حد تک احترام کرتے کہ بعض اوقات شرم محسوس ہوتی۔ مجھے وہ وقت نہیں بھولتا جب سواری نہ ملنے کی وجہ سے مجھے اور محترم میاں صاحب کو ایک جھیل کے کنارے رات گذارنی پڑی اور ہماری اس علاقہ

میں کوئی واقفیت وغیرہ بھی نہ تھی۔ ہمیں صرف ایک بینچ میسر آیا جس پر میاں صاحب نے مجھے بٹھا دیا اور خود رات کا اکثر حصہ چہل قدمی کرتے ہوئے گذار دیا۔

محترم میاں صاحب فرمایا کرتے کہ وقف کرتے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مجھے دو باتوں کی نصیحت فرمائی۔

(1) اللہ تعالیٰ سے وفا کا تعلق قائم رکھنا۔

(2) آپ کی وجہ سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔

☆ مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ اپنے غانا میں قیام کے دوران حضرت میاں صاحب کی ایک نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

ایک موقع پر بات ہو رہی تھی کہ چائے پینی چاہیے یا نہیں اور چائے میں چینی ڈالی جائے یا نہیں۔ محترم میاں صاحب نے فرمایا کہ چائے سوشل تعلقات کا ذریعہ ہے اس لیے چائے بالکل نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اسی طرح چائے میں کچھ نہ کچھ چینی ضرور ڈالنی چاہیے۔

☆ محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کو غانا میں ٹمالے ریجن میں خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ ٹمالے (Temale) ریجن کے ڈپالے (Depale) نامی گاؤں میں حضور انور بطور مینیجر زرعی فارم کام کرتے رہے ہیں۔ آپ بیان کرتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس) کو ٹمالے (Temale) ریجن میں واقع زرعی فارم کا مینیجر بنا کر بھیجا۔ آپ کے آنے سے پہلے وہ زمین جنگلی درختوں پر مشتمل تھی۔ آپ نے اس زمین کو تیار کرنے میں بڑی محنت کی۔ کھیت کی سطح چونکہ بلند تھی اور دریا کا پانی جو قریب سے بہتا تھا کافی نیچے تھا اس لیے کھیت کو سیراب کرنے میں بھی دشواری کا سامنا تھا چنانچہ آپ نے محنت کر کے کہیں سے موٹر پمپ حاصل کیا اور اس کے ذریعے سے پانی کو اوپر چڑھا کر کھیت کو سیراب کیا۔

☆ مکرم عبدالمجید طاہر صاحب کو حضور کے ساتھ وکالت مال ثانی میں کچھ عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ وہ حضور کی شفقتوں کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

حضرت میاں صاحب تمام عملہ کے ساتھ انتہائی محبت وشفقت سے پیش آتے۔ آپ کے اس پیار بھرے رویّہ کی بدولت تمام کارکنان بھی آپ کے گرویدہ تھے۔

جب بھی کسی کارکن نے کسی چیز کے کھانے کا مطالبہ کیا آپ اس کا مطالبہ پورا کر دیتے۔ آپ دفتر میں چائے کے اوقات میں ہم کارکنان میں مل بیٹھتے اور بسا اوقات بسکٹ یا کباب وغیرہ سے کارکنان کی تواضع کرتے۔ آپ کا رویّہ کارکنان سے اس قدر محبت بھرا ہوتا کہ آپ ہمیں کبھی یہ محسوس نہ ہونے دیتے کہ آپ ہمارے افسر ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے ہمیں اپنے کینو کے باغ میں سیر کی دعوت دی چنانچہ ہم سب کارکنان گئے اور خوب کینو کھائے۔ آپ کہتے کہ جتنا مرضی کھاؤ مگر پھل ضائع نہ ہو۔

غالباً 1985ء یا 1986ء کی بات ہے کہ گندم کی کٹائی کے دن تھے۔ بارشوں نے اس سال جون تک اپنا زور دکھایا تھا۔ پنجاب میں گندم کی فصل تقریباً 80٪ خراب ہوگئی تھی ہم کارکنان بھی پریشان تھے۔ ہم نے محترم میاں صاحب سے بات کی۔ آپ نے فرمایا کہ میری گندم کل ہی کٹی ہے اور اُسے ڈھانپا ہوا ہے۔ مزید بارش کے آنے سے قبل جتنی ضرورت ہے اُٹھالو۔ آپ نے ہم سے وہی ریٹ لیا جو دفتر کی طرف سے مقرر تھا جبکہ گندم کی قلت کی وجہ سے مارکیٹ ریٹ زیادہ تھا۔

محترم میاں صاحب سے جہاں ہم نے بہت ساری شفقتوں سے حصّہ پایا وہاں آپ کے ساتھ کام کرنے کے نتیجہ میں ہم نے آپ سے بہت کچھ سیکھا مثلاً وقت کی پابندی جو آپ خود بھی کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے۔ اسی طرح افسر صیغہ کی اطاعت آپ بہت کرتے اور ہمیں بھی اس بات کی تلقین کرتے۔ ایک اور بات جو آپ نے ہمیں سکھائی وہ فارن مشنز کو انگریزی

میں خط و کتابت کرنا تھی۔ اس سے قبل یہ خط و کتابت اُردو میں ہوا کرتی تھی لیکن آپ کی راہنمائی میں مالی معاملات، گوشوارہ جات کے جوابات انگریزی میں بھجوائے جانے لگے۔

☆ مکرم عبدالقدوس قمر صاحب کو کم و بیش نو سال وکالت مال ثانی میں حضرت میاں صاحب کی معیت میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ تحریر کرتے ہیں:۔

ایک دن دفتر میں میاں صاحب پوچھنے لگے کہ کل کا کیا پروگرام ہے۔ میں نے عرض کیا کہ دفتر آنا ہے۔ فرمایا کہ گھر پر ہی میرا انتظار کرنا۔ کل فیصل آباد جانا ہے۔ اگلے دن وقت مقررہ پر آپ گھر پہنچ گئے اور ہم فیصل آباد کے لیے روانہ ہوگئے۔ پہلے ہم زرعی یونیورسٹی گئے پھر ایوب زرعی فارم چلے گئے وہاں آپ نے ایک پودے کو چیک کیا۔ قریباً دو بجے دوپہر واپسی ہوئی۔ جب فیصل آباد شہر پہنچے تو فرمانے لگے کہ بھوک تو لگ گئی ہوگی۔ ابھی میں نے کچھ نہیں کہا تھا کہ ڈرائیور بول پڑا کہ میاں صاحب بہت بھوک لگی ہے۔ چنانچہ ہم فیصل آباد کچہری بازار میں داخل ہوگئے اور گھنٹہ گھر کے قریب ایک مچھلی تلنے والے کی دکان پر گاڑی رکوائی اور فرمایا مچھلی لے آؤ اور نان بھی۔ میں نے عرض کیا کہ میں مچھلی نہیں کھا سکتا میں اپنے لیے پکوڑے لے آتا ہوں۔ فرمایا نہیں آج مچھلی کھاؤ۔ سو میں مچھلی لے آیا اور ہم واپس ربوہ کے لیے روانہ ہوگئے۔ راستہ میں ایک چھوٹے سے ہوٹل پر گاڑی رکوائی اور مجھے چائے بنوانے کے لیے کہا۔ میں چائے کا کہنے گیا۔ جب واپس آیا تو آپ نے آدھے نان پر مچھلی کانٹے نکال کر رکھی ہوئی تھی اور مجھے کھانے کے لیے دے دی۔ میں آپ کی اس شفقت اور محبت کو آج تک یاد رکھے ہوئے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں دوسروں کے لیے کس قدر ہمدردانہ جذبات رکھے ہوئے ہیں اور ہم جیسے کارکنان کی آپ کیسے دلجوئی فرماتے۔

ایک دفعہ مجھے اپنی والدہ کے ساتھ جھنگ شہر جانا تھا۔ میں نے چھٹی کی درخواست لکھی اور محترم میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کہ

سفارش کر دیں۔ بعدازاں میں نے یہ درخواست محترم وکیل المال صاحب کی خدمت میں پیش کر کے منظوری لے لی۔ دفتر سے چھٹی کے وقت مجھے بلایا اور فرمایا کیسے جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا کہ ربوہ سے چنیوٹ اور پھر وہاں سے جھنگ۔ انشاء اللہ دس بجے تک جھنگ پہنچ جاؤں گا اور کام مکمل کرنے کے بعد شام تک واپس آ جاؤں گا۔ فرمانے لگے میرا گھر پر انتظار کرنا۔ مجھے بھی جھنگ جانا ہے۔ اکٹھے چلیں گے۔ ہم گھر میں انتظار کر رہے تھے کہ ٹھیک آٹھ بجے باہر گاڑی کے رکنے اور اس کے ہارن کی آواز سنائی دی۔ میں والدہ صاحبہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا اور ہم جھنگ کے لیے روانہ ہو گئے۔ جب جھنگ شہر کے قریب پہنچے تو پوچھا کہ کہاں جانا ہے؟ میں نے بتایا کہ فوجی فاؤنڈیشن کے آفس میں جانا ہے۔ گاڑی کا رخ اس طرف کر دیا۔ ہم وہاں پہنچے تو فرمایا کہ کتنی دیر کا کام ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے کام کے لیے چلے جائیں ہم واپس چلے جائیں گے۔ فرمانے لگے میرا یہیں انتظار کرنا میں آدھے گھنٹے میں واپس آتا ہوں۔ ٹھیک اکتیس منٹ بعد گاڑی میرے سامنے کھڑی تھی۔ ہم گاڑی میں بیٹھے اور ربوہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ میں آج بھی سوچتا ہوں کہ کیا واقعی میاں صاحب کو کوئی ایسا کام تھا جس کے لیے وہ ہمیں ساتھ لے گئے یا کہ صرف اپنے ایک غریب کارکن کا احساس تھا کہ کہاں دھوپ میں مارا مارا پھرتا رہے گا۔

☆ مکرم عبدالرشید صاحب کو قریباً ساڑھے چار سال دفتر نظارت علیاء میں بطور کارکن خدمت کرنے کا موقع ملا۔ آپ حضور انور ایدہ اللہ کی ان دنوں کی بیتی ہوئی یادوں کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:۔

مکرم صاحبزادہ صاحب جماعتی اموال کی انتہائی قدر کرتے اور ہم کارکنان کو اسراف سے گریز کرنے کی مستقل ہدایت تھی۔ آپ کہا کرتے تھے کہ اگر دفتر کے کسی ایک کارکن کے کوئی چیز لینے سے سارے دفتر کا کام چل سکتا ہو تو فرداً فرداً ہر شخص وہ چیز لینے سے گریز کرے اور حتی المقدور ضرورت کی چیزیں لی جائیں۔

اسی طرح آپ اس بات کو ناپسند فرماتے کہ مالی سال کے اختتام پر بچے ہوئے بجٹ کو ضرور کہیں نہ کہیں خرچ کیا جائے۔ آپ ایسا خیال کرنے سے منع فرماتے کہ جب نیا سال شروع ہوگا تو اور بجٹ مل جائے گا۔

شروع میں ہم طباعت کے لیے کاغذ لاہور سے لاتے جس سے ہمیں کوئی خاص بچت نہ ہوتی۔ خاکسار نے ایک بار مکرم میاں صاحب سے عرض کیا کہ ہم کاغذ لاہور سے لاتے ہیں جس سے خاص بچت نہیں ہوتی۔ گاڑی کا خرچ ہے جانے والے آدمی کا خرچ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ کاغذ ہم ربوہ کے پریس سے ہی خرید لیا کریں۔ آپ فرمانے لگے کہ ٹھیک ہے اگر اس سے جماعت کو فائدہ ہو جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔

کارکنان سے آپ کا رویہ شفقت بھرا ہے۔ عیدالفطر پر عیدی دیتے اور عیدالاضحی پر گوشت بھجواتے۔ کسی کو پریشان دیکھتے تو پریشانی کی وجہ دریافت فرماتے۔ غیر ضروری گفتگو کو ناپسند فرماتے ہر جائز ضرورت کو پوری کرتے اور ہدایت تھی کہ جب بھی کوئی ضرورت ہو گھر آ جایا کریں۔ خوشامد سے نفرت کرتے۔ نظام جماعت کا احترام کرتے اگر کوئی شخص مقامی صدر کی تصدیق کے بغیر کوئی درخواست پیش کرتا تو تصدیق کروانے کو کہتے۔ مالی اُمور میں انتہائی احتیاط کرتے اور پوری طرح چھان بین کے بعد منظوری دیتے۔

ایک دفعہ خاکسار کو اپنی ساس کے آپریشن کے سلسلہ میں لاہور جانا پڑا۔ خاکسار مکرم میاں صاحب کی خدمت میں گھر حاضر ہوا کہ اس طرح مجھے لاہور جانا ہے اور گاڑی کی بھی ضرورت ہے۔ اس روز انجمن کی صرف ایک گاڑی ربوہ میں موجود تھی جس پر آپ نے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے جانا تھا۔ مگر آپ نے شفقت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنی جیپ پر نماز جمعہ کے لیے چلا جاؤں گا۔ آپ گاڑی لے جائیں اور ڈرائیور کو ہدایت کر دی کہ جتنی دیر لاہور رکنا پڑے رُکیں اور مجھے فون پر اطلاع دیں۔ (حضرت میاں صاحب

کی ایک ذاتی جیپ تھی جو آپ خود ڈرائیو کرتے اور زمینوں وغیرہ کا اسی پر راؤنڈ کرتے۔)

☆ مکرم محمد عبدالحق صدیقی صاحب کو نظارت علیاء میں حضرت میاں صاحب کے ساتھ تقریباً 5 سال خدمت سلسلہ کا موقع ملا۔ آپ حضرت میاں صاحب کی یادوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

کارکنان سے محبت و شفقت کا سلوک کرتے۔ عید کے موقع پر کارکنان کو جب دفتر کی طرف سے عیدی ملتی تو میاں صاحب بھی اپنی طرف سے عیدی عطا فرماتے۔ جب کارکنان کی عیدی میں اضافہ ہوا تو میاں صاحب نے اپنی عیدی میں بھی اضافہ کر دیا۔ اسی طرح عیدالاضحی کے موقع پر جب قربانی کرتے تو کارکنان کے گھروں میں گوشت بھجواتے۔ عید سے قبل غرباء اور سفید پوش احباب کی فہرست خود تیار کرواتے اور اس رنگ میں مدد کرنے کا ارشاد ہوتا کہ غرباء کی عزت نفس اور سفید پوشی کا بھرم قائم رہے۔

کارکنان کا بے حد خیال رکھتے۔ وقتاً فوقتاً حال احوال دریافت فرماتے رہتے اور ضروریات کے بارے میں پوچھتے۔ جب کوئی کارکن چھٹی لیتا تو خیریت اور مقصد دریافت کرتے اور واپسی پر ارشاد ہوتا کہ مجھ سے ملو اور ساری بات توجہ سے سنتے اور راہنمائی فرماتے۔

محترم میاں صاحب جھوٹ اور خوشامد سے اس قدر نفرت کرتے کہ اس قسم کی بات کرنے والے کو فوراً ٹوک دیتے اور اصل بات کرنے کا ارشاد فرماتے بلاوجہ بات کو طول دینے کو ناپسند فرماتے۔ خود بھی آپ کی عادت تھی کہ مختصر اور جامع بات کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی فراست سے نواز رکھا ہے۔ دفتر میں روزانہ مختلف احباب مسائل کے حل کے لیے آپ کے پاس آتے۔ آپ عموماً چند باتوں سے ہی سارا معاملہ سمجھ جاتے اور اس کا حل تجویز فرما دیتے۔ قواعد و ضوابط کا بہت خیال رکھتے بطور خاص جماعتی روایات کی خود بھی پابندی کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔

☆ ☆ ☆ ☆

مرحبا صد مرحبا

(مکرم عطاء المجیب راشد صاحب۔ لندن)

حزن کے بادل چھٹے گزری شبِ تاریک و تار
گلشنِ احمد میں پھر آئی بہار اندر بہار
قدسیوں میں تذکرہ ہے حضرتِ مسرور کا
ہے یہی نغمہ لبوں پہ ہر کہیں لیل و نہار

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

سربسجدہ ہیں جبینیں لطف اور احسان پر
حق تعالیٰ کی عطا پر، اُس کے اِس فیضان پر
غمزدہ چہرے دمک اُٹھے ہیں سب اکناف میں
قدرتِ ثانی کے جلوہ کی نرالی شان پر

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

دیں کی مضبوطی کے ساماں کر دیے مولیٰ نے پھر
خوف سب جاتا رہا اللہ کی رسی تھام کر
ملت احمد کو پھر سے مل گیا عزمِ جواں
سوئے منزل ہے رواں یہ قافلہ بارِ دگر

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

نورِ دیں نے دی بشارت اپنی اِک تقریر میں
دل یہ کہتا ہے کہ پوری ہوگی اب تفسیر میں
قدرتِ حق نے بٹھایا تجھ کو اس مسند پہ ہے
اب وہی کافی ہے ہر دم ایک اِک تدبیر میں

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

تیرا آنا قدرتِ قادر کا اِک زندہ نشاں
کارواں بڑھتا چلے گا ہر زمان و ہر مکاں
نصرتِ مولیٰ کا وعدہ عرش سے تیرے لیے
تیرے پیاروں کی دعائیں ساتھ تیرے ہر زماں

مرحبا اے آنے والے! مرحبا صد مرحبا
رحمت و فضل و کرم کی بارشیں تجھ پہ سدا

کبھی تو آپ نماز تہجد پڑھ رہے ہوتے اور کبھی نماز سے فارغ ہو کر جائے نماز پر ہی مطالعہ کر رہے ہوتے

(مکرم رمضان احمد طاہر صاحب۔ ربوہ)

خاکسار مارچ 1997ء میں ربوہ شفٹ ہوا اور ایک مخلص احمدی خاتون محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ کے مکان پر بطور کرایہ دار مقیم ہوا۔ ایک دن محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ نے اپنا ایک واقعہ سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ میں بے سروسامانی کی حالت میں چار بچوں کے ہمراہ ربوہ آئی۔ بہت مشکل وقت تھا تب کسی نے بتایا کہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے گھر چلی جاؤ تمہاری مشکل آسان ہو جائے گی۔ اس پر میں وہاں چلی گئی۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے مجھے خادمہ رکھ لیا تنخواہ وغیرہ طے ہوئی اور کام شروع ہو گیا۔ چند روز بعد ان کے صاحبزادہ جن کا نام ''مسرور احمد'' ہے نے مجھے کہا کہ آپ میرا ایک کام بھی روزانہ کر دیا کریں۔ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اس وقت طالب علم تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے میرے ہاں کہنے پر مجھے ڈیوٹی یہ بتائی کہ میں رات دو بجے جگا دیا کروں...... چنانچہ یہ ڈیوٹی شروع ہو گئی اور تادیر چلتی رہی۔ میں نے پوچھا جب تک آپ کو اس خدمت کی توفیق ملتی رہی آپ نے کبھی میاں صاحب کو دیکھا کہ کیا کرتے تھے۔ جواب ملا جب میں دودھ وغیرہ دینے کمرے میں داخل ہوتی تو دیکھتی کہ کبھی تو نماز تہجد پڑھ رہے ہوتے اور کبھی نماز سے فارغ ہو کر جائے نماز پر ہی مطالعہ کر رہے ہوتے۔

دورۂ جاپان۔ایمان افروز نظارے

(مکرم انیس احمد ندیم صاحب۔جاپان)

خدارسیدہ بزرگ

سرزمین جاپان کی خوش بختی ہے کہ اس نے امام الزماں کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جاپان میں تقریباً ایک ہفتہ رونق افروز رہے۔ٹوکیو میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام تقریباً دو دن تھا۔جاپانی قوم کو ایک اعزاز یہ بھی حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہلٹن ہوٹل ٹوکیو میں جاپانی قوم سے خطاب فرمایا۔اس تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، پروفیسرز اور دیگر دانشور حضرات نے شرکت کی۔خاکسار نے اپنے سکول کی ایک ٹیچر کو اس کے لئے مدعو کیا۔اگلے دن وہ کہنے لگیں کہ میرے خاوند نے یہ دعوت نامہ دیکھا تو اس پر جس آدمی کی تصویر ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اُسے مل سکتا ہوں؟ میں نے انہیں بھی مدعو کر لیا۔یہ ٹوکیو میں یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنی تاریخی کہانیوں میں بعض خدارسیدہ لوگوں کے قصے پڑھے ہوئے ہیں ان کی شخصیات کا ایک تصور ذہن میں تھا لیکن کبھی ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا آپ نے یہ موقع پیدا کر کے میری اُلجھن کو دور کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خطاب عالمی امن سے متعلق تھا۔ساتھ ساتھ جاپانی زبان میں رواں ترجمہ ایک ترجمان کی مدد سے ہو رہا تھا۔حضور انور نے موجودہ زمانے کے حالات اور پُرامن معاشرے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے عالمی طاقتوں اور ساری دنیا کو جس انداز میں تنبیہ فرمائی اس بارے میں تقریب میں شریک محترمہ تنا کاچی اے کو صاحبہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں:۔

''جاپانیوں میں رکھ رکھاؤ بہت زیادہ ہے اور اچھی نصیحت کی بات بھی کہنی ہو تو وہ لوگوں کا اتنا زیادہ احساس کر جاتے ہیں کہ کھل کر بات نہیں کہہ پاتے۔لیکن میں نے تمہارے لیڈر میں یہ زبردست بات دیکھی کہ دنیا اس موضوع پر بہت ڈھکی چھپی باتیں کرتی ہے لیکن وہ باتیں جو ہمیں خطرہ میں ڈالے ہوئے ہیں یا آئندہ پیش آنے والی ہیں وہ کتنی وضاحت سے کہہ دی ہیں۔اس وقت میں نے سوچا کہ اگر کسی لیڈر کو واقعی انسانیت سے پیار ہے تو وہ ایسا ہونا چاہیے''۔

ولی اللہ

دورۂ جاپان کے دوران وہ نظارہ میرے لئے بہت مایوس کن تھا جب ہم اپنے محبوب امام کو الوداع کرنے کے لئے ناریتا (ٹوکیو) ایئرپورٹ پر تھے اور نہایت رنجیدہ خاطر بے قرار چہروں کے ساتھ شرف مصافحہ کرتے ہوئے مزید اداسی کا شکار ہوتے جا رہے تھے۔ایئرپورٹ سیکیورٹی کے دو سپاہی کچھ فاصلہ پر کھڑے ششدر ہو رہے تھے میں نے سوچا کہ شاید اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہیں اور ہماری نگرانی پر مامور ہیں، لیکن جوں جوں حضور ایئرپورٹ کے لاؤنج کی طرف بڑھتے جاتے ان کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور میں جو یہ منظر دیکھ رہا تھا، مجھے کہاں یہ سوجھتا کہ محبوب امام کے دیدار سے ذرا نظر ہٹاؤں۔ میرے ساتھ برادرم ظہیر احمد ریحان صاحب بھی تھے۔سپاہیوں نے ہم سب کو چشم پرنم دیکھ کر پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ یہ شخص کون ہے۔ابھی جاپانی زبان سے بہت زیادہ واقفیت تو نہ تھی لیکن چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ایک سپاہی کہنے لگا کہ یہ آج واپس جا رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ جی! اس نے جاپانی زبان میں حضور انور کی شخصیت کو بیان کرتے ہوئے Seijin کا لفظ استعمال کیا۔اس وقت جاپانی زبان زیادہ نہ آتی تھی لیکن یہ لفظ مجھے یاد رہا جس کا مطلب ہے ''ولی اللہ''۔

پُرکشش شخصیت

دوران سفر Shizouka شہر میں ایک خوبصورت فلاور پارک میں کچھ دیر کے لئے رکے۔ایک ریسٹ ہاؤس میں کھانے کے لئے

گئے۔ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ کو اس ریسٹ ہاؤس میں جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ اس امید میں کہ اس مہمان نے واپس بھی آنا ہے اس کی ایک جھلک دیکھنے کے منتظر اپنے کیمرے لئے کچھ فاصلہ پر کھڑے تھے اور حضور کو دیکھتے ہی ان کے چہروں پر خوشی کی ایک لہر تھی۔

تین سال کا ویزہ مل گیا

مکرم ظفر احمد ظفری صاحب قائد مجلس ناگویا نے مجھے بتایا:۔ ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے حال احوال پوچھا، بچوں کو تحائف دیے گئی دعائیں اور التجائیں میرے دل میں تھیں لیکن عرض نہ ہوسکیں آخر اُس وقت جب پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنانے کا موقع ملا تو اس دوران عرض کر دیا کہ حضور دعا کریں کہ میرے ویزے کا مسئلہ حل ہو جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ کے مبارک لبوں سے نکلی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قبولیت دعا کا عجیب نشان بن گئی کہ ویزہ کے سلسلہ میں دس بارہ سال سے مشکل کا شکار تھے۔ ایک سال کا ویزہ ملتا اور اگلے سال دوبارہ کوشش کرنی پڑتی اور عجیب بے یقینی کی کیفیت تھی لیکن اس دفعہ بھی اپلائی کیا ہوا تھا۔ یہی توقع تھی کہ حسب سابق سلوک ہوگا لیکن وہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری حیرانگی کی انتہا نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ آئندہ تین سال کے لئے ہمیں جاپان کا ویزہ مل گیا ہے۔ مجھے دعا کی وہ درخواست یاد آگئی اور قبولیت دعا کے اس اعجاز پر ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے استقبالیہ تقریب میں جاپان میں جاپانی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ ایسی قوم ہیں جو دوسری جنگ عظیم سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ اب آپ تیسری جنگ عظیم کو روکنے کے لئے قدم اُٹھائیں۔ خدا آپ کی مدد کرے"۔

"قرآن کریم کی رخصتوں پر عمل کرنا تقویٰ ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ)

خوشبو کا تسلسل

(مکرم صابر ظفر صاحب)

میں نے جو اس دل مسرور کی بیعت کی ہے
سلسلہ وار تعلق کی اطاعت کی ہے

ہے خدا کی ہی جلائی ہوئی بے شک دیکھو!
اتنی ضوبار جو یہ شمع صداقت کی ہے

کیوں نہ میں حشر تلک اس کے ہی رنگوں میں رہوں
یہ جو تصویر ابد تاب ہدایت کی ہے

خود بخود کھلتا چلا جائے گا احوال مرا
مجھے کہنا نہ پڑے گا کہ محبت کی ہے

حکمراں کتنے ہی آتے ہیں چلے جاتے ہیں
بات ساری تو فقط دل پہ حکومت کی ہے

اس کی خوشبو کا تسلسل تو رہے گا دائم
وہ جو مٹی کے سپرد ایک امانت کی ہے

آرزو ہے کہ ظفر ہو وہ کسی طور قبول
میں نے جو پیش بصد ناز شہادت کی ہے

☆☆☆☆☆

دو ایمان افروز واقعات

(مکرم بشارت نوید صاحب مربی سلسلہ ماریشس)

ماریشس میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے پہلے روز جب آپ نمازِ ظہر اور عصر کی ادائیگی کے لئے اپنی رہائش گاہ سے بیت الذکر جانے کے لئے باہر تشریف لائے اور قافلہ روانگی کے لئے تیار ہوگیا۔ ڈیوٹی پر موجود خدام نے الیکٹرانک مین گیٹ کو ریموٹ کی مدد سے کھولنا چاہا لیکن ہر طرح کی کوشش کرنے کے باوجود گیٹ نہ کھلا۔ آخر کار خدام گیٹ کو توڑنے کے لیے کوشش کرنے لگے لیکن اس میں بھی ناکام رہے۔ حضورانور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور فرمایا ریموٹ مجھے دیں۔ اور جیسے ہی آپ نے ریموٹ کا بٹن دبایا گیٹ کھل گیا۔ اس موقعہ پر موجود ایک ہندو پولیس سکواڈ بلا اختیار بول اُٹھا کہ معجزوں کے بارے میں سُنا تو تھا لیکن آج اپنی آنکھوں کے سامنے پہلی مرتبہ live دیکھا ہے۔

اسی طرح دوسرا واقعہ مکرم عبدالحمید فریدن صاحب مرحوم کا ہے جو انہوں نے خاکسار سے خود بیان کیا تھا۔ (مرحوم کو عین جوانی میں خود تحقیق کرکے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔)

وہ کہتے ہیں کہ تقریباً تیس سال قبل میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک بہت ہی عظیم اور بُزرگ ہستی میرے گھر تشریف لائی ہے اور میں اُسے کوکونٹ کا پانی پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے گھر کے سامنے بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق دی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ماریشس کے دوران یہاں آنے کا کوئی پروگرام نہیں تھا لیکن اچانک یہ سب ہوا کہ حضورِ انور ہمارے ہاں تشریف لائے اور مجھے کوکونٹ کا پانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس طرح میری ایک لمبا عرصہ قبل دیکھی ہوئی خواب پوری ہوئی۔

خدا تعالیٰ حضورِ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو لمبی رحمت والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

اطفال الاحمدیہ مجلس ناصر

ضلع راولپنڈی

ہم خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔

منجانب

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

مجلس بیت الحمد واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

خدا تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو عمر عطا فرمائے اور جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

اطفال الاحمدیہ مجلس طاہر

ضلع راولپنڈی

ہم جانثاران احمدیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات کی تعمیل میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں

منجانب

اطفال الاحمدیہ مجلس پشاور روڈ

ضلع راولپنڈی

خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مجلس مسلم ٹاؤن

ضلع راولپنڈی

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

اطفال الاحمدیہ مجلس سٹیلائٹ ٹاؤن شمالی

ضلع راولپنڈی

انی معک یامسرور

حضورانور ایدہ اللہ اور تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

اطفال الاحمدیہ مجلس صادق آباد ضلع راولپنڈی

آسمان سے بارش کی طرح نازل ہونے والے برکات و افضال مبارک ہوں

منجانب

قائد مجلس و اراکین عاملہ

مجلس موسے والا ضلع سیالکوٹ

پیارے امام اور تمام احباب جماعت کو خلافت کے سوسال پورے ہونے پر ہماری طرف سے دلی مبارک باد قبول ہو

منجانب

قائد مجلس واراکین۔ ناظم اطفال وعاملہ اطفال

گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

احباب جماعت کو جشن خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

ناظم اطفال وعاملہ اطفال عزیز پورڈگری ضلع سیالکوٹ

ہم جانثاران احمدیت خلافت احمدیہ کے استحکام کے لئے دعاگو ہیں

منجانب

قائد مجلس واراکین عاملہ وناظم اطفال وعاملہ اطفال

ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا

اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

منجانب

قائد مجلس وعاملہ خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ

قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

قائد مجلس واراکین عاملہ

امیر پارک ضلع گوجرانوالہ

ہم تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مبارک باد پیش کرتے ہیں

منجاب

قائد مجلس گوالمنڈی ضلع کوئٹہ

ہم حضور انور کی صحت والی لمبی زندگی کے لئے دعاگو ہیں اور احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مبارک باد پیش کرتے ہیں

منجانب

قائد مجلس بیت الحمد۔ کوئٹہ

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے وابستہ رکھے، خادم دین بنائے اور مال واسباب میں برکت دے

دعاؤں کے طالب

خرم مسعود

مجلس سریاب۔ ضلع کوئٹہ

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے وابستہ رکھے، خادم دین بنائے، بچوں کو نیک وفرمانبردار بنائے اور کاروبار میں برکت دے

آمین

دعاؤں کا طالب

ہارون الرشید، کراچی آٹوز۔ مجلس گوالمنڈی ضلع کوئٹہ

خلافت احمدیہ کے 100 سال مکمل ہونے پر خاکسار تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہے

منجانب

محمد امجد شاد۔ اگوکی ماڈل ٹاؤن

ضلع سیالکوٹ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے جشن پر پیارے آقا و جماعت احمدیہ عالمگیر کو محبت بھرا اسلام ومبارک باد قبول ہو

طالب دعا

قائد مجلس خدام الاحمدیہ

نصرت آباد فارم۔ ضلع میرپورخاص

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے جشن پر نوکوٹ کے تمام خدام دل کی گہرائیوں سے محبت بھرا اسلام ومبارک باد پیش کرتے ہیں

طالب دعا

قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوکوٹ

ضلع میرپورخاص سندھ

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو
منجانب
قائد مجلس وارا کین عاملہ
جنرل ہسپتال ضلع لاہور

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ
جوبلی مبارک ہو
منجانب
قائد مجلس وارا کین عاملہ محمد آباد اسٹیٹ
محمد آباد ضلع میر پور خاص

ہم حضور انور کی صحت والی لمبی زندگی کے لئے دعا گو ہیں اور
احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مبارک باد
پیش کرتے ہیں
منجانب
قائد مجلس وارا کین عاملہ فیصل ٹاؤن ضلع لاہور

خلافت احمدیہ کی سوسالہ جوبلی پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ
اللہ اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارک باد پیش کرتے ہیں
منجانب
عمران بابر مینیجر محمد آباد اسٹیٹ تحریک جدید انجمن احمدیہ
نزد ٹالھی تحصیل کنری ضلع میر پور خاص

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو محبت بھرا
سلام قبول ہو
منجانب
قائد مجلس وممبران عاملہ عمر کوٹ ضلع میر پور خاص

پیارے حضور اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ
جوبلی مبارک ہو۔
منجانب محمد مقبول جنجوعہ و برادران، محمد ایوب، محبوب الٰہی،
محمد داؤد مربی سلسلہ، محمد مسعود، محمد رؤف، محمد فاروق، محمد منصور خرم،
محمد کامل مجلس ساہیوال ضلع سرگودھا

ہم جانثاران احمدیت خلافت احمدیہ کے
استحکام کے لئے دعا گو ہیں
منجانب
مجلس اطفال الاحمدیہ الشمس سرگودھا

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو
منجانب
مجلس اطفال الاحمدیہ
46 شمالی سرگودھا

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں
مبارک ہوں
منجانب
مجلس اطفال الاحمدیہ
88 شمالی ضلع سرگودھا

پیارے آقا اور احباب جماعت کو خلافت
احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو
منجانب
قائد وارا کین عاملہ مجلس 99 شمالی ضلع سرگودھا

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
احباب جماعت کو جشن خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی
مبارک ہو
منجانب
قائد ضلع وارا کین عاملہ ضلع حیدرآباد

آسمان سے بارش کی طرح نازل ہونے والے برکات و
افضال مبارک ہوں
منجانب
قائد مجلس وارا کین عاملہ
لطیف آباد ضلع حیدرآباد

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت
منجانب
قائد مجلس وارا کین عاملہ
کوٹری سائیٹ ضلع حیدرآباد

ہم جانثاران احمدیت خلافت احمدیہ کے استحکام کے
لئے دعا گو ہیں
منجانب
قائد مجلس وارا کین عاملہ
نوری آباد ضلع حیدرآباد

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو
منجانب
قائد مجلس وارا کین عاملہ
گوندل فارم ضلع حیدرآباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور
احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو
ملک محمود احمد ایڈووکیٹ اینڈ برادران
ملک مبارک کالونی
نواب شاہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ

جوبلی مبارک ہو

منجانب

مینیجر OCS کوریئرز۔نواب شاہ

احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا سال

مبارک ہو

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

عادل ادریس۔کنزی ادریس۔سعدیہ ادریس

نواب شاہ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو محبت بھرا

سلام قبول ہو

منجانب

مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر

پیارے حضور اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ

جوبلی مبارک ہو۔

منجانب:

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

ہم جانثاران احمدیت خلافت احمدیہ کے

استحکام کے لئے دعا گو ہیں

منجانب

امیر ضلع و عاملہ لاڑکانہ

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

قائد ضلع و قائدین مجالس و عاملہ

لاڑکانہ
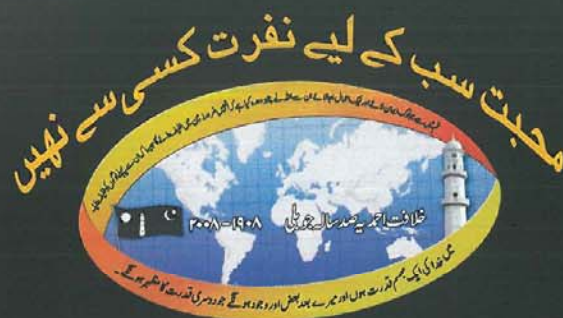
جماعت احمدیہ عالمگیر کو

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

مبارک ہو

آیئے عہد کریں کہ ہم ہمیشہ نظامِ خلافت سے چمٹے رہیں گے

اور اپنی نسلوں کو بھی خلافت سے وابستہ

رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے

قائد و مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ علاقہ کراچی

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے

مبارک صد مبارک

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی مبارک ہو

قائد و اراکین عاملہ ضلع کراچی

مبارک صد مبارک

ہم تمام اراکین عاملہ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور

کو خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر

مبارک باد پیش کرتے ہیں

ضلع لاہور کا ہر طفل خلافت کے ہر حکم کی

اطاعت کے لیے ہر وقت تیار ہے

ناظم اطفال و مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور

خلافت احمدیہ
کے سو سال مکمل ہونے پر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی
مبارکباد پیش کرتے ہیں

ہم ممبران عاملہ ضلع اسلام آباد عہد کرتے ہیں کہ ہم خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہیں گے اور خلافت کے ہر حکم کی کامل اطاعت کریں گے۔

قائد مجلس و اراکین عاملہ خدام الاحمدیہ
ضلع اسلام آباد

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک

ہم عہد کرتے ہیں کہ
خلافت احمدیہ کی خاطر ہم اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے
ہم اور ہماری آنے والی نسلیں تا قیامت خلافت احمدیہ کی سچی اور وفادار رہیں گی (انشاءاللہ)

قائد و مجلس عاملہ
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی

"جماعت احمدیہ عالمگیر کو
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی
مبارک ہو"

HOUSEHOLD & KITCHEN WARE

Plastic Bottles, Jars, Caps & Components
Household, Kitchen-ware, Storage & Boxes
Children's Lunch Box & Water Bottles

KARACHI
E-12/A, SITE, Karachi.
Phone : +92 21 2574766-68

LAHORE
Insha Allah Kahn Road, Thornton Road,
Lahore. Phone : +92 42 7350890

Cell : 0300-8259406 E-mail : balal@thermoplas.com

يه روز كر مبارك سبحان من يرانى

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۱۹۰۸-۲۰۰۸

قائد و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور

Nasir Traders, Faisalabad

One of the Largest Importers of Spare Parts in Pakistan.

Deals in all Genuine, Non-Genuine Automobile Spares

Address: West Canal Road, Mansoor Abad, Faisalabad.
Ph:041-763260-786558-732050, Fax: 041-712003

Al-Nasir Motors, Karachi

One of the Largest Importers of Spare Parts in Pakistan.

Deals in all Genuine, Non-Genuine Automobile Spares

Address: 1-A Al-Hayat Auto Market, M.A Jinnah Road, Karachi. Ph:021-7720344-5, Fax:7720948

Hino central Motors

An Authorized 3S Automobile Dealership of Hino Pak.Ltd.

Deals in Sale of new Bus - Truck - Van - spareparts - service

Address: 19km Multan Road, Lahore.
Ph:042-7512007, Fax: 042-7512008

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۱۹۰۸-۲۰۰۸

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔
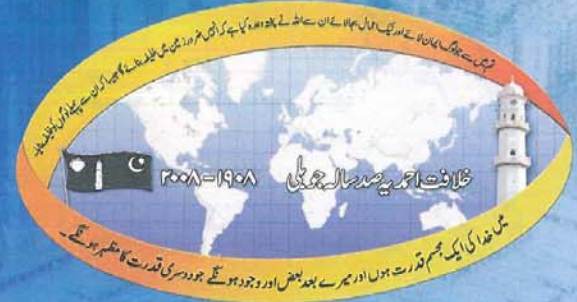
تمام احبابِ جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس
انعام الٰہی کا اہل بنائے رکھے آمین

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی

پیارے امام اور تمام احباب جماعت کو خلافت کے سو سال پورے ہونے پر ہماری طرف سے دلی مبارک باد قبول ہو

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

گلشن احمد کراچی

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

احباب جماعت کو جشن خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ گلشن اقبال کراچی

ہم جانثاران احمدیت خلافت احمدیہ کے استحکام کے لئے دعا گو ہیں

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

گلشن سرسید کراچی

ہر روز نصرتوں کے نشاں پر نشاں ہیں

برکات ہیں یہ صدق خلافت کے نور کی

منجانب

مجلس اطفال الاحمدیہ

گلشن عمیر کراچی

خلافت جوبلی کے کامیاب انعقاد پر جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارک باد پیش کرتے ہیں

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ گلستان جوہر کراچی

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

گلزار ہجری کراچی

ہم سب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازی عمر اور صحت وسلامتی والی فعال زندگی کے لئے دعا گو ہیں۔

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

کورنگی کراچی

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

کورنگی کریک کراچی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارک باد قبول ہو

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ لانڈھی کراچی

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجاب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

مالیر کینٹ کراچی

ہر روز نصرتوں کے نشاں پر نشاں ہیں

برکات ہیں یہ صدق خلافت کے نور کی

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

لیاقت آباد کراچی

خلافت احمدیہ کی سو سالہ جوبلی پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارک باد پیش کرتے ہیں

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

مالیر کالونی کراچی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو محبت بھرا اسلام قبول ہو

منجاب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ منظور کالونی کراچی

پیارے حضور اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو۔

منجانب:

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

ماڑی پور کراچی

ہم جانثاران احمدیت خلافت احمدیہ کے استحکام کے لئے دعا گو ہیں

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ محمود آباد کراچی

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

مجلس خدام واطفال الاحمدیہ

ماڈل کالونی کراچی

خدا تعالیٰ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو لمبی رحمت والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ

مارٹن روڈ کراچی

ہم خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔

منجانب

مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ

ناظم آباد کراچی

خدا تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ

نارتھ کراچی

ہم جانثاران احمدیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات کی تعمیل میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں

منجانب

مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ

اورنگی ٹاؤن کراچی

خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ

رفاع عامہ کراچی

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ

صدر کراچی

انی معک یامسرور

حضور انور ایدہ اللہ اور تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ سوسائٹی کراچی

آسمان سے بارش کی طرح نازل ہونے والے برکات و افضال مبارک ہوں

منجانب

مجلس خدام و اطفال الاحمدیہ

اسٹیل ٹاؤن کراچی

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

قائد مجلس و عاملہ

تیموریہ کراچی

پیارے آقا اور احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

قائد مجلس و عاملہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

احباب جماعت کو جشن خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

نگران حلقہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

آسمان سے بارش کی طرح نازل ہونے والے برکات و افضال مبارک ہوں

منجانب

نگران حلقہ

کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا

اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

منجانب

ناظم اطفال و اراکین عاملہ

مریدکے ضلع شیخوپورہ

ہم جانثاران احمدیت خلافت احمدیہ کے استحکام کے لئے دعا گو ہیں

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

ضلع شیخوپورہ

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

نگران حلقہ و قائدین مجالس حلقہ

سیدوالہ ضلع شیخوپورہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

قائد مجلس و اراکین عاملہ

ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

خدا تعالیٰ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو لمبی رحمت والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

قائد مجلس سکرنڈ۔ قائد مجلس گوٹھ یار محمد چانڈیو

ضلع نوابشاہ

ہم خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔

منجانب

قائد ضلع و اراکین عاملہ

ضلع سانگھڑ

خدا تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو عمر عطا فرمائے اور جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

ڈاکٹر اظہر اقبال۔ سانگھڑ

ہم جانثاران احمدیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات کی تعمیل میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں

منجانب

شفیق احمد بٹ و اہل و عیال۔

مجلس جنرل ہسپتال لاہور

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو محبت بھرا سلام قبول ہو

منجاب

نگران حلقہ و قائدین مجالس حلقہ خانقاں ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

نگران حلقہ و قائدین مجالس حلقہ

فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

ہم جانثاران احمدیت خلافت احمدیہ کے استحکام کے لئے دعا گو ہیں

منجانب

قائد مجلس و عاملہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

مجلس اطفال الاحمدیہ

ضلع شیخوپورہ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارک باد قبول ہو

منجانب

قائد مجلس و عاملہ 33 دھاروال ضلع شیخوپورہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجاب

قائد مجلس و عاملہ

79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ

ہم خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔

منجانب

قائد مجلس و عاملہ

چک 18 بہوڑو ضلع شیخوپورہ

آسمان سے بارش کی طرح نازل ہونے والے برکات و افضال مبارک ہوں

منجانب

قائد مجلس و اراکین عاملہ

ضلع مٹھی

انی معک یامسرور

ہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔ اے خدا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اپنی حفاظت میں رکھ اور ہمیں ہمیشہ خلیفۂ وقت کے سایۂ عاطفت میں رہنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

منجانب

قائد مجلس و عاملہ خدام و اطفال الاحمدیہ

علاقہ گوجرانوالہ

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

قائد اراکین عاملہ گلشن عمیر کراچی

اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو لمبی اور کامل صحت والی زندگی عطا فرمائے۔

طالب دعا

طاہر رحمٰن

طاہر ٹریڈرز۔ کوئٹہ 0333-7812304

عالمگیر جماعت احمدیہ کو خلافت احمدیہ صد سالہ
جوبلی مبارک ہو۔
خاکسار اور علاقائی عاملہ حضور انور اور تمام
احباب جماعت سے مقبول خدمت دین کے
لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں
طالب دعا
قیادت علاقہ وار اراکین عاملہ
ڈیرہ غازی خان

خدا تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
العزیز کو لمبی اور صحت والی عمر عطا
فرمائے۔ آمین
تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ
صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

از طرف

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مجلس چکلالہ
ضلع راولپنڈی

انی معک یامسرور
ہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔
اے خدا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اپنی حفاظت میں
رکھ اور ہمیں ہمیشہ خلیفۂ وقت کے سایۂ عاطفت میں
رہنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)
منجانب
قائد و اراکین عاملہ
مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ
سمن آباد۔ لاہور

"مبارک صد مبارک"
خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پر حضرت
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اور جماعت
احمدیہ عالمگیر کو سلام و مبارکباد قبول ہو
منجانب
قائد ضلع و اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ
ضلع میرپور خاص سندھ

انی معک یامسرور

ہم خلافت احمدیہ کے استحکام اور پیارے
آقا کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا
گو ہیں
منجانب
سدید احمد۔ لبید احمد۔ مناہل احمد
ابن خورشید احمد عمیر
بہاولپور شہر

"انی معک یا مسرور"
آسمان سے بارش کی طرح نازل ہونے
والے افضال و برکات مبارک ہوں
ہم خلافت احمدیہ کے مکمل
وفادار خادم ہیں
منجانب
قائد و عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ
ضلع اٹک

ہم سب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
العزیز کی درازی عمر اور صحت و سلامتی
والی فعال زندگی کے لئے دعا گو ہیں۔
منجانب
قائد مجلس و عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ

خلافت جوبلی کے کامیاب انعقاد پر
جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد پیش
کرتے ہیں
منجانب
قائد مجلس و عاملہ خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر

خدا تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین
منجانب: قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

تمام اہل جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا سال

مبارک ہو

منجانب

ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

اے خدا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اپنی حفاظت میں رکھ اور ہمیں ہمیشہ خلیفۂ وقت کے سایۂ عاطفت میں رہنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

منجانب

قائد وارا کین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

تمام اہل جماعت کو خلافت احمد صد سالہ جوبلی کا سال **مبارک** ہو۔

منجانب

قائد مجلس خدام الاحمدیہ وحدت کالونی ضلع لاہور

خدا تعالیٰ حضور کو لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے اور اور جماعت احمدیہ کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

ازطرف

خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مجلس صدر ضلع راولپنڈی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

منجانب

خالد احمد ملک مجلس گارڈن ٹاؤن لاہور

خلافت جوبلی کے کامیاب انعقاد پر جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب : قائد ضلع وارا کین عاملہ

میرپور آزاد کشمیر

ہم جماعت احمدیہ عالمگیر کے تمام احباب کرام کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

کے بابرکت موقع پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں

منجانب

قائد و اراکین عاملہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

مجلس ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو آسمان سے بارش کی طرح نازل ہونے والے

افضال و برکات سے نوازے (آمین)

عالمگیر جماعت احمدیہ کو خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کی بے شمار خوشیاں مبارک ہوں

منجانب

قائد و اراکین عاملہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور

خلافت جوبلی کے کامیاب انعقاد پر جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارک

باد پیش کرتے ہیں

منجانب:

ناظم اطفال الاحمدیہ ضلع راولپنڈی

ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہیں

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

دعا گو

ناظم اطفال الاحمدیہ و اراکین عاملہ علاقہ لاہور

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے　　یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے

تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

دعا گو:

واہلہ فیملی ہسپتال پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ

عالمگیر کو مبارک باد قبول ہو

منجانب

شیخ خرم شاد

مجلس خدام الاحمدیہ سمن آباد لاہور

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

یوسف ٹریڈرز

ڈی بلاک اوکاڑہ

ہول سیل ڈسٹری بیوٹرز

پروپرائٹر: محمد یوسف

044-2512811
0300-4371997

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

المبارک جیولرز

پروپرائٹر: مبارک احمد اینڈ سنز

سی بلاک، صرافہ بازار، چوک دربارے والا اوکاڑہ

دوکان: 0442-511355
رہائش: 0442-521355
موبائل: 0345-84188825

الطاہر اسٹیٹ ایجنسی

رئیل اسٹیٹ نیٹ ورک

رہائشی پلاٹ، مکان، دوکان زرعی زمین
اور کسی بھی قسم کی پراپرٹی کے
خرید وفروخت کا بہترین مرکز

پروپرائٹر
حاجی پرویز احمد طاہر ولد حسین علی ابڑو مرحوم انور آباد والے
نظر محلہ لاڑکانہ
0306-8354104

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیاں مبارک ہوں

CARGO

Marketing Manager
+92-321-7918563

GOLD CROSS CARGO
World Wide Express

Office:
Railway Road
Rabwah (Chenab Nager)
Mobile:0321-7918563
E-mail: goldcrossrbh@hotmail.com
Website:www.goldcrosscargo.com

منڈ یکے گورائیہ ضلع سیالکوٹ

PEL فریج۔ LG ٹی وی۔ واشنگ مشین۔ ڈرائر۔ پنکھے

الماریاں۔ ٹی وی ٹرالی اور Boss پلاسٹک فرنیچر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

نیز یونیورسل کمپنی کے سٹیبلائزر اور UPS دستیاب ہیں

نعیم احمد بٹ۔ 0300-6452027
منور محمود بٹ۔ 0345-6707560
دوکان۔ 052-6623639

مبارک جیولرز

مین بازار ڈسکہ

Mubarak Jewellers

برہان احمد
0300-6405169
عثمان احمد
0304-4610704

بانی محمد ابراہیم عابد صراف

Rafi
CROCKERY STORE

پلاسٹک، سٹیل، ایلومینیم، چینی، پتھر، شیشہ اور نان سٹک کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

پروپرائٹر: رفیع احمد

رفیع کراکری سٹور

052-4583892
0300-6122700-0321-6147625

گلی ڈپٹی باغ بالمقابل جامعہ مسجد اہلحدیث سیالکوٹ

اپنی تصویروں کو خوبصورت ڈیزائنوں اور کرسٹل فریم میں کروائیں

آئیڈیل ڈیجیٹل فوٹو سٹوڈیو اینڈ مووویز

زندگی کے حسین یادگار لمحے، پرمسرت گھڑیاں اور خوشیوں کی تقریبات ہم سب کو امر کر دیتے ہیں

پروپرائٹر: ثاقب محمود، مبشر احمد

دوکان نمبر 1 لطیف مارکیٹ بڈھا گورائیہ منڈ یکے گورائیہ ضلع سیالکوٹ

0346-6563413 - 052-6623653

Jolly & Company
ISO 9000 Certified
Producers of Quality
Beautycare Instruments

Manufacturers & Exporters of Professional Boxing Gloves, Kick Boxing Equipment & Martial Arts Equipments.
RIT SPORTS
Imtiaz Ahmed
(Managing Partner)
P.O. Box # 1474, Roras Road,
Sialkot - 51310 Pakistan.
Tel: +92-52-3259299 / 3556334
Fax: +92-52-3554170 / 4267634
E-mail: info@ritsports.com
http://www.ritsports.com
Live With Your Passion

TOTAL

Some Start Trends we create Legends
Dedicated to upholding traditional values
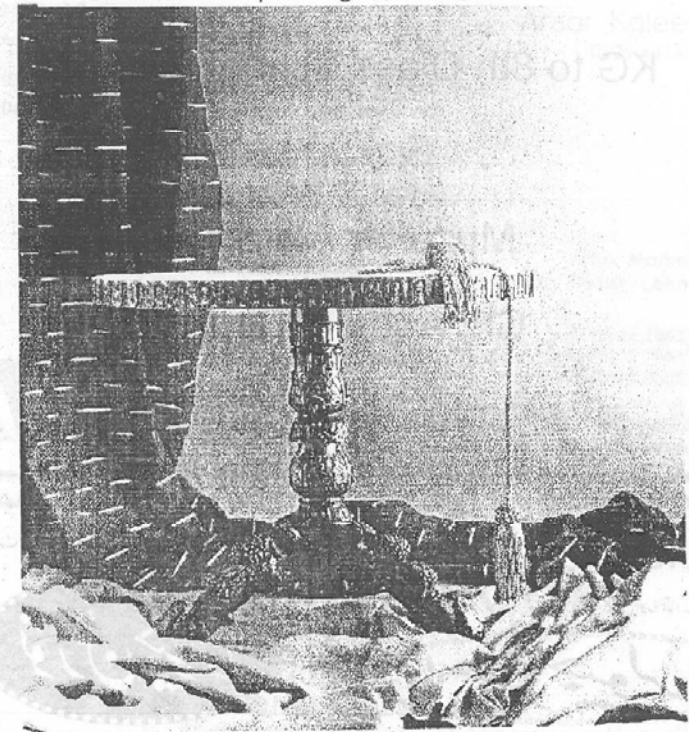
CASA
BELLA
HOME FURNISHINGS

LAHORE
FURNITURE & FABRICS
164-P Gulberg - II - Mini Market
Lahore.
Ph: 042-5755917 - 5760550

LAHORE
(FABRICS)
1-Gilgit Block Fortress Stadium
Lahore Cantt.
Ph.042-6650952 Fax:042-6655384
E-mail:casabel@brain.net.pk

ISLAMABAD
Shop 3-8 Block # 13-N
Markaz F-7
Islamabad
Ph: 051-2650350-51

KARACHI
44/C 25th Street,
Off-Khayaban-e-Tauheed
Commercial Area,
Defence Phase V, Karachi
Ph: 021-5867840-41

SPECIALIST IN ALL KINDS OF:

- **Screen/Offset Printing & Designing**
  Industrial Labels/Nameplates
- **Holy Gifts in Metallic Mounts, Special Brochures**
- **Plastic Photo ID Cards, Shields, School Badges**
- **3D Hologram Stickers & Seals**
- **Electronic/Print Media, Indoor/Outdoor Advertising**
- **Crystal Coated Labels, Stickers, Monograms**
- **Computer Cut Stickers, Giveaways Etc.**

129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: (042) 7590106
Fax: (042) 7594111, Cell: 0321-4121313, 0300-8080400
Email: multicolor13@yahoo.com

Diamond
Variety Available Now

پروپرائٹرز ایم بشیرالحق اینڈ سنز ریلوے روڈ گلی نمبر1 ربوہ

فون شوروم: 047-6214510 رہائش: 047-6214757
موبائل: 0333-6717001 – 0321-7704270

پتوکی اور ربوہ کے بعد اب سڈنی آسٹریلیا میں بااعتماد خدمت کا آغاز

Proprietor
Anwar-ul-Haq Shaheen
Cell: +61(0) 432649613 Res: # +61(0) 296252214

Shop # 32-A, 24-Main Street-Black Town
Sydney-Australia-NSW-2148

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
اکسیر بدن سیرپ
کمزور اور ناتواں بچوں کے لئے مفید ٹانک
رفیق دماغ
دماغی کمزوری کے لئے
ننھا سیرپ
چھوٹے بچوں کے لئے مفید ٹانک
حسن نکھار ابٹن
چہرہ کی رنگت نکھارنے کے لئے
حسن نکھار کریم
کیل مہاسے، چھائیوں اور پھنسیوں کو دور کرتی ہے

ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ (رجسٹرڈ)
047-6212434-6211434

تمام احباب کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

SUPER KERNEL BASMATI RICE

BARKAT

BEST WORLD RICE

AVAILABLE IN GERMANY, SWITZERLAND
EUROPEAN COUNTRIES AND CANADA
EXPORTER OF RICE, PULSES, SPICES, PICKLES
AND FRESH MANGOES

EXPORTERS

BAMA INT. TRADERS

WAZIRABAD GUJRANWALA, PUNJAB, PAKISTAN
PH:92 556-333865 FAX:92-556-333864
E-MAIL:barkatrice@hotmail.com ZB@gjr.paknet.com.pk

تمام احباب کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

Deals in all kinds of acid and chemicals

Imran & Brothers
CHEMICAL STORE

FARHAN AHMAD

Office:
Pak Bazar, Gurjakhi Gate
Gujranwala.
Off: 055-4218338
Godown: 055-4221047
Mob: 0300-6402145
" 0321-6451047

تمام احباب کو خلافت احمدیہ صد سالہ
جوبلی مبارک ہو

HAYEE EMPORIUM

Insaf Cloth Market Near Rail
Bazar Gujranwala. Tel: 055-4234132

Tauqir Basit Butt
0321-6448600
0300-6430034

الحمید جیولرز

Al-Hameed Jewellers

پروپرائٹر: نصیر الدین

044-2521373
044-2513891
0333-6999700
27 گول چوک اوکاڑہ

تمام احباب جماعت کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی
خوشیاں مبارک ہوں

ظفر فرنیچر ہاؤس
وارہ

یہاں پر لکڑی کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

پروپرائٹر
مظفر احمد ابن شبیر احمد گورگیج
ساکن گورگیج ضلع لاڑکانہ

تمام احباب کوخلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
Al- Fazal & Co
الفضل اینڈ کو
رائس ڈیلر: گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ
ہمارے ہاں
ہرقسم کا سپر براؤن چاول، سپر کرنل وائٹ چاول
سپر کرنل ڈبل پالش، سلک پالش، 386 باسمتی چاول
سپر فائن چاول مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائٹرز
مرزا اعجاز احمد
مرزا فاروق اعظم
مرزا شاہد احتشام
مرزا ذوالقرنین
Off: 055-3881149 Mob:0307-7266919
رابطہ آفس
حمزہ رائس ملز بدوکی روڈ نزد دربار میراں صاحب براستہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

ہر قسم کی فینسی سیٹ چوڑی کڑے اور سنگاپوری

ورائٹی کا اعلیٰ ادارہ

Heavy Weight Bridal Set Also

Available

مین بازار کلاں چوک صرافہ بازار سیالکوٹ

پارٹنر: ظہیر احمد۔ تنویر احمد

Shop: 052-4587020

Cell: 0300-9613205

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

کاشف انٹرپرائزز

ڈیلر: ذائقہ بناسپتی

دکان نمبر W-186۔ نمک منڈی۔ راولپنڈی

فون نمبر: 051-5556842

طالب دعا: مکرم محمود الیاس چغتائی

ندیم جیولرز

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

جامعہ احمدیہ کے طلباء کے لئے الیس اللہ کی

انگوٹھیوں پر خاص رعایت

پروپرائٹر: ندیم احمد طاہر

فون: 0333-6717761

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

پیارے آقا اور احباب جماعت کو

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

ٹائم سنٹر

گولائی کمیٹی ڈیرہ غازی خان

طالب دعا

محمد اعجاز اسلم ہاشمی

کریم احمد ہاشمی

AL-FAZAL JEWELLERS

ABDUL SATTAR

0321-8613255

OMAIR SATTAR

0321-6179077

E_mail:alfazal@skt.comsats.net.pk

Bazar Sarafa, Sialkot

Ph Shop:4592316

Res: 4292793

تمام احباب کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو

شیخ مقصود احمد

کریانہ اینڈ پنسار سٹور

گرم مصالحہ جات، کینیا کی چائے، روقینہ

مہندی، خالص شہد، ڈرائی فروٹ، بادام روغن

پروپرائٹر: شیخ مقصود احمد

کسیرا بازار گوجرانوالہ

فون: 0431-218100

0300-64362257

SkyNet

GLOBAL COURIER SERVICE

UK, GERMANY, AUSTRALIA

USA, CANADA AND REST OF

EUROPE

انٹرنیشنل کاغذات و پارسل کی ترسیل

Aqsa Chowk Masroor Plaza

Rabwah,

Tel: 047-6215744

Javed Iqbal:0334-6365127

AHMED ESTATE AGENCY

Sale-Purchase & Rent

Property Consultant

Mubarak Ahmed 0300-2978362

Tayyab Ahmed 0302-2536238

Plot# L94, Sector-20/C, Shah Latif

Town, Scheme 25-A Near M.D.A.

Office, Main National Highway

Karachi

Phone: 021-8505016

Happy Khilafat Jubli Year To All

Jamaat Members.

"GORILLA MOTOR OIL"

Made in Korea marketed by world lubricants.

Contact:

Mohammad Fakhr-ud-Din

021-2242752

0330-9249483

Note:

(Distributors requird for whole Pakistan)

داؤد جیولرز

اینڈ کاسٹنگ سنٹر

ہول سیل ڈیلر

صرافہ بازار دربارے والا چوک

سی بلاک اوکاڑہ

پروپرائٹر: میاں داؤد احمد

Shop:044-2523332

Mob:0300-6951355

0345-7519932

ڈیلزان:

ہیوی ارتھ موونگ مشینری اینڈ جینئین ہائیڈرالک سپیئر پارٹس

سیل کٹ، ہائیڈرالک پمپ، اِنر پارٹس، سپراکٹ،

ٹوتھ، رولرسیل، بلوسیل، ہائیڈرالک فلٹر

ہیڈ آفس
13 کلومیٹر ملتان روڈ
ٹھوکر نیاز بیگ لاہور
فون: 042-5423301

برانچ آفس اسلام آباد:
صائم پلازہ ترنول
پشاور روڈ اسلام آباد
فون: 051-295570

برانچ آفس کراچی:
دکان نمبر 12 سلطان مارکیٹ سپر آٹو مارکیٹ
سپر ہائی وے، سہراب گوٹھ کراچی
فون: 021-6015634

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ صد سالہ

جوبلی مبارک ہو

MAHMOOD ENTERPRISES

Deals in:

All kinds of New &

Waste Papers Supplier

Sh. Amir Mahmood

Cell: 0333-2150800 - 0322-2150800

584/A, Block-D

Street # 11,

Near Shershah Post Office,

Shershah Karachi.

آفتاب آٹوز

ہرقسم کی موٹر سائیکلوں کا کام تجربہ کار مکینک کے ذریعہ رعایت سے کیا جاتا ہے

اینڈ

روحان موٹر سائیکل سپئیر پارٹس

تمام موٹر سائیکلوں کے پارٹس دستیاب ہیں

عطاءالصبور:0345-2369230

نزدKESC آفس: باغ جناح، شاہ فیصل ٹاؤن کراچی

Muhammad Atique

Cell : 0333-2325107

Tel : 5886347

16-C, 13 Commercial Street, Near Denfa Motors, Phase II, Ext. D.H.A. Karachi.

Emen Enterprises

APPROVED CUSTOMS AGENTS

Mubashir Ahmed

376/2, Rafique Manzil, J.P. Road,
Off. Meshamlee Road,
Near Jubilee Cinema, Karachi-74400.

Phone : 92 21 273 3512
Fax : 92 21 273 3513
Mobile : 0300-822 5466

جوبلی برقعہ ہاؤس

اینڈ کلاتھ سینٹر

زبوہ کے بعد اب کراچی میں بھی برقعے دستیاب ھیں

پتہ: دوکان نمبر 15، گلف شاپنگ سنٹر، مین روڈ ماڈل کالونی کراچی

(نیشنل بینک کے سامنے)

موبائل: 0333-3165307

ایمان گارمینٹس

ہمارے یہاں بچوں کے کپڑے، جوتے اور شیمپو وغیرہ مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

پتہ: دوکان نمبر 21، گلف شاپنگ سنٹر، مین روڈ ماڈل کالونی کراچی

(نیشنل بنک کے سامنے)

ظہیر احمد: 0333-2084987

STUDY ABROAD

we offer excellent

educational counseling

AUSTRALIA, CYPRUS

Connections Consultant

Muzaffar Ahmed

0300-2686720

Iftikhar Ahmed Pasha

0302-3220604

STUDY IN SWEDEN

Admissions open

Minimum Intermediate Qualification

No Tuitin Fee No Age Limit

Suit # B12 - Muree Heights Block 13-C

Gulshan-e-Iqbal Karachi

021-4823571 021-7089041

connections@super.net.pk

En En Garments

Manufacturers Importers & Exporters

Export in Knit Wear, Garments, T.Shirts, Flees, Hooded Shirts Polo, Jogging Trousers etc.

Prop: Zubair Ahmad

311-1s Floor Mudassar Hall,
Near Awan Town Stop,
Multan Road
Lahore
Ph:(042) 7442048, 7830467
Fax: (92-42) 7442047
Mobil: 0300-8408936
E-mail: enengar@hotmail.com

Congratulations on Ahmadiyya Centenary Celebrations

TREND SETTERS GARMENTS

Whole Salers and Ratailers

☆All Kinds of mens, ladies and kids casual wear

☆EXPORT QUALITY GARMENTS

☆ IMPORTERS & EXPORTERS CAN CONTACT FOR BUSINESS

Prayers Requested: Shahzad Ahmad Warraich *Director*

Cell # 0300-8100066

Ph:042-5422878-5417943

14/11 Khalid Center, Karem Block

Allama Iqbal Town Lahore Pakistan
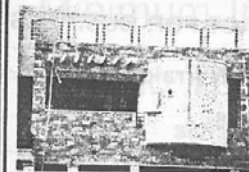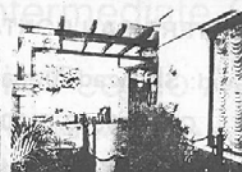
اظہار تشکر

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے بابرکت سال میں شائع ہونے والے ماہنامہ تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ نمبر کے لیے جن احباب نے خصوصی تعاون فرمایا ہے ان کے اسماء بغرض دعا تحریر ہیں:

ان میں مکرم سردار نسیم الغنی صاحب قائد ضلع لاہور، مکرم محمد محمود شرما صاحب قائد ضلع کراچی، مکرم عبدالرؤف ریحان صاحب قائد ضلع اسلام آباد، مکرم خواجہ ناصر احمد صاحب قائد ضلع راولپنڈی، مکرم قاسم احمد ساہی صاحب قائد علاقہ گوجرانوالہ، مکرم طارق احمد ساہی صاحب قائد علاقہ فیصل آباد شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کراچی سے مکرم نواب مودود خان صاحب، مکرم چوہدری خالد صاحب، مکرم طیب صاحب، مکرم عثمان صاحب، مکرم اقبال صیفی صاحب، مکرم ریحان صاحب، مکرم قمر احمد صاحب، مکرم ناصر احمد سہگل صاحب، مکرم اطہر چٹھہ صاحب، مکرم عامر احمد صاحب، مکرم سہیل صاحب، مکرم عثمان اقبال صاحب، مکرم ڈاکٹر انس ربانی صاحب، مکرم کاشف لطیف صاحب، مکرم رفیع احمد صاحب، مکرمہ محمودہ صاحبہ، مکرم محمود ملک صاحب، مکرم افتخار صاحب، مکرم آدم سعید صاحب، مکرم محمد ندیم صاحب، مکرم طاہر احمد بٹ صاحب، مکرم ڈاکٹر ساجد ارشاد صاحب، مکرم قمر جاوید صاحب، مکرم مظہر احمد صاحب، مکرم سمیر احمد صاحب، مکرم پرویز احمد صاحب، مکرم سلمان احمد صاحب، مکرم بلال ٹیپو صاحب، مکرم یحیٰ صاحب، مکرم میجر عبدالمجید صاحب، مکرم چوہدری فرید احمد صاحب، مکرم عاطف صاحب، مکرم خرم منہاس صاحب، مکرم ملک فرحان صاحب، مکرم ڈاکٹر عطاء المنان صاحب، مکرم نبیل پراچہ صاحب، مکرم عبدالرحمٰن قریشی صاحب، مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب، مکرم عبدالشافی صاحب، مکرم مبشر اعجاز صاحب، مکرم خالد جمیل صاحب، مکرم مقبول گل صاحب، مکرم نعمان حمیدی صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم جاوید کھوکھر صاحب، مکرم نصر اللہ صاحب، مکرم راجہ عطاء النور صاحب، مکرم حفیظ شاہد صاحب، مکرم ڈاکٹر قدیر صاحب، مکرم شفیق احمد صاحب، مکرم شیخ منصور صاحب، مکرم خالد صاحب اور اسلام آباد سے مکرم منصور احمد چوہدری صاحب، مکرم کاشف ہمایوں صاحب، مکرم فہیم الدین ارشد صاحب، مکرم رفیع احمد صاحب، مکرم نوید الظفر صاحب، مکرم حمید خان صاحب، مکرم جمیل مبشر صاحب اور لاہور سے مکرم منیر نواز صاحب، مکرم شیخ ظفر احمد صاحب، مکرم مبشر احمد ستکوہی صاحب، مکرم خلیل احمد سونگی صاحب، مکرم رشید خالد صاحب، مکرم خالد احمد ملک صاحب، مکرم ناصر احمد ملک صاحب، مکرم اظفر نواز صاحب، مکرم چوہدری قیصر حمید صاحب، مکرم عمر فاروق صاحب، مکرم جہانگیر شفیع صاحب، مکرم مرزا اعتراف بیگ صاحب، مکرم کامران شیراز صاحب، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب، مکرم شیخ مبشر احمد صاحب اور مکرم شیخ بشارت احمد صاحب شامل ہیں۔

دیگر احباب میں تشحیذ الاذہان کی مجلس ادارت کے ممبران، بلیک ایرو پرنٹر لاہور سے مکرم خالد محمود پانی پتی صاحب، مکرم موید ایاز صاحب، اور باقی عملہ، مکرم ریاض احمد صاحب ربوہ، مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب اور ضیاء الاسلام پریس کا تمام عملہ، دفتر اشاعت کے کارکنان، مکرم عزیز احمد صاحب، مکرم قمر احمد محمود صاحب، مکرم مقصود اظہر گوندل، مکرم اقبال احمد زبیر صاحب، مکرم لطیف احمد صاحب، مکرم خورشید احمد صاحب، مکرم زاہد محمود صاحب، مکرم عبدالقیوم صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب، اور مکرم اسد اللہ صاحب شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر سے نوازے۔ ہم سب کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین